ગુજરાત રાજયના શિક્ષણવિભાગના પત્ર-ક્રમાંક
મશબ/ 1215/12-22 / છ, તા. 1-3-2016 – થી મંજૂર

عمرانیات

جماعت 11

સમાજશાસ્ત્ર (ઉર્દૂ) - ધોરણ 11

عہد نامہ

بھارت میرا وطن ہے۔
تمام بھارتی میرے بھائی بہن ہیں۔
میں اپنے وطن سے محبت کرتا ہوں اور اس کے شاندار بوقلموں ورثے پر فخر کرتا ہوں۔
میں ہمیشہ اس کے شایان شان بننے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی تعظیم کروں گا
اور ہر شخص کے ساتھ ادب سے پیش آؤں گا۔
میں اپنے وطن اور اہلِ وطن کو اپنی عقیدت پیش کرتا ہوں۔
ان کی فلاح و بہبودی میں ہی میری خوشی ہے۔

રાજ્ય સરકારની વિનામૂલ્યે યોજના હેઠળનું પુસ્તક

گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل
'ودیاین'، سیکٹر–10-A، گاندھی نگر–382010

© گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل، گاندھی نگر
اِس کتاب کے جملہ حقوق بحق گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل محفوظ ہیں۔ درسی کتاب کے کسی بھی حصے کو کسی بھی صورت میں گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل کے ڈائریکٹر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

مشیر مضمون
ڈاکٹر چندرِیکا بہن راوَل
تصنیف-تالیف
ڈاکٹر سارِیکا بہن دَوے (کنوینر)
ڈاکٹر آنند کے. آچاریہ
ڈاکٹر جنک بھائی جوشی
ڈاکٹر پنکج بھائی پٹیل
ڈاکٹر شیلجا بہن دھرو
ڈاکٹر بھوپیندر بھائی جے. برہم بھٹ
ڈاکٹر کوشِک آر. شُکل
شری اَجیت کمار بی. پٹیل
ترجمہ
محترمہ نسیم اختر سیّد
محترمہ عشرت فاطمہ بُخاری
ترجمہ پر نظرِ ثانی
محترمہ ایس. اے. قاضی
پروفیسر اختر شاہ شیخ
ترتیب
شری چراغ ایچ. پٹیل
(منڈل کے سبجیکٹ کوآرڈینیٹر-علمِ طبیعات)
اشاعت ترتیب
شری ہرین پی. شاہ
(منڈل کے نائب دائریکٹر، اکیڈمک)
طباعت ترتیب
شری ہریش ایس لمباچیا
(منڈل کے نائب ڈائریکٹر- پروڈکشن)

پیش لفظ

قومی نصابات کے تحت گجرات سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ نے نئے نصابات تیار کیے ہیں۔ یہ نصابات گجرات سرکار کے ذریعے منظور کیے گئے ہیں۔

گجرات سرکار کے ذریعے منظور کردہ **جماعت 11 عمرانیات** مضمون کے نئے نصاب کے مطابق تیار کردہ درسی کتاب کو طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے منڈل مسرت محسوس کرتا ہے۔

اس درسی کتاب کو شائع کرنے سے قبل اس کے مسودے کی اس سطح پر تعلیمی کارگزاری انجام دینے والے مدرسین اور ماہرین کے ذریعے کُلّی طور پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مدرسین اور ماہرین کی ہدایات وشوروں کے مطابق مسودے میں مناسب ترمیمات واضافے کرنے کے بعد یہ درسی کتاب شائع کی گئی ہے۔

زیرِ نظر درسی کتاب کو دلچسپ، کارآمد اور خامیوں سے پاک بنانے کے لیے پورا پورا خیال رکھا گیا ہے، تاہم تعلیم میں دلچسپی رکھنے والے افراد کے ذریعے حاصل ہونے والے اس درسی کتاب کی صفات میں اضافہ کرنے والے مفید مشورے ہمیشہ قابلِ قبول ہوں گے۔

پی۔ بھارتی (IAS)
ڈائریکٹر
تاریخ : 04-11-2019

ایگزیکیٹو صدر
گاندھی نگر

پہلی طباعت- 2016 طباعت نو- 2020

ناشر : گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل-'وِدیاین'، سیکٹر A-10، گاندھی نگر کی جانب سے۔ پی۔ بھارتی (IAS)، ڈائریکٹر۔
طابع :

بنیادی فرائض

بھارت کے ہر شہری کا فرض ہوگا کہ وہ :

(الف) آئین پر کاربند رہے۔ اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ مقاصد کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلا، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے اُن کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لِسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام النّاس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی مِلی جُلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے۔ اور بہتر بنائے اور جانوروں کی جانب محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویّے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) قومی ملکیت کا تحفظ کرے اور تشدّد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔

(ڈ) والدین یا سرپرست اپنے 6 سے 14 سال تک کی عمر کے بچّوں کو لازماً تعلیم کا موقع فراہم کریں۔

* بھارت کا آئین : دفعہ 51-الف

فہرست

.1	عمرانیات کا تعارف	1
.2	عمرانیات کے بنیادی خیالات (تصورات)	9
.3	سماجی نظام اور سماجی تشکیلی نظام	17
.4	عمرانی تعملات اور سماجی تبدیلی	23
.5	تہذیب اور سماجیت کاری	35
.6	بھارت کے بنیادی سماجی اِدارے	42
.7	عمرانیاتی تحقیقی طریقے	54
.8	ماحول اور سماج	63
•	ضمیمہ 1 شجرۂ نسب	75
•	ضمیمہ 2 سوال نامہ کا نمونہ	76

•

ગુજરાત રાજ્યના શિક્ષણવિભાગના પત્ર-ક્રમાંક
મશબ/ 1215/12-22 / છ, તા. 1-3-2016 – થી મંજૂર

عمرانیات

جماعت 11

સમાજશાસ્ત્ર (ઉર્દૂ) - ધોરણ 11

عهد نامه

بھارت میرا وطن ہے۔
تمام بھارتی میرے بھائی بہن ہیں۔
میں اپنے وطن سے محبت کرتا ہوں اور اس کے شاندار بوقلموں ورثے پر فخر کرتا ہوں۔
میں ہمیشہ اس کے شایان شان بننے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی تعظیم کروں گا
اور ہر شخص کے ساتھ ادب سے پیش آ ؤں گا۔
میں اپنے وطن اور اہلِ وطن کو اپنی عقیدت پیش کرتا ہوں۔
ان کی فلاح و بہبودی میں ہی میری خوشی ہے۔

Price : ₹ 22.00

گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل
'ودیاین'، سیکٹر-10-A، گاندھی نگر-382010

© گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل، گاندھی نگر

اِس کتاب کے جملہ حقوق بحق گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل محفوظ ہیں۔ درسی کتاب کے کسی بھی حصے کو کسی بھی صورت میں گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل کے ڈائریکٹر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

پیش لفظ

قومی نصابات کے تحت گجرات سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ نے نئے نصابات تیار کیے ہیں۔ یہ نصابات گجرات سرکار کے ذریعے منظور کیے گئے ہیں۔

گجرات سرکار کے ذریعے منظور کردہ **جماعت 11 عمرانیات** مضمون کے نئے نصاب کے مطابق تیار کردہ درسی کتاب کو طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے منڈل مسرت محسوس کرتا ہے۔

اس درسی کتاب کو شائع کرنے سے قبل اس کے مسودے کی اس سطح پر تعلیمی کارگزاری انجام دینے والے مدرسین اور ماہرین کے ذریعے کُلّی طور پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مدرسین اور ماہرین کی ہدایات ومشوروں کے مطابق مسودے میں مناسب ترمیمات واضافے کرنے کے بعد یہ درسی کتاب شائع کی گئی ہے۔

زیرِ نظر درسی کتاب کو دلچسپ، کارآمد اور خامیوں سے پاک بنانے کے لیے پورا پورا خیال رکھا گیا ہے، تاہم تعلیم میں دلچسپی رکھنے والے افراد کے ذریعے حاصل ہونے والے اس درسی کتاب کی صفات میں اضافہ کرنے والے مفید مشورے ہمیشہ قابلِ قبول ہوں گے۔

ایچ.این. چاوڈا	**ڈاکٹر نیتِن پیتھانی**
ڈائریکٹر	ایکزیکیٹیو صدر
تاریخ : 11-4-2016	گاندھی نگر

مشیر مضمون

ڈاکٹر چندریکا بہن راوَل

تصنیف-تالیف

ڈاکٹر سارِیکا بہن دَوے (کنوینر)
ڈاکٹر آنند کے. آچاریہ
ڈاکٹر جنک بھائی جوشی
ڈاکٹر پنکج بھائی پٹیل
ڈاکٹر شیلجا بہن دھرو
ڈاکٹر بھوپیندر بھائی جے. برہم بھٹ
ڈاکٹر کوشِک آر. شُکل
شری اَجیت کمار بی. پٹیل

ترجمہ

محترمہ نسیم اختر سیّد
محترمہ عشرت فاطمہ بُخاری

ترجمہ پر نظرِ ثانی

محترمہ ایس. اے. قاضی
پروفیسر اختر شاہ شیخ

ترتیب

شری آشش ایچ. بوری ساگر
(منڈل کے سبجیکٹ کوآرڈینیٹر-حساب)

اشاعت وطباعت ترتیب

شری ہریش ایس لمباچیا
(منڈل کے نائب ڈائریکٹر-پروڈکشن)

پہلی طباعت- 2016

ناشر : گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل-'وِدیاین'، سیکٹر A-10، گاندھی نگر کی جانب سے۔ ایچ.این. چاوڈا، ڈائریکٹر۔

طابع :

بنیادی فرائض

بھارت کے ہر شہری کا فرض ہوگا کہ وہ:

(الف) آئین پر کاربند رہے۔ اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ مقاصد کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلا، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے اُن کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لِسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام النّاس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی مِلی جُلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے۔ اور بہتر بنائے اور جانوروں کی جانب محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویّے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) قومی ملکیت کا تحفظ کرے اور تشدّد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرمِ عمل رہے۔

(ڈ) والدین یا سرپرست اپنے 6 سے 14 سال تک کی عمر کے بچّوں کو لازماً تعلیم کا موقع فراہم کریں۔

---

* بھارت کا آئین: دفعہ 51-الف

فہرست

.1	عمرانیات کا تعارف	1
.2	عمرانیات کے بنیادی خیالات (تصورات)	9
.3	سماجی نظام اور سماجی تشکیلی نظام	17
.4	عمرانی تعملات اور سماجی تبدیلی	23
.5	تہذیب اور سماجیت کاری	35
.6	بھارت کے بنیادی سماجی اِدارے	42
.7	عمرانیاتی تحقیقی طریقے	54
.8	ماحول اور سماج	63
•	ضمیمہ 1 شجرۂ نسب	75
•	ضمیمہ 2 سوال نامہ کا نمونہ	76

•

1 عمرانیات کا تعارف

دوستو، دسویں جماعت میں آپ نے ایک مضمون کے طور پر سماجی سائنس کا تعارف حاصل کیا۔ دسویں جماعت تک اس مضمون میں آپ نے اپنے اردگرد کے ماحول سے لے کر ہندوستانی تہذیب کی عظیم وراثت، زراعتی نظام، اقتصادی ترقی اور اس کے مسائل، جغرافیائی خصوصیات، نظامِ عدل جیسے کئی امور کی سمجھ حاصل کی۔ سماجی سائنس میں کئی سائنسوں کا شمار ہوتا ہے۔ عمرانیات اسی نوعیت کا ایک سائنس ہے۔ 'سائنس' لفظ کا استعمال کرتے ہیں تب اس میں دو معنی شامل ہوتے ہیں: (1) طبیعیاتی یا مادّی سائنس (2) سماجی سائنس۔

طبیعیاتی سائنس میں طبیعیات، علمِ کیمیا، ارضیات، علم فلکیات وغیرہ کا شمار ہوتا ہے جب کہ سماجی سائنس میں عمرانیات، معاشیات، نفسیات، سیاسیات، بشریات وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔ یہاں ایک سماجی سائنس کے طور پر عمرانیات کا مفہوم اور اس کا دائرۂ موضوع سمجھ کر اس کی ابتداء اور ارتقاء کے ساتھ ساتھ عمرانیات کی دیگر شاخوں کے متعلق تعارف حاصل کریں گے۔

عمرانیات کو انگریزی میں 'Sociology' کہتے ہیں۔ یہ لفظ لاطینی زبان کے لفظ 'Socious' اور یونانی زبان کے لفظ 'Logos' سے ماخوذ ہے۔ جسے ہم اس طرح سے سمجھ سکتے ہیں:

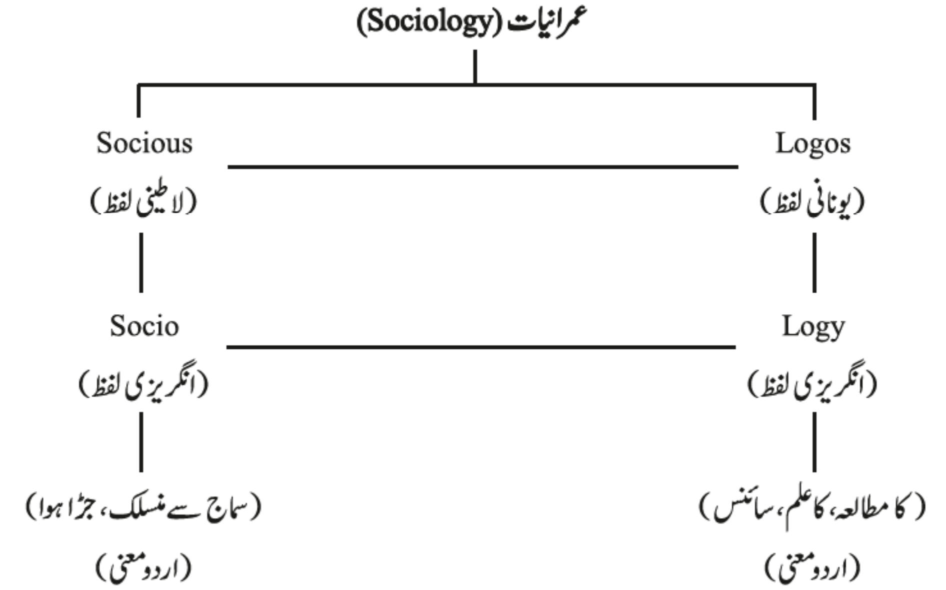

اس طرح ترکیب کے نظریے سے کہا جاسکتا ہے کہ عمرانیات یعنی سماج سے متعلق حقائق کا سائنسی مطالعہ۔ سماجی سائنس کی حیثیت سے عمرانیات کے مطالعہ کا مرکز انسان کی سماجی زندگی ہے۔ عمرانیات انسانی رشتوں کے تانے بانے کو سمجھنے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی لیے ماہر عمرانیات میکا ئیور اور پیج کے نظریے سے عمرانیات کا موضوع سماجی رشتوں اور سماجی رشتوں کا گچھا ہے جسے ہم سماج کہتے ہیں۔

عمرانیات کی تعریف

کمبول ینگ عمرانیات کی تعریف دیتے ہوئے کہتا ہے کہ، ''عمرانیات گروہ میں انسان کے برتاؤ کا مطالعہ کرتا ہے''۔

ینگ اور میک عمرانیات کی تعریف دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''عمرانیات انسانی زندگی کے سماجی پہلوؤں کا سائنس طرز سے مطالعہ کرتا ہے۔''

ایچ.ایم. جانسن کے مطابق ''عمرانیات سماجی گروہ، اس کی داخلی شکلیں نیز مختلف قسم کے ادارے، ان کو برقرار رکھنے اور تبدیلی لانے والی ترکیبیں اور گروہ کے درمیان تعلقات کا مطالعہ کرتا ہے۔''

وِدھیوت جوشی اصطلاحی لغت میں عمرانیات کا معنی بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ،''عمرانیات انسانی سماجی لین دین کا سائنسی مطالعہ ہے۔ انفرادی اور اجتماعی داخلی فعل کی ترکیبیں، سماجی گروہ یا تنظیم کی شکلیں، قسمیں، آپسی تعلقات نیز انفرادی لین دین پر اجتماعی لین دین کے اثرات کا مطالعہ کرتا ہے۔''

عمرانیات کی ابتداء سے پہلے سماج کے بارے میں خیال

ایک سماجی سائنس کی حیثیت سے عمرانیات کی ابتداء کی ایک سو پچھتّر سال کا ہی عرصہ ہوا ہے تب یہ سوال ہوتا ہے کہ کیا ایک سو پچھتّر سالوں پہلے سماج کے متعلق کوئی منظّم مطالعہ ہوا نہیں ہوگا ؟ اس سوال کے جواب میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ سماج کے مطالعہ کی روایت یونانی مفکرین پلیٹو (427-347 ق.م.) اور ارسطو (384-322 ق.م.) کی تحریروں سے شروع ہوئی تھی۔ ان دو عالموں کی رائے میں سماج ایک منظّم نظام ہے اور وہ سماجی غیر یکسانیت اور محنت کی تقسیم پر منحصر ہے۔ 14 ویں صدی میں ابن خالدون (1406-1332) نامی عالم نے عالمِ عرب میں خانہ بدوش گروہ اور مستقل گروہ کا موازنہ کرکے تاریخِ انسانیت کو ارتقاء کے عمل کے طور پر روشناس کرکے سماجی تبدیلی کا خیال پیش کیا تھا۔ اس کے علاوہ تھامس ہابس (1679-1588)، جان لوک (1704-1632)، وِکو (1744-1668)، مونٹیسکیو (1715-1689)، روسو (1778-1712)، سینٹ سِمون (1825-1760) جیسے عالموں نے انسانی سماج اور سماجی نظام کے متعلق خیالات پیش کیے تھے۔

عمرانیات کی ابتداء

افلاطون سے لے کر سینٹ سِمون تک کئی مفکرین نے سماج کے متعلق خیالات پیش کیے لیکن ایک سماجی سائنس کی حیثیت سے عمرانیات کی ابتداء 19 ویں صدی میں مغربی یوروپ میں ہوئی۔ 18 ویں اور 19 ویں صدی میں مغربی یوروپ میں آئی تیز تر سماجی تبدیلیاں، بیداریٔ نو (نشاۃ الثانیہ)، انگلینڈ کا صنعتی انقلاب اور انقلابِ فرانس جیسے عوامل نے عمرانیات کے بیج بوئے۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے نئی نئی صنعتیں قائم ہوئیں اور محنت کش طبقہ کے استحصال کا مسئلہ پیدا ہوا۔ فرانس میں لوئی بادشاہوں کے غیر منصفانہ سیاسی نظام کی وجہ سے سماجی بدنظمی کی فضا پیدا ہوئی۔ نئی نئی سائنسی ایجادات کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک ایک دوسرے کے ربط میں آنے لگے۔ ایسے حالت میں سماج کا سائنسی نظریے سے موضوعی مطالعہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ فرانسیسی عالم اور مفکر اگست کانت نے سب سے پہلے سائنسی نقطۂ نظر سے سماج کو معنوی طور پر سمجھنے کی کوشش کی۔ قدرتی حادثات کی طرح سماج میں بننے والے حادثات کا بھی سائنسی طور سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے ایسا اگست کانت کو محسوس ہوا۔ سنہ 1830 سے 1842 کے دوران چھ حصوں پر مشتمل 'Positive Philosophy' نامی کتاب میں کانت نے سماج کے سائنسی مطالعہ کے متعلق مختلف اصول پیش کیے۔ اگست کانت نے اپنے اس سائنسی مطالعہ کو پہلی بار ''سماجی طبیعیات'' (Social Physics) کے طور پر روشناس کرایا لیکن یہ عنوان ان کے مطالعہ کے لیے مناسب نہ ہونے کی وجہ سے 1839 میں انہوں نے 'سماجی طبیعیات' کی بجائے 'عمرانیات' نام دیا۔ اسی وجہ سے اگست کانت کو عمرانیات کا بانی کہا جاتا ہے۔

اگست کانت کے شروع کیے ہوئے اس نئے سماجی سائنس کو فرانس میں ایمل درخائم، انگلینڈ میں جان اسٹؤ ورٹ مِل اور ہربرٹ اسپنسر، جرمنی میں کارل مارکس اور میکس ویبر نے اپنے مطالعات اور خیالات سے استحکام بخشا اور آگے بڑھایا۔ ان تمام ماہرین نے ابتدائی دور میں جو بے جوڑ عطیہ دیا اس کی وجہ سے وہ ممتاز ماہرین عمرانیات کے طور پر مشہور ہوئے۔ ان ماہرین کے عطیات کے ذریعے کس طرح عمرانیات کا ارتقاء ہوا اور اس کے مطالعات میں کن کن موضوعات کو شامل کیا جاسکتا ہے یہ بات سمجھنے کی کوشش کریں۔

اگست کانت

اگست کانت (1857-1798)

اگست کانت نے 'Positive Philosophy' اور 'Positive Polity' نامی سلسلۂ کتاب میں سماجی نظام اور ترقی کے مطالعہ کے متعلق سائنسی اصول پیش کیے۔ کانت کے مطابق سماج کے مختلف عناصر کے درمیان اتحاد قائم ہوتا ہے اور وہی صحیح معنوں میں سماجی نظام ہے۔ اگر سماجی نظام کو قائم رکھنے والے اصولوں کی ہی کمی ہو تو سماج میں ناپایداری پیدا ہوتی ہے اور سماجی نظام کے انتشار اور سماجی قدروں کے زوال کے حالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح

کانت نے سمجھایا کہ سماجی نظام کی قربانی سے سماجی ترقی نہیں ہوسکتی۔ سماجی نظام اور سماجی ترقی دونوں ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ کانت نے مذہبی دور، مابعد الطبیعیاتی دور اور براہِ راست (مثبت تجرباتی) دور، ان تینوں ادوار کے ذریعہ سماجی نظام کی ترقی کو سلسلہ وار طریقے سے پیش کیا ہے۔ اس طرح کانت نے عمرانیات کو سماجی نظام اور سماجی ترقی کے اصولوں اور قوانین کا مطالعہ کرنے والا علم کہا ہے۔ ساتھ ہی کانت نے مشاہدہ، موازنہ، تجربہ اور تاریخی طریقہ کا استعمال کر کے مطالعہ کرنے کی حمایت کی اور سماج میں رونما ہونے والے واقعات کی وجوہات کی جانچ کرنے پر زور دیا۔ اس طرح اگست کانت نے سماج کے سائنسی مطالعہ کی شروعات کی۔

ایمائل دُرخم (1858-1917)

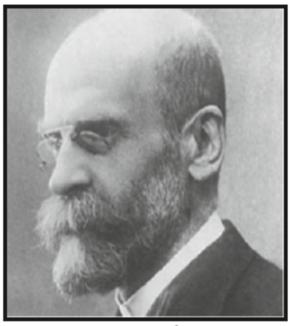

امائل دُرخم

فرانسیسی عالم ایمائل دُرخم نے سماج کے ٹھوس سائنسی مطالعہ کے ذریعہ اگست کانت کی کوشش کو آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ دُرخم مانتے تھے کہ عمرانیات صرف سماج کا تجزیہ نہیں کرتا بلکہ وہ تو سماجی زندگی جینے کا ایک فن ہے۔ عمرانیات کسی غیر مرئی دنیا کا نہیں بلکہ زندہ افراد کے گروہ کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس لیے دُرخم کو اس مضمون کے مطالعہ میں خاص دلچسپی پیدا ہوئی۔ ان کا مقصد فرد اور گروہ کے درمیان تعلقات تلاش کرنا تھا۔ وہ جانچنا چاہتے تھے کہ فرد پر گروہ کا کیا اثر ہوتا ہے اور اسی لیے انہوں نے سماجی صداقتوں (سماجی حقائق) کے مطالعہ پر زور دیا۔ دُرخم کے مطابق سماجی صداقتیں اجتماعی زندگی میں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ سماجی صداقتیں فرد سے باہر ہیں اور وہ ہمیں مخصوص طرز پر عمل کرنے کے لیے مجبور کرتی ہیں۔ ان صداقتوں کا موضوعی طور سے مشاہدہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستانی سماج کے حوالے سے ہم رواج، روایتیں وغیرہ کو سماجی صداقتوں کے طور پر پہچان سکتے ہیں۔ دُرخم کہتے ہیں کہ سماجی صداقتوں کو چیزوں کی طرح دیکھنا چاہیے جس سے اس کا مطالعہ بخوبی کیا جاسکے۔ "The Rules of Sociological Method" میں سماجی صداقتوں کی تشریح کر کے دُرخم نے عمرانیات کے طریقۂ کار میں اہم عطیہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ خودکشی، محن کی تقسیم، سماجی اتحاد، مذہب، مجموعی نمائندگی جیسے اصول دے کر دُرخم نے عمرانیات کے ارتقاء میں اہم عطیہ دیا ہے۔

ہربرٹ اسپنسر (1820-1903)

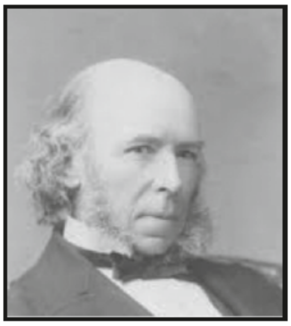

ہربرٹ اسپنسر

19 ویں صدی کے برطانوی ماہر عمرانیات نے 1873 میں The study of Sociology اور The Principal of Sociology نامی کتابوں میں سماج کے ارتقاء کا عمل سمجھانے کے لیے سماجی ارتقاء کا اصول پیش کیا۔ اسپنسر نے زندہ جسم کے ساتھ سماج کا موازنہ کر کے سماج کو ایک ذی روح کے طور پر بتایا۔ جس طرح جسم مختلف اعضاء سے بنا ہے اسی طرح سماج بھی مختلف حصوں سے بنا ہے اور اگر سماج کو زندہ رکھنا ہو تو اس کے حصوں کو ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔ یہ اصول اسپنسر نے واضح کیا۔ ان کے اصول میں یہ بات اہم تھی کہ ذی روح کی طرح سماج کا بھی ارتقاء ہوتا ہے۔

خاص قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ گجرات کے مجاہد آزادی شیام جی کرشن ورما اپنے لندن کے قیام کے دوران ہربرٹ اسپنسر سے بہت متاثر ہوئے تھے اور اسپنسر کی وفات کے بعد انہوں نے 'ہربرٹ اسپنسر انڈین فیلوشِپ' کا اعلان کیا تھا۔

کارل مارکس (1818-1883)

جرمنی کے عالم کارل مارکس عمرانیات میں کشمکش اور اشتراکی (سماج وادی) خیالات کے بانی مانے جاتے ہیں۔ مارکس پہلے ایسے مفکّر تھے جنہوں نے اس بات پر زور دیا کہ معاشی حالات کا اثر تاریخی واقعات پر ہوتا ہے۔ ان کے مطابق تاریخ کے مختلف ادوار میں پیداوار کے ذرائع کے انحصار پر سماج

میں طبقوں کی تشکیل ہوتی ہے اور انسانی تاریخ کے ہر دور میں ہمیشہ سے دو طبقوں کا وجود رہا ہے۔ یہ دو طبقہ ہیں 'مالک طبقہ' اور 'محنت کش طبقہ'۔ ایک طبقہ کے پاس پیداوار کے ذرائع ہیں اور دوسرے طبقہ کے پاس صرف محنت ہے۔ ان دونوں طبقوں کے درمیان ہمیشہ کشمکش جاری رہتی ہے۔'Communist Menifesto' میں مسلسل چلنے والے کشمکش کے عمل کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ ''انسانی سماج کی تاریخ طبقاتی کشمکش کی تاریخ ہے۔'' مارکس نے سرمایہ دارانہ سماجی نظام کی سخت تنقید کی اور دنیا بھر کے مزدوروں کو متحد ہو کر سرمایہ دارانہ سماجی نظام دور کر کے بلا طبقاتی سماجی نظام قائم کرنے کا مشورہ دیا۔ ان کی کتاب 'Das Capital' آج بھی اتنی ہی مشہور ہے۔ کارل مارکس کے خیالات عمرانیات کے علاوہ معاشیات، سیاسیات، فلسفہ جیسے سماجی سائنسوں میں بھی اہم رہے ہیں۔

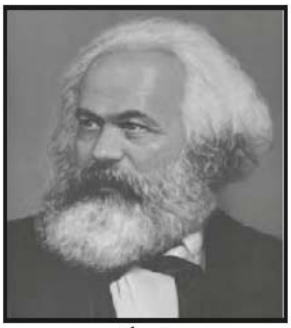

کارل مارکس

میکس ویبر (1864-1920)

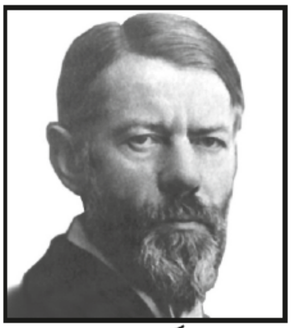

میکس ویبر

انسان کے سماجی برتاؤ کو سمجھنے سمجھانے میں جرمنی کے ماہر میکس ویبر کا نام مشہور ہے۔ عمرانات کو سائنس کا درجہ دلانے میں انہوں نے فیصلہ کن عطیہ دیا ہے۔ اسی لیے وہ عمرانیات کو سماجی فعل کی بامعنی سمجھ دینے والا علم کہتے ہیں۔ ویبر کا 'طریقۂ کار' طریقہ سماجی تحقیق میں مفید ثابت ہوا ہے۔ ویبر نے دنیا کے مختلف مذاہب کے تقابلی مطالعہ کے انحصار پر پروٹیسٹنٹ مذہب کے ضوابط اور سرمایہ داری کے ارتقاء کا خیال پیش کیا۔ اس کے علاوہ اقتدارِ عمل دارشاہی جیسے مطالعات نے عمرانیات کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

اس طرح اگست کانت کا بویا ہوا عمرانیات کا بیج آہستہ آہستہ برگد کا گھنا درخت بننے لگا۔ یوروپ کے علاقہ انگلینڈ اور امریکہ میں اس کی تیزی سے ترقی ہونے لگی۔ 1876 میں امریکہ کی ییل یونیورسٹی میں ولیم گریہام سمنر کی کوششوں سے اولاً عمرانیات کی درج وتدریس کا کام شروع ہوا۔ 1890 میں یونیورسٹی آف کینساس میں 'Elements of Sociology' (عمرانیات کے عناصر) عنوان کے ساتھ عمرانیات کا نفسیات شروع ہوا تو یوروپ میں 1895 میں جرمنی کی بورڈیکس یونیورسٹی میں ایمائل دُرخم کی کوششوں سے عمرانیات کی درج وتدریس شروع ہوئی۔

بھارت میں عمرانیات کی ترقی

گووِند سَداشیو دھریے

بھارت میں سب سے پہلے 1914 میں بمبئی یونیورسٹی میں پوسٹ گریجویٹ سطح پر عمرانیات کو نصاب میں شامل کیا گیا۔ برطانیہ کے مشہور ماہر عمرانیات اور شہری منصوبہ بندی کے ماہر پروفیسر پیٹرک گیڈز کی سربراہی میں عمرانیات کا ایک شعبہ پوسٹ گریجویٹ سطح پر شروع ہوا۔ 1924 میں ملک کے نامور ماہر عمرانیات ڈاکٹر گووِند سداشیو دھریے اس وقت ہیڈ آف ڈپارٹمنٹ تھے۔ 1952 میں قائم ہوئی Indian Sociological Society کی ترغیب دینے والے اور سوشیولوجیکل بولیٹین کے Chief Editor ڈاکٹر دُھریے نے بھارت میں عمرانیات کے ارتقاء کی نئی راہ فراہم کی۔ ڈاکٹر دھریے کے مطالعات اور ان کی تیار کردہ عمرانیات کے طلبہ کی نئی نسل کی وجہ سے بمبئی یونیورسٹی ہندوستان میں عمرانیات کا مرکز بنی رہی۔

1917 میں کلکتہ یونیورسٹی میں وجیند رناتھ شیل کی کوششوں سے معاشیات کے ساتھ ساتھ عمرانیات کی درس وتدریس کا کام شروع ہوا۔ لکھنؤ یونیورسٹی میں رادھا کمل مُکھرجی اور ڈی. پی. مکھرجی اور پونا یونیورسٹی میں اِراوتی کروے نے عمرانیات کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

ہندوستان میں مختلف ماہرین نے عمرانیات کی ترقی میں اہم عطیہ دیا ہے جیسے کہ ایم.این.شری نواس، ایس.سی.دُبے، اے.آر.دیسائی، ڈی. پی. مکھجی، ڈیوِڈ ہارڈی مین، یوگیندر سنگھ، اے.ایم.شاہ وغیرہ۔ گاندھی جی اور بابا صاحب امبیڈکر جیسے مصلحین ومفکرین نے بھی ہندوستانی سماج کو سائنسی طریقے سے

سمجھنے کی کوشش کی ہے۔

انڈین کاؤنسل آف سوشیل سائنس ریسرچ (ICSSR) اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC) کے ذریعہ ملک بھر میں سماجی تحقیقات کے لیے مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔اس کے ذریعہ الگ الگ تحقیقاتی اداروں اور یونیورسٹیوں میں عمرانیاتی تحقیقات بہت تیز بنی ہیں۔

تارا بہن پٹیل

ہندوستان کی دیگر یونیورسٹیوں کی طرح گجرات کی مختلف یونیورسٹیوں نیز گجرات وِدیاپیٹھ میں گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ سطح پر عمرانیات کی درس وتدریس کا کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ میڈیکل، نرسنگ جیسے نصاب میں بھی عمرانیات بطورِ ایک مضمون سکھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سورت میں آئی. پی. دیسائی کے قائم کردہ ادارہ Centre for Sociological Study گجرات میں تشکیلی سماجی تحقیق کو فروغ دے رہا ہے۔ اسی ادارہ کے رسالے ''ارتھات'' نے گجرات کے محققین کے تحقیقی مضامین کو شائع کر کے ان کی تحقیقی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

گجرات میں عمرانیات کی ترقی میں این.اے.تھوتھی، آئی. پی.دیسائی، اکشے کمار دیسائی، نیرا دیسائی، تارابہن پٹیل، اے.ایم.شاہ وغیرہ کا رول قابلِ ذکر ہے۔

عمرانیات کا دائرہ موضوع

یہاں مضمون اور موضوع سے جڑا ہوا لفظ 'دائرہ' ہمیں عمرانیات کی حدود طے کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اس طے شدہ حدود میں جن جن باتوں کو شامل کیا جاتا ہے وہی عمرانیات کا دائرہ موضوع ہے۔ دیگر سماجی سائنسوں کی طرح عمرانیات کا بھی اپنا مخصوص موضوع اور دائرہ موضوع ہے۔

بنیادی طور پر سماجی تعلقات اور سماجی اداروں کا مطالعہ کرنے والا عمرانیات ہمارے اطراف کے کئی قسم کے سماجی پہلوؤں کو شامل کرتا ہے۔ خصوصی طور پر سماج کے تسلسل کو برقرار رکھنے والے اور اس میں تبدیلیاں پیدا کرنے والے عوامل سمجھا تا ہے۔ عمرانیات کے مطالعہ میں سماجی زندگی کی بنیادی اکائیاں، بنیادی سماجی ادارے، افعال اور سماجی مسائل شامل ہیں۔ ایلیکس اِنکلس نامی عالم نے اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ہم عمرانیات کے دائرۂ موضوع کو اس طرح سمجھ سکتے ہیں :

(الف) سماج کی بنیادی اکائیوں کا مطالعہ :

(1) سماج میں افراد کے مابین تعلقات : باہمی تعلقات، سماجی معیار، سماجی درجات اور سماجی کردار، سماجی تشکیل، تہذیب وغیرہ کا مطالعہ۔

(2) سماجی گروہ، ان کی اقسام اور خصوصیات اور گروہ کے باہمی تعلقات۔

(3) آبادیاں، دیہی آبادی، شہری آبادی، قبائلی یا آدی واسی آبادی۔

(4) سماجی تنظیمیں اور ادارے

(5) سماج کی آبادی کے تعلق سے خصوصیات

(ب) بنیادی سماجی اداروں کا مطالعہ :

(1) خاندان اور رشتے

(2) معاشی ادارے (تجارتی، صنعتی، کاروباری گروہ)

(3) سیاسی ادارے (حکومت، سیاسی مسائل، قانون ساز اسمبلی، پنچایت وغیرہ)

(4) دستوری ادارے (دستور، مقننہ، قانون اور سماجی تبدیلی)

(5) مذہبی ادارے (مذہب، فرقے، فرقہ وارانہ تناؤ)

(6) ذات پات کا نظام (ذات پات کی ابتداء، ارتقاء اور خصوصیات)

(7) تعلیمی ادارے (تعلیمی ادارے اور سماجی تبدیلیوں میں تعلیم کی اہمیت)۔

(ج) بنیادی سماجی ترکیبیں :

(1) تعاون، مقابلہ، کشمکش، ہم آہنگی اور موافقت کی سرگرمیاں

(2) سماج کے افراد کو سماج کے پسندیدہ برتاؤ اور اقدار کی تعلیم دینے والے سماجی تعلقات۔ یہ تعلق خاندان، محبت، اسکول اور ہمسایوں کے ذریعہ عمل میں آتا ہے۔ (سماج کاری)

(3) سماجی توازن کا بگاڑ اور اس کی روک تھام۔

عمرانیات کا دیگر سماجی سائنسوں سے تعلق

(1) عمرانیات اور بشریات : بشریات (علم الانسانیت) انسان کا مطالعہ کرنے والا سائنس ہے جب کہ عمرانیات سماج کا سائنسی مطالعہ کرتا ہے۔ بشریات انسان کی ابتداء سے لے کر موجودہ زندگی تک جسمانی، تہذیبی اور آثارِ قدیمہ کے پہلوؤں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح بشریات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ (الف) جسمانی بشریات (ب) تہذیبی بشریات (ج) آثارِ قدیمہ بشریات۔

جسمانی بشریات انسانی جسم کی تشکیل، اس کی مختلف جسمانی خصوصیات، انسان کی مختلف نسلیں (Race) اور وہ نسلیں ایک دوسرے سے کس طرح الگ دکھائی دیتی ہیں اس کا مطالعہ کرتا ہے۔ تہذیبی بشریات قدیم انسان (Primitive man) کے برتاؤ، روایات، طرزِ زندگی اور ان کے سماجی اداروں کا مطالعہ کرتا ہے۔ جب کہ آثارِ قدیمہ بشریات تحقیق کے درمیان دستیاب باقیات پر مشتمل قدیم تہذیب کی ابتداء اور ارتقاء کا مطالعہ کرتا ہے۔

ایک طرح سے دیکھا جائے تو بشریات عمرانیات کے مطالعہ کی پہلے سے تیاری کا مرحلہ ہے۔ بشریات اور عمرانیات کے درمیان بہت معمولی فرق ہے۔ دونوں کے طریقۂ کار اور نظریات میں فرق ہونے کے باوجود دونوں علوم ایک دوسرے پر منحصر ہیں بشریات جسمانی خصوصیات اور تہذیب کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے جب کہ عمرانیات کے مطالعہ کا مرکز انسانی سماج اور سماجی تعلقات ہیں۔ اس طرح اگر انسانی سماج اور سماجی تعلقات کو سمجھنا ہو تو تہذیب کی سمجھ حاصل کرنا لازمی ہے۔ اسی لیے بشریات کے مطالعہ کے بغیر عمرانیات کا مطالعہ نامکمل ہے۔

(2) عمرانیات اور نفسیات : نفسیات فرد کے کردار کا مطالعہ کرنے والا علم ہے۔ سماجی نفسیات سماج اور گروہ میں رہنے والے فرد کے کردار اور اس کی جماعتی زندگی، جماعتی اقدار، ضابطے، مقاصد وغیرہ کے پس منظر میں مطالعہ کرتا ہے۔

عمرانیات سماج کا مطالعہ کرتا ہے۔ وہ الگ الگ گروہوں کی تشکیل اور ان کے افعال کا مطالعہ کرتا ہے۔ مختلف گروہوں کے مابین تعلقات، سماج میں واقع ہونے والی تبدیلی وغیرہ کا مطالعہ کرتا ہے۔ نفسیات فرد کا مطالعہ کرتا ہے اور عمرانیات سماج یا گروہ کا مطالعہ کرتا ہے۔ دونوں علوم کے درمیان فرق بھی ہے اور ایک دوسرے پر انحصار بھی نظر آتا ہے۔ نفسیات فرد کے عمل، اس کی جسمانی، نفسیاتی اور شخصی تجربات کے مشترکہ اثرات سے پیدا ہونے والے عمل کا مطالعہ کرتا ہے۔ فرد، سماج اور گروہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اسی لیے ان کا مطالعہ کرنے میں نفسیات اور عمرانیات ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

دونوں علوم ایک دوسرے سے معلومات کی لین دین کرتے ہیں۔ عمرانیات فرد، شخصیت وغیرہ کے مطالعہ میں نفسیات سے معلومات حاصل کرتا ہے جب کہ نفسیات فرد یک طرزِ عمل کو سمجھنے کے لیے گروہ کو نظر میں رکھتا ہے اس لیے جماعتی معلومات عمرانیات سے حاصل کرتا ہے۔ عمرانیات اور نفسیات سماجی نفسیات کے دائرہ میں ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ مشترکہ مسائل جیسے کہ رجحانات، عوامی رائے، گروہ وغیرہ کے مطالعہ میں دونوں علوم کے درمیان کوئی فرق نہیں رہتا۔

(3) عمرانیات اور معاشیات : انسان کے معاشی تعلقات کو سمجھنا علم معاشیات کا اہم مقصد ہے۔ اشیاء کی پیداوار، ان کی تقسیم، تقسیم کی مختلف طریقے، اس میں آئی ہوئی تبدیلیاں، اشیاء کی مانگ (Demand)، ذخیرہ، چیزوں کی قیمت، قومی آمدنی، اقتصادی تنظیموں کی ابتداء، ارتقاء، اس کے فوائد-نقصانات جیسی باتیں معاشیات سے تعلق رکھتی ہیں، جب کہ عمرانیات کے مطالعہ کا مرکز سماجی تعلقات ہیں۔ سماج میں بننے والے حادثات واقعات کو

سماجی نظریے سے جانچنا عمرانیات کا مقصد ہے۔

ان دونوں علوم میں موضوع اور نظریے کے لحاظ سے اختلاف ہونے کے باوجود دونوں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ انسان کا معاشی فعل اسی سماج میں شروع ہوتا ہے اور ترقی پاتا ہے۔ اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ سماج معاشی سرگرمیوں سے اور معاشی سرگرمیاں سماج سے متاثر ہوتی ہیں۔

مفلسی، بے روزگاری، آبادی میں اضافہ جیسے مسائل کا مطالعہ دونوں سماجی سائنس کرتے ہیں۔ حالانکہ دنوں کا نظریہ مختلف ہے۔ بے روزگاری کے لیے کون سے معاشی عوامل ذمہ دار ہیں اس بات کو جاننے کی کوشش معاشیات کرتا ہے جب کہ بے روزگاری کے سماجی پہلوؤں کو سمجھنے کی کوشش عمرانیات کرتا ہے۔ ایک بات واضح کرنا ضروری ہے کہ انسان کی معاشی زندگی کو سمجھنے کے لیے اس کی سماجی سرگرمیوں کو اور سماجی سرگرمیوں کو سمجھنے کے لیے اس کی معاشی سرگرمیوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس طرح دونوں سماجی سائنس ایک دوسرے کو مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

(4) عمرانیات اور سیاسیات : علمِ سیایات اقتدار کا پیدا ہونا، اس کا استعمال اور اس کی تقسیم کا مطالعہ کرتا ہے۔ تخلیق اقتدار اور عمل سے تعلق رکھنے والے افراد کے کام سیاسی مطالعہ میں مرکزی مقام رکھتے ہیں۔ عمرانیات سیاسی ادارے کا تفصیلی مطالعہ سماج کے لیے کرتا ہے۔ اب عمرانیات میں سیاسی عمرانیات کی ایک مخصوص شاخ وجود میں آئی ہے۔ اس لیے سیاسی ماہر عمرانیات اور ماہر سیاسیات انتخابی روش، سیاسی روش، سیاسی جماعتوں کے ڈھانچے، سیاسی نظام کے ذریعے حاصل کی جانے والی حرکت، سماجی اور سیاسی تحریکات اور عملدار شاہی جیسے مشترک نکات کے بارے میں تحقیق کرنے لگے ہیں۔ سیاسیات اِن اصولوں کے لیے عمرانیات پر انحصار رکھتا ہے مثلاً میکس ویبر کے نوکر شاہی کے خیال کا استعمال جدید سیاسی نظام اور سرمایہ داری کو سمجھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ ذات پات اور مذہب کی موجودہ سیاسی اہمیت کو سمجھانے کے لیے عمرانیاتی سوجھ بوجھ لازم ہے۔

عمرانیات کی شاخیں

عمرانیات کا دائرۂ کار بہت وسیع ہے۔ اسی لیے عمرانیات کی مختلف شاخیں وجود میں آئی ہیں۔ ان شاخوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر شاخ عمرانیاتی نکتۂ نظر سے سماج کے ایک شعبہ کا مطالعہ کرتی ہے۔ اس مفہوم سے ہر شاخ کے پاس سماج کے کسی خاص پہلو کا خاص علم ہے۔

ایک اندازے کے مطابق عمرانیات کی 50 سے زائد شاخیں ہیں۔ عمرانیات کی ان شاخوں میں دیہی عمرانیات، شہری عمرانیات، خاندان کا عمرانیات، تعلیم کا عمرانیات، علاقائی عمرانیات، صنعتی عمرانیات، علم کا عمرانیات، طبّی عمرانیات، سماجی بشریات، سماجی نفسیات، مذہب کا عمرانیات، خواتین کا عمرانیات، ادب کا عمرانیات، ترقی کا عمرانیات، نوجوانوں کا عمرانیات، قانون کا عمرانیات وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔ ہندوستان میں عمرانیات کی ترقی میں ان تمام شاخوں کا خاص حصّہ رہا ہے۔

اس سبق میں ہم نے عمرانیات کی ابتداء اور ارتقاء کا تعارف حاصل کر کے عمرانیات کے دیگر سائنسوں سے تعلق کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ اس کے بعد کے سبق میں ہم عمرانیات کے بنیادی خیالات (بنیادی تصورات) کے متعلق معلومات (تعارف) حاصل کریں گے۔

مشق

.1 درجِ ذیل سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے :

(1) عمرانیات کا دائرہ موضوع سمجھایئے۔

(2) عمرانیات کے معنی سمجھا کر عمرانیات کی ابتدا کے بارے میں نوٹ لکھیے۔

(3) ایمائل دُرخم اور میکس ویبر کا عمرانیات میں حصّہ بیان کیجیے۔

.2 درجِ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے :

(1) ہندوستان میں عمرانیات کی ترقی

(2) عمرانیات اور نفسیات
(3) اگست کانت

3. **درجِ ذیل سوالوں کے جواب دو تین جملوں میں لکھیے :**
(1) عمرانیات کی تعریف بتائیے۔
(2) عمرانیات کو کس نے، کب اور کس کتاب میں پیش کیا؟
(3) عمرانیات کی مختلف شاخیں بتائیے۔
(4) ہندوستان میں عمرانیات کی ترقی میں حصّہ لینے والے ماہرینِ عمرانیات کے نام بتائیے۔

4. **مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھیے :**
(1) کارل مارکس کی مشہور کتاب کا نام بتائیے۔
(2) ہندوستان میں سب سے پہلے کس یونیورسٹی میں عمرانیات کی شروعات ہوئی ؟
(3) گجرات میں عمرانیات کی ترقی میں اہم رول ادا کرنے والے ماہرین کے نام بتائیے۔
(4) ییل یونیورسٹی میں کس کی کوششوں سے عمرانیات کی تعلیم شروع ہوئی ؟

5. **دیے گئے متبادلات میں سے صحیح متبادل پسند کر کے جواب دیجیے :**
(1) عمرانیات کے بانی کا نام بتائیے۔
(A) میکس ویبر (B) اگست کانت (C) کارل مارکس (D) ہربرٹ اسپنسر
(2) سماجی حقائق کا خیال کس نے پیش کیا ؟
(A) ایمائل دُرخم (B) ہربرٹ اسپنر (C) کارل مارکس (D) اگست کانت
(3) گجرات میں کون سا ادارہ تخلیقی سماجی تحقیق کو فروغ دے رہا ہے؟
(A) سینٹر فار سوشیل اسٹڈی (B) انڈین سوشیلوجیکل سوسائٹی (C) ICSSR (D) تینوں میں سے کوئی بھی نہیں۔
(4) نوکر شاہی کا خیال کس نے پیش کیا ؟
(A) کارل مارکس (B) میکس ویبر (C) اگست کانت (D) جی.ایس.دھریے
(5) انڈین سوشیولوجیکل سوسائٹی کی ترغیب کس نے دی ؟
(A) ایم.این.شری نواس (B) جی.ایس.دُھریے (C) آئی.پی.دیسائی (D) اے.ایم.شاہ

سرگرمی

- عمرانیات کی ابتداء اور ارتقاء میں اہم رول ادا کرنے والے ماہرین کا چارٹ تیار کرنا۔
- عمرانیات اور دیگر سماجی علوم سے تعلقات کی دیوار کی تصویر تیار کرنا۔
- سماج کے بنیادی سماجی اداروں کے متعلق بحث ومباحثہ منعقد کرنا۔
- نقشہ میں ماہرین عمرانیات کی جائے پیدائش اور جائے کار تلاش کرنا۔

●

2 عمرانیات کے بنیادی خیالات (تصورات)

تمہید

طلباء، کسی بھی سائنس کو سمجھنا ہو تو وہ اُس کے موضوع کو سمجھنے کے لیے کونسے تصورات یا خیالات کا استعمال کرتا ہے، جانچنا ہوگا۔ ہر سائنس کے اپنے خیالات (تصورات)، اصول-تناظر اور اصطلاحی زبان ہوتی ہے۔ خیالات یا تصورات یعنی ہر سائنس کے پسند کردہ مخصوص معنی بتانے والے الفاظ جس کے ذریعے سائنس اپنے تعلیمی وسائل کی سمجھ اور پیش کش کرتا ہے۔

خیالات، واردات کو پیش کرنے والی منطقی تشکیل ہے، کسی بھی سائنس کے خیالات مخصوص، بامعنی اور حواسِ خمسہ (آنکھ، کان، ناک، زبان، جلد) کو سمجھا سکیں ایسے ہوتے ہیں۔ خیالات کی ایسی صحیح زبان کو سائنسی اصطلاحی زبان کہتے ہیں۔ عمرانیات بھی سماجی واردات کو دیکھنے، جانچنے اور سمجھنے کے لیے مخصوص خیالات کا استعمال کرتا ہے۔ دوستو! اس سبق میں ہم عمرانیات کے چند بنیادی خیالات جیسے کہ سماج، فرقہ، گروہ، سماجی درجہ اور کردار، سماجی اقدار اور سماجی ضبط پر بحث کریں گے۔

سماج (Society)

سماج لفظ کا ہم روزمرّہ زندگی کے برتاؤ میں استعمال کرتے ہیں لیکن عمرانیات میں اس لفظ کا مخصوص معنی ہے۔ سماج ایک وسیع خیال ہے۔ دوستو! یہاں ہمیں یہ واضح کرلینا ضروری ہے کہ ہم صرف انسانی سماج سے واقف ہیں کیوں کہ ہماری دلچسپی اور مفاد انسانی سماج کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ اسی لیے سماج یعنی جو انسان تک ہی محدود ہے، ایسی غلط فہمی پیدا ہوتی ہے لیکن جانور، پرندے اور کیڑے-مکوڑے بھی اجتماعی زندگی رکھتے ہیں۔ جیسے کہ دیمک، شہد کی مکھی، چیونٹی، چمپانزی وغیرہ۔ جن اجتماعی زندگی کے کسی بنیاد پر مطالعے ہوئے ہیں، اس طرح انسان کے علاوہ غیر انسانی ذی روح بھی اجتماعی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اُن کا بھی سماج ہوتا ہے۔ انسانی سماج اور غیر انسانی سماج اجتماعی زندگی کی یکسانیت رکھتے ہیں۔ جس کے ذریعے وہ اپنی بنیادی ضروریات مثلاً آبادی کی حفاظت، نئے افراد کو شامل کرنا، تقسیم کار اور جماعتی اتحاد کے ذریعے انتظام کا تسلسل برقرار رکھتے ہیں۔ چمپانزی میں سے انسان کا ارتقاء کس طرح ہوا یہ تصویر کے ذریعے آپ دیکھ سکتے ہیں۔

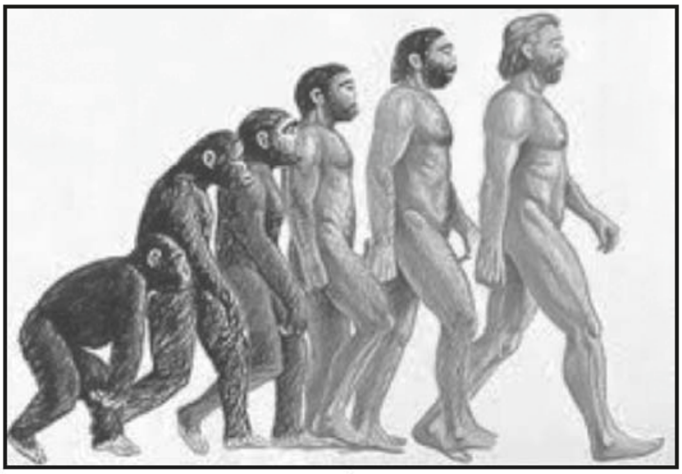

انسانی ارتقاء

سماج کے معنی اور تعریف

روزمرّہ کے برتاؤ میں سماج (Society) لفظ عام معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کہ ہمارے سماج کے رواج یا اُصول، اسی طرح عورتوں کا سماج، ہاؤسنگ سوسائٹی، قوم یا ذات-پات کے لیے بھی سماج لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔ لیکن عمرانیات ایک سائنس ہونے کی وجہ سے سماج کے مخصوص اور واضح معنی ہوتے ہیں۔

عمرانیاتی لغت میں سماج کو متعین جغرافیائی علاقہ اور خودکفیل انسانی گروہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

میکا ئیور اور پیج ماہر عمرانیات ''سماج کے قائم مقام سماجی تعلقات کو ہمیشہ تبدیل ہونے والے نظام کے طور پر واضح کرتے ہیں۔''

اس طرح، انسانی سماج علاقائی گروہ یا انسانوں کا اجتماع نہیں بلکہ سماجی تعلقات کا پیچیدہ اور تبدیل ہونے والا نظام سے سماج ہمہ گیر اور وسیع ہے۔ جو اُس کی تہذیب کی خصوصیات کی وجہ سے غیر انسانی سماج سے الگ کرتی ہے۔

سماج کی خصوصیات

(1) **سماجی تعلقات** : انسان-انسان کے درمیان کے آپس کی حاضری میں شعوری طور پر سماجی تعلقات ہیں۔ جو فرد-فرد، گروہ-گروہ کے درمیان تعاون، مقابلہ یا کشمکش کی شکل میں سماجی، اقتصادی، مذہبی، سیاسی یا دیگر بالواسطہ یا بلاواسطہ قسم کے تعلقات ہیں۔ افراد کے درمیان شعوری طور پر باہمی عمل سے تعلقات قائم ہوتے ہیں اور ترقی پاتے ہیں۔

(2) **یکسانیت اور اختلاف** : سماج کے ممبروں میں انسان کے طور پر بنیادی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ ساتھ ہی عورت-مرد میں جسمی اختلاف موجود ہے۔ اسکول کی ایک جماعت میں طلباء انسانی طور پر یکساں ہیں جب کہ اُن میں جنس، عمر، جسمانی، دماغی قوتیں، دلچسپی، مقاصد، رجحانات میں اختلاف نظر آتا ہے۔ سماج کی ابتداء اور نظام، رجحانات میں اختلاف نظر آتا ہے۔ سماج کی ابتداء اور نظام، یکسانیت اور اختلاف کی وجہ سے ممکن بنا ہے۔ سماج کے لیے دونوں لازم وملزوم ہیں۔

(3) **مختلف گروہ اور ضمنی گروہ** : انسانی سماج خاندانی، سماجی، تہذیبی، مذہبی، اقتصادی اور سیاسی گروہ اور گروہی-حصّوں میں منقسم ہے جو سماج کی اہم خاصیت ہے۔۔ سماجی زندگی کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لیے انسانوں کے درمیان کام تقسیم ہوتا ہے۔ اُس سے اختیار اور وجہ کی بنا پر سماجی ترقی ہوتی ہے، جو سماجی غیر یکسانیت کو ظاہر کرتی ہے۔

(4) **سماجی ضابطہ (کنٹرول)** : مختلف سماجی حالات میں انسان کس طرح کا برتاؤ کرے اور کس طرح برتاؤ نہ کرے ایسا قانونی نظام یا طریقہ ہر سماج میں ہوتا ہے، اُسے سماجی ضابطہ کہا جاتا ہے۔ جو سماج کے 'وجود' اور 'تسلسل' کے لیے ضروری ہے۔ عوامی قانون، رواج، فیشن، قاعدے، اچھے اخلاق وغیرہ سماج میں انسان کی تربیت اور اُس پر کنٹرول رکھتے ہیں۔

(5) **تسلسل** : سماجی ضابطہ (کنٹرول) کی وجہ سے سماج کا تسلسل برقرار رہتا ہے۔ شادی اور خاندانی ادارے سماج کے تسلسل میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ سماجیت کاری کے عمل کے ذریعے خاندان نسل درنسل سماجی-تہذیبی ورثہ کو منتقل کر کے سماج کا تسلسل برقرار رکھتا ہے۔

(6) **تبدیلی** : سماج کے تسلسل کے ساتھ-ساتھ اُس میں تبدیلی بھی آتی ہے۔ حالانکہ وقت بروقت، سماج درسماج تبدیلی کی رفتار میں فرق ہوتا ہے لیکن تبدیلی، سماج کی جزویاتی خصوصیت ہے۔

انسانی سماج کو وسیع نظریے سے دیکھا جائے تو اس میں کئی گروہ، جماعتیں اور انجمنیں شامل ہیں۔ بھارتی سماج میں مختلف جماعتیں، گروہ، ذات-پات، انجمن (منڈل) اور معاشی طبقات نظر آتے ہیں۔ سماج کا تصور کوئی مخصوص جماعت یا گروہ کی طرف اشارہ نہیں کرتا، وہ غیر مرئی خیال ہے۔ جب کہ فرقہ، گروہ یا جماعت الگ الگ عناصر ہیں۔

گروہ (Community)

تاریخی پس منظر میں دیکھا جائے تو انسان نے جب اس دنیا کی سرزمین پر زندگی کا آغاز کیا تب وہ شکار پر منحصر خانہ بدوش زندگی گزارتا تھا۔ آہستہ آہستہ مستقل رہائشی زندگی جینے لگا۔ تب سے اُس کی سماجی زندگی گروہ میں تبدیل ہوئی۔ ہر سماج میں کئی گروہ ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیہی گروہ، شہری گروہ۔ شہری گروہ میں زبان، ذات-پات، پیشہ یا مذہب کے لحاظ سے گروہ متعین علاقے میں آباد ہیں۔

میکائیور اور پیج نامی ماہر عمرانیات کے خیال کے مطابق ''چھوٹی یا بڑی جماعت کے ممبر جب ایک ہی جگہ پر رہتے ہوں اور زندگی کے زیادہ تر مقاصد پورے کرنے کی کوشش کرتے ہوں ایسی مقامی جماعت کو گروہ کہتے ہیں''۔ اس طرح گروہ سماج کی الگ الگ جماعتوں کا ایک اجتماع ہے۔

عمرانیاتی نظریے سے جماعت کے خیال کو واضح کرنے کے لیے اُس کی خصوصیات کو جانچا جائے تو (1) آبادی (2) جغرافیائی علاقہ (3) گروہ کے افراد میں باہمی انحصار (4) مشترکہ زندگی میں ترقی پانے والے یکساں قاعدے-اقدار پر منحصر سرگرمیوں کا اجتماع (5) گروہی جذبہ۔

جدید دور میں جغرافیائی ترقی پذیری آمد ورفت کے ذرائع اور خبر رسانی کے ذرائع نیز صنعت کاری، شہرکاری اور عالمگیریت کا عمل نیز ٹیکنالوجی کی ترقی کی وجہ سے گروہ کے ممبران کا تعلق گروہ تک محدود نہ رہ کر عالمی سطح تک ترقی پذیر ہوا ہے۔ جب جماعت کے افراد ایک وسیع سماج کا حصّہ بنتے ہیں تو وسیع سماج کے ساتھ تعلق بڑھتا ہے۔ کنگسلے ڈیوس گروہ کے دو پیمانہ بتاتے ہیں: (1) علاقائی قربت: ایک دوسرے سے قریب رہنے کی وجہ سے لوگوں میں قربت کا احساس ہوتا ہے۔ (2) سماجی تکمیل: افراد اپنی زیادہ تر زندگی گروہ کی حدود میں رہ کر جیتے ہیں۔

سماجی جماعتیں (Social Groups)

انسانی سماج کی پیدائش سے لے کر دورِ حاضر تک دیکھا جائے تو انسان نے ہمیشہ گروہ میں زندگی گزاری ہے۔ ابتدائی دور میں انسان شکار اجتماع میں کرتا تھا۔ عام طور پر انسان تنہا نہیں رہ سکتا۔ وہ جماعت میں رہ کر زندگی گزارتا ہے۔ خاندان، ہم معر گروہ، پڑوس، سیاسی، مذہبی یا سماجی جماعتوں میں فرد اپنی مختلف ضروریات کو اجتماعی طور پر پورا کرتا ہے۔ روزمرّہ کی سرگرمیوں کو مل کر انجام دینا یہ انسانی سماج کی خصوصیت ہے۔ مثال کے طور پر حصولِ تعلیم کے لیے افراد کا ساتھ مل کر کلاس روم میں تعلیم حاصل کرنا، بس کے سفر میں ایک ساتھ مل کر سفر کرنا۔ اس طرح مختلف طریقے سے فرد کسی بھی جماعت کا ممبر بن کر اپنی روزمرّہ کی سرگرمیاں کرتا ہے۔

مختصر میں یکساں ہونے کا شعور اور اجتماعی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے باہمی عمل میں شامل ہونے والے افراد کو جماعت کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم عمر جماعتیں، رشتہ داروں کی جماعتیں، طبقہ، ذات-پات، انجمن (منڈل)، مذہبی مقامات پر جمع ہوکر عبادت کرنے والے لوگ وغیرہ۔ عمرانایت کے نقطۂ نظر سے سماجی جماعت کی خصوصیات کو دیکھا جائے تو -

(1) دو یا دو سے زیادہ افراد: ہم عمر دوستوں کی جماعت، کھلاڑیوں کی جماعت۔

(2) یکساں صفات رکھنے کا شعور: ایک ہی ذات-پات، مذہب یا قوم کے افراد

(3) مشترکہ نصب العین یا مقصد: سامعین کی جماعت

(4) سماجی باہمی عمل: صفائی کی مہم میں کام کرنے والے لوگ

انسانی سماج کئی جماعتوں کا بنا ہوا ہے۔ انسان کی سماجی زندگی کی تشکیل اور اجتماعی زندگی کا دائرہ جماعتیں طے کرتی ہیں۔ اسی پس منظر میں سماج میں مندرجہ ذیل چند جماعتیں نظر آتی ہیں:

انجمن (Association): انجمن ایک ایسی سماجی جماعت ہے کہ جس میں لوگ شعوری طور پر اجتماعی مقصد کو پورا کرنے کے لیے خاص منظّم طریقے سے آپس میں باہمی عمل کرتے ہیں جو انجمن کے قاعدے کے مطابق الگ الگ ہوتے ہیں۔ انجمن میں افراد کے درجے اور کردار طے کئے جاتے ہیں اور اس کے مطابق ممبروں کے درمیان باہمی عمل ہوتا ہے۔ مزدوروں کی انجمن، خواتین کی انجمن، تجارتی انجمن، اساتذہ کی جماعتیں وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

طبقہ (Class): سماج میں معاشی حالت کی بنا پر لوگ الگ الگ حصّوں میں تقسیم ہیں۔ مثال کے طور پر امیر طبقہ، متوسط طبقہ اور غریب طبقہ۔ جن کا معاشی حلات کی بنا پر یکساں سماجی درجہ ہوتا ہے۔

انسان جب ابتدائی دور میں تھا تب پیداوار کے وسائل کی ملکیت (اقتصادی حالت) کے مطابق طبقات نہیں تھے۔ سماج میں پیچیدگیاں بڑھنے سے حاکم محکوم، پیشہ ور گروہ (Guild) اور صنعتی سماج میں سرمایہ دار، مزدور طبقات پیدا ہوئے۔ سماج کی تشکیل اور کام میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح طبقات کی ہیئت میں بھی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ سماجی طبقات کے پیشِ نظر کارل مارکس کا طبقہ کا اُصول مشہور ہے۔ میکس ویبر سماجی طبقہ کو درجہ گروہ کہتے ہیں۔

ذات - پات (Caste): عالمی سطح پر ذات-پات کا طبقاتی نظام صرف بھارت میں اور خاص طور پر ہندو مذہب میں نظر آتا ہے۔ ریزلے کے خیال کے مطابق بھارت میں آج تین ہزار سے زائد ذاتیں موجود ہیں۔ ایم.این.شری نواس کے خیال کے مطابق بھارت میں ذات - پات نے ہندو سماج

کے طبقاتی نظام میں سے فروغ پایا ہے۔ ہندوؤں میں ہر فرد کو پیدائش کے ذریعے ذات کی رکنیت (ممبر شپ) خود-بخود مل جاتی ہے۔ ہر ذات-پات کا سماجی برتاؤ، شادی، رشتہ داری، کھانے پینے کا طریقہ مخصوص ہوتا ہے۔ ہر ذات-پات کے گروہ میں اپنے ذاتی پیشے تھے۔ آج بھی کئی ذاتیں اپنے موروثی پیشے کو اپنائے ہوئے ہیں۔ ذات-پات کی بنا پر ترتیب بندی نظر آتی ہے۔ اعلیٰ ذات-پات، درمیانی ذات-پات اور ادنیٰ ذات-پات جہاں ہندو مذہب رائج ہے ایسے ملکوں میں بھی ذات-پات کے گروہ نظر آتے ہیں۔ حالانکہ آج کے دور میں ذات-پات کی روایتی شکل بدل گئی ہے۔

سماجی درجہ اور کردار (Social Status and Role) : آج کے پیچیدہ سماج میں لوگوں کے درمیان زیادہ تر باہمی عمل فرد کے درجہ کو دھیان میں رکھ کر ہوتے ہیں۔ اسکول یا کالج میں داخلہ لینے والا فرد، طالبِ علم، مدرس یا پروفیسر کے طور پر باہمی عمل کرتے ہیں، جو فرد کے درجہ اور کردار کے مطابق ہوتا ہے۔

سماجی درجہ کے معنی اور تعریف

'سماجی درجہ یعنی ایک مقرّرہ وقت پر کوئی ایک متعین نظام میں فرد کا سماجی مقام۔'

سماجی درجہ یہ بتاتا ہے کہ فرد، دوسرے افراد کے تعلق میں کس طرح کا سلوک کرے۔ سماج میں کسی بھی قسم کی جماعت، انجمن، طبقہ یا ذات-پات میں فرد کوئی نہ کوئی درجہ رکھتا ہے۔ اس درجے کے مطابق فرد کو کردار ادا کرنا چاہیے ایسی توقع کسی بھی جماعت (گروہ) کے ممبر فرد سے رکھتے ہیں۔ اس معنی میں درجہ فرد کی فی الفور حالات کا بیان کرتا ہے۔ ان حالات میں فرد جو برتاؤ کرتا ہے وہ اُس کا کردار ہے۔

فرد کے علاوہ جماعتوں کا بھی معین سماجی مقام یا درجہ ہوتا ہے۔ ہر درجہ سے منسلک کام، حقوق اور فرائض جماعتوں کے ضوابط کے مطابق طے ہوتے ہیں۔ سماجی کردار درجہ کا برتاؤی پہلو ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر کا درجہ رکھنے والا فرد مریض کی بیماری کی جانچ کر کے ضروری ہدایت اور علاج کرتا ہے تب وہ اپنا کردار ادا کرتا ہے ایسا کہا جائے گا۔ اس طرح درجہ اور کردار ہمیشہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔

ہر درجہ کے ساتھ کم وبیش اختیار جڑا ہوا ہے۔ جیسے کہ اسکول کے پرنسپل کا درجہ رکھنے والے فرد کے پاس کئی اختیارات اور اُس پر عمل کرنے کا طریقہ ہوتا ہے۔ جب کہ اسکول کے چوکیدار یا چپراسی کے پاس مخصوص اختیارات نہیں ہوتے۔

حاصل کرنے کے طریقوں کے مطابق سماجی درجے کی دو قسمیں ہیں :

سماجی درجہ

حاصل کردہ درجہ	سپرد کردہ درجہ
(اُستاد، منیجر، انجمن کے صدر، سرپنچ)	(ذات-پات یا مذہب کی ممبرشِپ مرد یا عورت)

(1) سپرد کردہ درجہ : سماج میں فرد کو پیدائشی طور پر ملنے والے درجہ کو سپرد کردہ درجہ کہتے ہیں۔ اس طرح کے درجات فرد کی پسند یا خواہش کے مطابق نہیں ہوتے۔ جیسے کہ پیدائشی طور پر ملنے والا مرد یا عورت کا درجہ، فرد جس ملک، خاندان، ذات-پات یا مذہب میں پیدا ہوتا ہے، اُس کا درجہ پیدائش کے ساتھ خود بخود مل جاتا ہے۔ کچھ جماعتوں میں جماعت کے صدر یا ماضی کے دیہاتی سماج میں مکھیا کا درجہ نسل کی بنا پر اپنے آپ مل جاتا تھا۔ اس طرح پیدائشی یا نسل کی بنا پر جو درجات سماج کے ذریعے دیے جاتے ہیں اُسے سپرد کردہ درجہ کہتے ہیں۔

(2) حاصل کردہ درجہ : فرد کی پسند، خواہش، قابلیت، تعلیم کے سماج میں مقام ملتا ہے اُسے حاصل کردہ درجہ کہتے ہیں۔ حاصل کردہ درجہ کے لیے فرد کو کوشش کرنی پڑتی ہے۔ جیسے کہ قابلیت اور تعلیم کے ذریعے کوئی بھی فرد، مدرس، پروفیسر، ڈاکٹر، منیجر، وکیل وغیرہ کا درجہ حاصل کرسکتا ہے۔ حاصل کردہ درجہ میں مقابلہ آرائی کے ذریعے فرد زیادہ متحرک بنتا ہے۔ جیسے کہ بھارت کی لوک سبھا کی پہلی اسپیکر خاتون میراں کمار جو سماج کے ایسے گروہ سے آئیں تھیں جو یکساں مواقع سے محروم رہنے کے باوجود وہ اعلیٰ تعلیم کے ذریعے اسپیکر (Speaker) کا درجہ حاصل کرسکیں۔ زیادہ تر سماجوں میں سپرد کردہ اور حاصل کردہ دونوں قسم کے درجے نظر آتے ہیں۔

سماجی قاعدے (ضوابط) (Social Norms)

انسانی سماج میں دو افراد کی سماجی جماعت سے لے کر وسیع سماج کے برتاؤ-سلوک کے لیے برتاؤ کی رہنمائی کرنے والے سماجی قاعدے ضرور ہوتے ہیں۔ سماجی قاعدوں کی وجہ سے ہی مکمل سماجی نظام پر کنٹرول اور اس کی تشکیل برقرار رہتی ہے۔

سماجی قاعدے کے معنی

''سماجی قاعدے یعنی سماجی زندگی کے مختلف حالات میں افراد کے ذریعے ہونے والے مناسب برتاؤ اور غیر مناسب برتاؤ طے کرنے والے سماجی اُصول''۔

عام طور پر عالمی اقدار سے قاعدے (ضوابط) رونما ہوتے ہیں۔ جیسے کہ انسانیت ایک قدر ہے۔ جب کہ رنگ، ذات-پات یا جنس کی بنا پر افراد کے درمیان حقوق کا بھید بھاؤ رکھنے کے برتاؤ کی مخالفت کرنے والا قانون ایک ضابطہ ہے۔ سبھی ضوابط سماج کی تقویت ہیں۔

عام طور پر تمام قسم کے قاعدوں کی حد میں رہ کر سماج کے ممبروں کو اپنے مقاصد یا ضروریات پوری کرنی ہوتی ہیں۔ قاعدوں پر عمل کے عوض فرد کو مناسب بدلہ، عزت، شہرت ملتی ہے۔ جب کہ قاعدوں کو توڑنے کے عوض سزا، جرمانہ، بے عزتی ہوتی ہے۔ سماج کے تخلیق کردہ تمام قسم کے قاعدے فرد کا سماجی کنٹرول کرتے ہیں۔ سماج کے ممبران قاعدوں کی مناسب طریقے سے پیروی کریں تو وہ سماجی نظام اپنے مقاصد میں ترقی حاصل کرسکتا ہے۔ اگر سماج میں قاعدوں کو توڑنے والے افراد کا تناسب بڑھتا ہے تو سماج کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ سماج کے تمام قاعدے یا اُصول سماج کے تمام افراد یا جماعتوں کو منظور ہوں یہ ضروری نہیں۔ وہی قاعدے دیگر گروہ یا فرد کے لیے نقصان دہ بھی ہوسکتے ہیں۔ مندرجہ بالا بحث کے بعد سماجی قاعدوں کی خصوصیات سمجھیں گے۔

سماجی ضابطوں (قاعدوں) کی خصوصیات

(1) **سماجی قاعدوں کا طرزِ آغاز** : سماج میں عام برتاؤ، رواج، روایت ایسے ضابطے ہیں کہ اُن کا آغاز کرنے کے لیے سماج کوئی خاص منصوبہ نہیں بناتا۔ فطری طور پر جاری رہنے والے برتاؤ سے یہ ضابطے پیدا ہوتے ہیں۔ جب کوئی وسیع انتظامی اِکائی، بینک، تعلیمی ادارے کے اُصول یا ریاست کے قانون ایسے ضابطے ہیں جس کا آغاز فکری منصوبے کے ذریعے ہوتا ہے۔ جیسے کہ ملک میں مختلف قانون کی ترتیب دیس کے آئین کو دھیان میں رکھ کر کسی بھی ریاست کی وِدھان سبھا یا لوک سبھا جیسے سرکاری ضابطہ پرست اداروں کے ذریعے سوچ بچار کر اور منصوبہ کے مطابق کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر جُنین کشی، جہیز وغیرہ کے قانون۔

(2) **سماجیت کاری کے عمل کے ذریعے سیکھا جاتا ہے**: سماجی قاعدے انسان کو حیاتیاتی طور پر ورثہ میں اپنے آپ نہیں ملتے لیکن فرد جو خاندان میں پیدا ہوتا ہے اور پرورش پاتا ہے اُس سے اور اس کے آس پاس کے افراد، دوست، سماجی ماحول کے ذریعے ہونے والی سماجیت کاری سے سماجی قاعدوں کی معلومات اور تعلیم حاصل کرتا ہے اور اُس سے سیکھتا ہے۔ خاندان، دوست، پڑوس، گروہ، اسکول، ترسیل کے وسائل فرد کو قاعدوں کی معلومات اور اُس کا عمل کیسے کرنا وہ سکھاتا ہے۔ بچپن کے کھیل گروہوں کے ذریعے کھیل کود کے دوران کھیلوں کے اُصولوں کے عمل سے قاعدوں کا انجذاب ہوتا ہے۔

(3) **تہذیبی اقدار کے ساتھ تعلق** : مختلف سماج کی تہذیبی اقدار اور ایک ہی سماج کی الگ الگ وقت کی تہذیبی اقدار میں فرق ہوتا ہے۔ جیسے کہ ہندو سماج میں عورت-مرد کے تعلقات پر پابندی رکھنے والے قاعدے ہیں۔ جب کہ آدی باسی سماج میں اُس سے متعلق قاعدوں میں کوئی پابندی نہیں۔ پُرانے زمانے میں بیٹا-بیٹی کی شادی طے کرنے کا حق صرف ماں-باپ کو تھا جب کہ آج کے دور میں بزرگ یا ماں-باپ اولاد کی شادی سے متعلق اُن کی رائے اور پسند کو اہمیت دیتے ہیں۔

(4) **ہمہ گیری اور تنوعات** : انسانوں کے درمیان سماجی تعلقات کو ممکن بنانے کے لیے ہر دور کے سماج میں سماجی ضوابط ہمہ گیر طور پر دکھائی دیتے

ہیں۔ اُس کے ساتھ اُس میں تنوع بھی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر رواج، عوامی اُصول، فیشن، اچھے اخلاق، سیاسی قانون وغیرہ مختلف ضابطے۔

(5) **برتاؤ کا جائزہ اور سزا کے طریقے** : سماجی قاعدوں کے ذریعے فرد کے برتاؤ کو مناسب اور غیر مناسب طریقے سے جائزہ لیا جاتا ہے۔ ہر قاعدے کے ساتھ اُس کو توڑنے کی مخصوص سزا بھی ہوتی ہے۔ عوامی روایت سے قاعدوں کو توڑنے کی معمولی یا غیر رسمی سزا کا طریقہ، جب کہ قانون جیسے ضوابط کو توڑنے کی عدالت کے ذریعے رسمی (جرمانہ، جیل، پھانسی وغیرہ) سزا دی جاتی ہے۔

سماج کے ضابطی نظام کی وجہ سے اُس کے ممبروں کے درمیان تعلق- برتاؤ اور سماج استقلال اور انتظام نظر آتے ہیں۔

سماجی ضبط (Social Control)

سبھی انسانی سماج کم وبیش متحرک اور تغیر پذیر ہیں۔ سماج کے مختلف حصّوں میں تبدیلی ہونے کے باوجود سماج کی بنیادی شکل لمبے عرصے تک برقرار رہتی ہے۔ سماجی زندگی کی ضروریات اور سماجی تعلقات کا انتظام تب ہی ممکن ہوتا ہے جب سماج کے ممبر سماج کے قبول کردہ قاعدوں کے مطابق برتاؤ کریں اور اُس کے لیے سماج میں سماجی ضبط کے طریقے ہوتے ہیں۔ میکائیور اور پیج بیان کرتے ہیں کہ مکمل سماجی نظام کو متّحد اور برقرار رکھنے والا طریقہ یعنی سماجی ضبط۔ سماجی ضبط (بندِش)، تنقید- مذاق سے لے کر سزائے موت تک ....دکھائی دیتا ہے۔

''سماج میں سماجی قاعدوں کے مخالف برتاؤ کو روکنے کے طریقے یا وسائل کنٹرول کو ظاہر کرتے ہیں۔'' اُس کی خصوصیات اس طرح ہیں :

سماجی ضبط (بندِش) کی خصوصیات

(1) **ہمہ گیری** : انسانی سماج میں ہمہ گیری طور پر سماجی ضبط نظر آتا ہے۔ حالانکہ ضبط کے وسائل اور طریقے پر ہر سماج اور ہر وقت الگ ہوتے ہیں۔ لیکن سماجی ضبط کے بغیر سماج کا تصوّر ممکن نہیں۔

(2) **سماجی ضبط ایک عمل کے طور پر** : سماجی ضبط، سماجی باہمی عمل کا نتیجہ ہے۔ سماجیت کاری کے عمل کے دوران سماج کے قاعدے فرد سیکھ کر اُس کو منتقل کرتا ہے۔ اس طرح سماجی ضبط سماجی قاعدوں کے مطابق فرد کے برتاؤ کو ترتیب دینے والا عمل ہے۔

(3) **اختلاف** : ہر سماج میں بھی ضبط کے طریقے الگ الگ ہوتے ہیں۔

ضبط- بندِش کے طریقے

چھوٹا گروہ	وسیع گروہ
↓	↓
غیر رسمی ضبط	رسمی ضبط
(کھیل گروہ، خاندان، ذات- پات، تنقید، مذاق)	(قانون، پیشہ ور گروہ، پولس، عدالت)

جمہوری اور خودمختار سماجوں میں سماجی ضبط کے طریقے الگ ہیں۔

ایک سماجی سائنس کے طور پر عمرانیات کے اپنے بنیادی خیالات ہیں۔ اس سبق میں ہم چند بنیادی خیالات یا تصورات سے متعارف ہوئے۔ سماج، گروہ، سماجی درجہ اور کردار ضوابط اور سماجی ضبط جیسے خیالات اور اُس کی خصوصیات کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ ان خیالات کو تفصیل سے سمجھیں گے تو عمرانیات کی اہمیت اور استعمال بھی سمجھ میں آئے گا۔ اس کے علاوہ سماجی نظام اور سماج کے تشکیلی نظام کو آئندہ باب میں سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

مشق

1. مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیل سے جواب لکھیے :

(1) سماج کے معنی بتا کر اُس کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(2) سماجی درجہ کا تصور بتا کر اُس کی قسمیں واضح کیجیے۔

(3) سماجی ضوابط کا خیال سمجھا کر اُس کی خصوصیات بیان کیجیے۔

2. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیے :

(1) انسانی سماج اور غیر انسانی سماج کا فرق واضح کیجیے۔

(2) گروہ کے خیال کو سمجھایئے۔

(3) 'بھارت کا ذات-پات کا نظام' کے بارے میں سمجھایئے۔

(4) سماجی ضبط کی تعریف اور خصوصیات سمجھایئے۔

3. مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر میں جواب لکھیے :

(1) خیال یا تصور یعنی کیا ؟

(2) عمرانیات کے نظریے سے سماجی جماعت کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(3) انجمن کے خیال کو واضح کیجیے۔

(4) سماجی درجہ اور کردار کے خیال کو سمجھایئے۔

4. مندرجہ ذیل سوالوں کے ایک جملے میں جواب لکھیے :

(1) مندرجہ ذیل اصطلاحات کو سمجھایئے :

(الف) سماج (ب) جماعت (ج) سماجی ضوابط (د) سماجی طبقہ

(2) سماجی ضبط کے طریقے بتایئے۔

(3) فطری ترتیب (فطری طور پر) میں جاری رہنے والے برتاؤ میں سے کونسے ضوابط رونما ہوتے ہیں۔

5. مندرجہ سوالوں میں دیے ہوئے متبادلات میں سے صحیح متبادل چن کر جواب لکھیے :

(1) عمرانیات کیسا سائنس ہے؟

(A) مادی (B) سماجی (C) تاریخی (D) تہذیبی

(2) خیال (تصور) کسی بھی واردات کو پیش کرنے والی کیسی تشکیل ہے؟

(A) منطقی (B) منضبط (C) غیر منطقی (D) غیر واضح

(3) انسانی سماج اور غیر انسانی سماج کس معاملے میں یکساں ہے؟

(A) تہذیبی (B) سماجی ضابطے (C) اجتماعی زندگی (D) تینوں میں سے ایک بھی نہیں۔

(4) گروہ کے پیمانے کس ماہر عمرانیات نے بتائے ہیں؟

(A) جونسن (B) کنگ سلے ڈیوس

(C) اگست کانت (D) ایمل درخائم

(5) آج کے دور میں مدرس کا درجہ کس قسم کا درجہ ہے؟

(A) سپرد کردہ (B) حاصل کردہ

(C) غیر واضح (D) تینوں میں سے ایک بھی نہیں۔

(6) سماجی کردار درجہ کا کیسا پہلو ہے؟

(A) تغیر پذیر (B) مقامی

(C) رفتاری (D) برتاؤ

(7) سماج میں کس نظام کی وجہ سے ممبروں کے درمیان تعلق اور سماج میں استقلال دکھائی دیتا ہے؟

(A) ضابطی (B) درجہ

(C) طبقہ (D) کردار

(8) ذات-پات ہندو سماج کے کس نظام میں سے رونما ہوئی ہے؟

(A) ترتیب بندی (B) طبقہ

(C) ورن (D) تینوں میں سے ایک بھی نہیں۔

سرگرمی

- آپ کے اردگرد کی سماجی زندگی میں پائے جانے والے اختلافات سے متعلق نوٹ تیار کیجیے۔
- آپ کے علاقے کے کسی ادارے یا انجمن کی ملاقات لے کر اُس کا احوال تیار کیجیے۔
- سماجی ضبط کی رسمی اور غیر رسمی اداروں کی فہرست تیار کیجیے۔
- خاندان ادارہ اور تعلیمی ادارہ میں نظر آنے والے مختلف درجات کا چارٹ تیار کیجیے۔

●

3 سماجی نظام اور سماجی تشکیلی نظام

تمہید

اگلے سبق میں ہم نے عمرانیات کی کئی تصورات کی سمجھ حاصل کی۔ وسیع انسانی سماج میں جہاں جہاں نظر کریں وہاں انسان کی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے کئی نظام اور ضمنی نظام دیکھے جاسکتے ہیں۔ جیسے کہ خاندان کا ادارہ بچے کی پیدائش، حفاظت، پرورش اور قدروں کی تعلیم دینے والا نظام ہے۔ اس کے علاوہ تعلیمی ادارہ تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ اس طرح شادی، ذات پات، معاشی، مذہبی وغیرہ سماجی ادارے انسان کی ضرورتوں کی تسکین کرنے والے سماجی نظام ہیں۔

کوئی بھی تشکیل مختلف حصوں کی باضابطہ ترتیب ہے۔ جیسے کہ موٹر کار اس کے مشین، پہیّے، اسٹیرنگ، سیٹ، گلاس جیسے مختلف حصوں سے مل کر بنی ہے۔ اسی طرح کوئی بھی ماڈی چیز مکان، پنکھا، میز (ٹیبل)، کرسی وغیرہ مختلف حصوں سے مل کر بنی ہے۔ اسی طرح اسکول، صدر مدرس، مدرسین، طلباء، کلرک، چپراسی (Peon) وغیرہ کے سماجی مقام سے مل کر بنتی ہے۔ خاندان بھی ماں-باپ، شوہر-بیوی، بھائی-بہن وغیرہ کے مابین سماجی مقام سے مل کر بنی ہوئی تشکیل ہے۔ اسی طرح کالج، بینک، کرکٹ ٹیم، ذات-پات، گاؤں وغیرہ سماجی تشکیل ہیں۔

اس طرح سماجی نظام اور سماجی تشکیل دونوں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے خیالات ہیں۔ سماجی نظام کے بغیر سماجی فعل ممکن نہیں اور سماجی فعل سماجی تشکیل کے بغیر ممکن نہیں۔ مختصر یہ کہ سماجی نظام اور سماجی تشکیل آپس میں ایک دوسرے کی کمی کو پورا کرتے ہیں۔ سماجی نظام اور سماجی تشکیلی نظام کو باضابطہ طریقے سے سمجھنے کے لیے کئی ماہرین عمرانیات نے بنیادی خیالات پیش کیے ہیں۔ جس کی بنا پر اِن دونوں خیالات کو سمجھا جاسکتا ہے۔

سماجی نظام اور سماجی تشکیلی نظام

سماجی نظام اور سماجی تشکیلی نظام کو سمجھانے کے لیے ماہر عمرانیات ہربرٹ اسپنسر نے انسانی سماج اور جسم کا موازنہ کیا، برینِسلو میلی نووسکو نے انسانی ضرورتوں پر منحصر تشکیلی نظاموں کی تفصیل پیش کی ہے تو ٹالکوٹ پارسنس نے انسانی افعال کے نظام کو چار ضمنی نظام کے حوالے سے سمجھایا ہے۔ سب سے پہلے ہم سماجی نظام کی سمجھ حاصل کریں۔

سماجی نظام کی تعریف

جس طرح انسانی جسم کے مختلف اعضاء افعالی تعلقات سے جڑ کر ایک نظام بنتے ہیں، اسی طرح سماجی نظام بھی افعالی تعلقات سے جڑا ہوا دو یا اس سے زیادہ اکائیوں سے بنا ہوا نظام ہے۔

ٹالکوٹ پارسنس سماجی نظام کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''سماجی نظام یعنی ایک دوسرے کے ساتھ افعالی تعلقات میں رہے ہوئے حصوں کے ذریعے بنا ہوا ایک پیچیدہ اجتماع''۔

سوروکین سماجی نظام کی تعریف کے متعلق بیان کرتا ہے کہ ''سماجی نظام ایک ایسا متحد گروہ ہے جو اپنے ممبروں کے حقوق، فرائض، سماجی مقام، افعال، کردار نیز باہمی برتاؤ نیز گروپ کے باہر کے وسیع سماج کے ممبروں کے ساتھ برتاؤ طے کرنے والے ضابطے اور سماجی معیاروں کا اجتماع ہے۔''

سماجی نظام کی خصوصیات

مختصر میں کہا جاسکتا ہے کہ سماجی مقام یا سماجی درجے میں رہ کر کردار ادا کرنے والے افراد کے داخلی فعل کے نظام کو سماجی نظام کہا جاسکتا ہے۔

ٹالکوٹ پارسنس کے مطابق سماجی نظام کی خصوصیات اس طرح ہیں :

(1) مختلف حصّوں کے درمیان باہمی انحصار : سماجی نظام بننے کے لیے کم سے کم دو سماجی اکائیوں کے حصوں کا جڑنا ضروری ہے۔ خاندان میں ماں–باپ، شوہر–بیوی، بھائی–بہن وغیرہ سماجی درجے جڑ کر خاندان کا سماجی نظام بنتا ہے۔ یہ سماجی مقام یا درجے ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ اس طرح دیگر ادارہ یا سماجی گروہ کی سماجی اکائیوں کا جڑنا سماجی نظام کی پہلی ضروری خصوصیت ہے۔

(2) سماجی نظام کا استقلال : انسانی سماج کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے سماجی نظام کو طویل عرصے تک مستقل رہنا پڑتا ہے۔ یعنی کہ ہر نظام اپنی الگ پہچان بنا کر موافقت اختیار کرتا ہے۔ اس طرح سماجی نظام میں تبدیلی آنے کے باوجود بنیادی سماجی نظام برقرار رہتا ہے۔

(3) سماجی نظام میں تبدیلی : کوئی بھی سماجی نظام تغیر پذیر ہے۔ سماجی نظام کچھ حد تک مستقل رہ کر تبدیل ہوتا ہے۔ نظام کو اپنا انتظام برقرار رکھنے کے لیے تبدیلی کے مابین موافقت قائم کرنا ضروری ہوجاتا ہے جس میں سے تبدیلی رونما ہوتی ہے۔

سماجی نظام کے پہلو

سماجی نظام کے پہلوؤں کو ذیل کے مطابق سمجھا جاسکتا ہے :

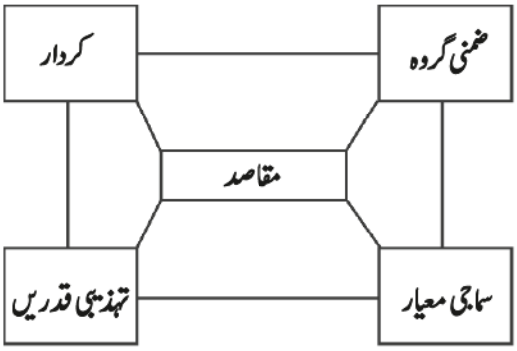

(1) ضمنی گروہ : کسی بھی سماج میں کئی گروہ ہوتے ہیں۔ ہر گروہ سماجی داخلی فعل کی ترتیب ہے۔ ایک ضمنی گروہ کسی ایک ضمنی گروہ کے طور پر ترقی کرتا ہے اس لیے اسے ضمنی گروہ یا تحتی گروہ کہتے ہیں۔ افراد مختلف ضمنی گروہ میں مختلف قسم کے سماجی مقام رکھتے ہیں۔ ان مقاموں پر منحصر مختلف کردار ادا کرنے کے لیے وہ داخلی فعل کرتے ہیں۔ گروپ اور ضمنی گروپ دونوں اضافی خیال ہیں مثلاً ہندوستان کو ایک ''گروہ'' سمجھیں تب گجرات، مہاراشٹر، پنجاب وغیرہ ضمنی یا تحتی گروہ ہیں۔ گجرات کو گروہ مانیں تب اس کے مختلف ضلع اس کے ضمنی یا تحتی گروہ ہیں۔ اگر کسی اسکول کو گروہ مانیں تو اس کے طلباء، مدرسین، انتظامی ملازمین (آفس اسٹاف)، خادم وغیرہ اس کے ضمنی گروہ ہیں۔ اس طرح سماج کے ممبران مختلف ضمنی گروہ کے مختلف درجات کے حامل ہیں۔ ہر ضمنی گروہ مختلف درجات کی ترتیب رکھتا ہے۔

(2) کردار : سماجی نظام میں فرد کے مختلف درجات ہوتے ہیں۔ اس درجے کے مطابق اور سماجی قاعدوں کے مطابق فرد جو کام کرتا ہے وہ اس کا کردار ہے۔ کردار فرد کے فرائض کی نشاندہی کرتا ہے۔ کردار درجے کا برتاوی پہلو ہے۔ سماجی نظام میں ہر فرد کو مختلف ضمنی گروہوں میں مختلف کردار ادا کرنے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ پرنسپل اسکول کا انتظام کرتے ہیں، مدرسین پڑھاتے ہیں، طالبِ علم پڑھتے ہیں، دفتر کے ملازمین دفتر کا کام سنبھالتے ہیں اور چپراسی (Peon) خدمت انجام دیتے ہیں۔ یہ تمام کام ان کے کردار کی نشاندہی کرتے ہیں۔

(3) سماجی معیار : کچھ سماجی حالات یا سماجی تشکیلی نظام میں کسی مقام سے جڑی ہوئی اجتماعی برتاؤ کی توقعات یعنی سماجی معیار۔ یہ سماجی معیار فرد کے برتاؤ کو طے کرنے والے پیمانے ہیں۔ یہی پیمانے فرد کا برتاؤ مناسب ہے یا نامناسب اس بات کی وضاحت کرتے ہیں۔ جیسے کہ اسکول کے انتظام کے قانون صدر مدرس سے لے کر طلباء تک تمام طبقات کے برتاؤ پر قابو رکھتے ہیں۔ سماجی معیار اجتماعی زندگی کا ماحول بناتے ہیں۔

(4) تہذیبی قدریں : سماجی نظام میں فرد جو برتاؤ کرتا ہے اس کی تفتیش تہذیبی قدروں کے ذریعے ہوتی ہے۔ ان تہذیبی قدروں کو گروہ سے استقامت ملتی ہے۔ سماجی نظام میں فرد کو جو درجہ حاصل ہے اس کی تشخیص بھی تہذیبی قدروں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ جیسے کہ اسکول کے صدر مدرس کا ایمانداری اور غیر جانبداری سے اسکول کا انتظام سنبھالنا، اساتذہ کا ایمانداری سے کام کرنا، طلباء کا ادب سے پیش آنا وغیرہ تہذیبی قدروں کی مثالیں ہیں۔ تہذیبی قدروں کو اعلیٰ درجے کے سماجی معیار کے طور پر بھی پہچانا جاسکتا ہے۔

مقاصد : مندرجہ بالا چاروں پہلوؤں کے ذریعے سماجی نظام اپنے مقصد کو پورا کرتا ہے۔ 'مقصد' حاصل کرنے کا عمل ہے۔ انسان کی بنیادی اور ضمنی ضرورتوں کی تسکین کے لیے خاندان، شادی، معاش، حکومت، تعلیم اور مذہب وغیرہ نظام وجود میں آئے ہیں۔ ہر نظام کے ایک یا ایک سے زیادہ مقاصد ہوتے ہیں۔ ایسے سماجی مقاصد کی تکمیل کے لیے سماجی نظام متحرک رہتا ہے۔

اس طرح سماجی نظام کے پہلو آپس میں منسلک (جڑے ہوئے) ہیں۔ کسی ایک پہلو میں تبدیلی آنے کی وجہ سے اس کے کم یا زیادہ اثرات سماجی نظام پر پڑتے ہیں۔

سماجی تشکیلی نظام کی تعریف

سماجی نظام کے ساتھ گہرے تعلق رکھنے والے نیز اس پر منحصر سماجی تشکیلی نظام کے خیال کو سمجھنے سے پہلے تشکیل کیا ہے وہ سمجھیں گے۔

تشکیل یعنی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے حصوں کی منظّم ترتیب، جس سے پورا ڈھانچہ تیار ہوتا ہے۔ مثلاً گھر ایک مادّی تشکیل ہے کیوں کہ وہ اینٹ، ریت، کنکریٹ، سمینٹ، کھڑکی، دروازے وغیرہ کی منظّم ترتیب سے بنا ہوا ڈھانچا ہے۔ اسی طرح کلاس روم، اسٹاف روم، تجربہ گاہ، کتب خانہ، آفس، اسمبلی ہال وغیرہ کی ترتیب سے اسکول یا کالج کی تشکیل ہوتی ہے۔

روبرٹ مرٹن کے مطابق 'سماجی تشکیلی نظام یعنی درجہ، کردار اور معیار کا اجتماع'۔

وِدھیوت جوشی کے مطابق ''سماج میں افراد درجہ رکھتے ہیں، اس درجے کے مطابق کردار ادا کیا جاتا ہے۔ یہ کردار کچھ خاص حالات اور خاص تعلقات میں ادا کیے جاتے ہیں۔ اس طرح کردار منظّم سماجی تعلقات کا تانا بانا تیار کرتے ہیں جسے سماجی تشکیل کہتے ہیں۔''

اس طرح سماجی ڈھانچہ ایک غیر مرئی حادثہ ہے۔ اس کی اکائیوں میں گروہ، تنظیم اور انجمن کا شمار ہوتا ہے۔ ہر سماج میں افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنے کے لیے ادارے کا خاص ترقی دیا ہوا طریقہ ہوتا ہے۔ افراد جب سماجی درجے کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں تب سماجی ڈھانچے میں تبدیل ہوتے ہیں۔ مثلاً خاندان ایک سماجی تشکیل ہے جس میں ماں-باپ، شوہر-بیوی، بیٹا-بیٹی کے رشتے منظّم طور سے ترتیب دیے ہوئے ہیں۔ اسی طرح وہی گروہ ایک ایسی تشکیل ہے جس میں مختلف ذاتوں اور ضمنی ذاتوں کا شمار ہوتا ہے۔

سماجی تشکیلی نظام کی خصوصیات

(1) سماجی درجات کا اجتماع : درجات کا اجتماع سماجی تشکیلی نظام کی پہلی اور ضروری خصوصیت ہے۔کوئی بھی تشکیلی نظام مختلف درجات سے وجود میں آتا ہے۔گروہ یا ادارے کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے ایسے مختلف درجات کا ہونا ضروری ہے۔مختلف درجات کے تقسیم کار کے ذریعے ہی گروہ یا ادارے کا مقصد پورا ہوسکتا ہے۔مثلاً صدر مدرس، مدرس، طالب علم، کارکن، چپراسی (Peon) وغیرہ درجات کی وجہ سے اسکول کا نظام برقرار رہتا ہے۔

(2) سماجی کرداروں کا اجتماع : سماجی کردار سماجی درجہ کا برتاوی پہلو ہے۔درجہ اور کردار ایک سکّے کے دو پہلو ہیں۔کسی بھی نظام کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے یا مقصد کے حصول کے لیے درجہ کے مطابق کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔مثلاً صدر مدرس کا اسکول کا انتظام کرنا، مدرسین کا تعلیمی کام کرنا، کارکنوں کا انتظامی خدمات انجام دینا اور طلباء کو تعلیم حاصل کرنے کا کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔

(3) سماجی معیار : سماجی تشکیلی نظام کو متحرک رکھنے کے لیے سماجی معیار کا ہونا بھی ضروری ہے۔فرد اور گروہ کو درجے کے مطابق کس طرح کردار ادا کرنا اس کی رہنمائی سماجی معیار کرتے ہیں۔سماجی معیار کی غیر موجودگی می سماجی تشکیلی نظام میں بدنظمی پھیلتی ہے اور پورا نظام بکھر جاتا ہے۔مثلاً اسکول میں مدرس کے لیے طے شدہ لیاقت ہونا ضروری ہے۔اسی طرح اسکول میں داخلے، امتحان اور نصاب سے متعلق معیار نہ ہوں تو تعلیم کے مقصد کو پورا کرنے میں رکاوٹ کھڑی ہوتی ہے۔

سماجی تشکیلی نظام کا AGIL ماڈل

ماہر عمرانیات ٹالکوٹ پارسنس کے دیے ہوئے سماجی تشکیلی نظام کے ماڈل کو سماجی نظام کی افعالی ضروریات کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔کسی بھی سماجی نظام کو برقرار رکھنا ہو تو مختلف چار افعالی ضرورتوں کو پورا کرنا چاہیے۔ان چار ضرورتوں کو درجِ ذیل طریقے سے سمجھ سکتے ہیں :

(1) موافقت (Adapatation) (2) مقصد کا حصول (Goal attainment) (3) اتحاد (Integration) (4) تشکیل کا انصرام اور تناؤ کا حل (Latent pattern maintainance and tension management)۔

موافقت (A) — مقصد کا حصول (G)

معاشی نظام	سیاسی نظام
تعلیمی نظام مذہبی نظام خاندانی نظام	قانونی نظام

تشکیل کا انصرام اور تناؤ کا حل (L) — اتحاد (I)

(1) موافقت (Adapatation) : کسی بھی سماج کو برقرار رہنے اور ماڈّی ضرورتوں کی تسکین کے لیے ماڈّی ماحول کے ساتھ موافقت قائم کرنا لازمی ہے۔غذا اور رہائش (خوراک، مکان) انسان کی بنیادی ضروریات ہیں۔ان ضروریات کو پوری کرنے کے لیے سماج میں پیداوار اور تقسیم کا نظام وجود میں آتا ہے۔سماج میں یہ ضرورتیں معاشی نظام پورا کرتا ہے۔اس طرح معاشی نظام کے ذریعے سماج میں موافقت قائم ہوتی ہے۔

(2) مقصود کا حصول (Goal attainment) : ہر نظام کو برقرار رہنے کے لیے کچھ خاص مقاصد طے کرنے پڑتے ہیں۔ ہر طے شدہ مقصد کو

حاصل کرنے کے لیے ہر سماجی نظام میں فیصلہ لینے والا ادارہ یعنی سیاسی نظام ہوتا ہے۔ مقصد طے کرنے میں سیاسی ادارہ اہم رول ادا کرتا ہے۔ سیاسی ادارہ قوانین بنانے اور ان پر عمل کروانے کا کام کرتا ہے۔ موافقت کا مسئلہ جتنی حد تک حل ہوسکتا ہے اسی حد تک مقصد حاصل کرنا آسان بنتا ہے۔

(3) اتحاد (Integration) : اپنا وجود برقرار رکھنے کے لیے ہر سماج کو اپنے داخلی حصوں کے درمیان اتحاد اور قابو قائم کرنا چاہیے۔ سماجی نظام میں قانونی ادارے اور عدالتیں سماجی معیاروں کے عمل کے ذریعے اس ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ سماجی نظام کے تمام ممبران آپس میں ایک دوسرے کو اور تمام نظام کو وفادار رہیں یہ ضروری ہے۔ وفاداری، تعاون، انسلاک اور استعداد کے ذریعے سماجی نظام میں اتحاد قائم ہوتا ہے۔

(4) تشکیل کا انصرام اور تناؤ کا حل (Latent pattern maintenance and tension management) : کسی بھی سماج کو خاص انتظام یا معیار کے انحصار پر اپنا وجود برقرار رکھنا پڑتا ہے۔ اس کے لیے اسے مختلف مسائل حل کرنے پڑتے ہیں۔ تشکیل کے انصرام کے لیے سماج کے ممبران کو درجہ کے مطابق کردار ادا کرنا چاہیے۔ ممبران اپنا کردار اچھی طرح ادا کریں اس لیے ان کو بڑھاوا دینا چاہیے۔

کئی مرتبہ موثر کردار ادا کرتے وقت تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی بار تناؤ محسوس ہوتا ہے جو آپ کو کشمکش کی جانب لے جاتا ہے۔ اس لیے سماج کو اندرونی تناؤ اور کشمکش کا حل کرنے کے لیے راہ نکالنا ضروری ہے۔ یہ کام خاندان کے ادارے کے ذریعے ہوتا ہے۔ تناؤ حل کرنے میں خاندان کے ساتھ مذہب اور تعلیم بھی مدد کرتے ہیں۔

اس طرح پارسنس کا (AGIL) ماڈل سماجی تشکیلی نظام کے چار افعالی مسائل یا ضرورتوں کو حل کرتا ہے۔ نیز سماجی توازن قائم کرتا ہے۔ اس توازن کو قائم کرنے کے لیے مختلف افعالی نظام کام کرتے ہیں جس میں سماجیت اہم افعالی نظام ہے۔ سماجیت (سماج کاری) کے اس افعالی نظام کے ذریعے سماجی قدروں کا انجذاب ہوتا ہے۔ اور سماجی ضابطوں کی ترکیبیں سماج کو متوازن رکھنے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ اس طرح اس سبق میں ہم نے سماجی نظام اور سماجی تشکیلی نظام کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ اس کے لیے ماہرین عمرانیات اور ماہرینِ بشریات کی کی ہوئی تعریفوں کو سمجھا۔ سماجی نظام کی خصوصیات اور پہلوؤں کی معلومات سے ہمیں سماجی تشکیلی نظام کی منظم سمجھ حاصل ہوتی ہے۔ سماج کا نظام اور تشکیلی نظام کئی سرگرمیوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ ان میں مسلسل تبدیلی آتی رہتی ہے۔ اس کی معلومات نئے سبق میں حاصل کریں گے۔

مشق

.1 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے :

(1) سماجی نظام کا مفہوم سمجھا کر اس کی خصوصیات بتائیے۔

(2) سماجی نظام کے پہلوؤں پر بحث کیجیے۔

(3) سماجی تشکیلی نظام کے معنی اور خصوصیات سمجھائیے۔

(4) ٹالکوٹ پارسنس کی سماجی تشکیلی نظام کی افعالی ضروریات سمجھائیے۔

.2 مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے :

(1) سماجی نظام کا مفہوم سمجھائیے۔

3. درج ذیل سوالوں کے جواب دو تین جملوں میں لکھیے :

(1) سماجی نظام کی تعریف لکھیے۔

(2) سماجی تشکیلی نظام کی تعریف دیجیے۔

(3) AGIL ماڈل میں پارسنس نے کن چار افعالی ضروریات کو پیش کیا ہے؟

4. درج ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں دیجیے :

(1) مقصد کے حصول کا مسئلہ کس ادارے کے ذریعے حل ہوتا ہے؟

(2) پارسنس کا دیا ہوا ماڈل کس نام سے پہچانا جاتا ہے؟

(3) ضمنی گروہ کی تعریف دیجیے۔

(4) تشکیل کی کوئی ایک مثال بتائیے۔

5. دیے گئے متبادلات میں سے صحیح متبادل چن کر لکھیے :

(1) انسانی سماج اور جسمانی ڈھانچے کا موازنہ کس نے کیا ہے؟

(A) اوبرٹ مرٹن (B) اگست کانت (C) کارل مارکس (D) ہربرٹ اسپنسر

(2) انسانی ضروریات پر منحصر سماجی نظام کا خیال کس نے پیش کیا؟

(A) ریڈ کلِف براؤن (B) میلی نُووسکی (C) روبرٹ مرٹن (D) ٹالکوٹ پارسنس

(3) سماجی فعل کے ذریعے رونما ہونے والے ضمنی نظام کا خیال کس نے پیش کیا؟

(A) جانسن (B) میکائیور (C) روبرٹ مرٹن (D) ٹالکوٹ پارسنس

(4) ذیل میں سے کون سا گروہ اسکول کا ضمنی گروہ نہیں؟

(A) مدرسین (B) طلباء (C) کارکنان (D) دیہات

سرگرمی

- آپ کے اسکول کے تشکیلی نظام کا چارٹ تیار کیجیے۔
- آپ کے گاؤں یا شہر کے ضمنی گروہوں کی فہرست تیار کیجیے۔

●

4 عمرانی تعمّلات اور سماجی تبدیلی

تمہید

عمرانیات انسان کے سماجی پہلوؤں کا سائنسی طرز سے مطالعہ کرتا ہے۔ عمرانیات سائنس ہونے کی وجہ سے سماجی حادثہ (واقعہ) کو دیکھنے، جانچنے اور سمجھنے کے لیے خاص تصورات، اصول، نظریات اور طریقے کا استعمال کرتا ہے۔

دوستو، آپ کو عمرانیات کا صحیح تعارف حاصل کرنا ہے؟ سماج میں بننے والے حادثات کو دیکھنا سمجھنا ہے؟ تو آپ کو عمرانیاتی تصورات اور اصولوں-نظریات کی سمجھ حاصل کرنا لازمی ہے۔ پہلے آپ نے گروہ، سماجی معیار، سماجی ضابطے جیسے تصورات کی سمجھ حاصل کی۔ اس اکائی میں ہم سماجی تعملات اور تبدیلی کے بارے میں سمجھ حاصل کریں گے۔

اگر آپ کو سماج کے متعلق صحیح علم یا سمجھ حاصل کرنی ہو تو آپ کے ذہن میں کئی سوالات اٹھنے چاہیے۔ مثلاً،

- ایسی کون سی بات ہے کہ جو سماج بناتی ہے؟
- لوگ انسانی تہذیب کی تشکیل کیسے کرتے ہیں؟
- سماج میں پیچیدہ نظام کیسے بنتا ہے؟
- سماج میں حرکت کیوں دیکھی جاسکتی ہے؟
- لوگ اپنی ضروریات کیسے پوری کرتے ہیں؟

عمرانی تعمل کی تعریف

میکائیور : ''عمرانی ترکیب ایسی بات ہے جس کے ذریعے گروہ کے ممبران کے تعلقات قائم ہوتے ہیں اور اپنی خاص صورت اختیار کرتے ہیں۔ سماجی تعمل مسلسل تغیر پذیر ہے یعنی کہ تعلقات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔''

میکس لرنر : ''عمرانی تعملات کی بنیاد میں رفتار، تبدیلی کا بہاؤ اور سماج میں مسلسل تبدیلی متوقع ہے۔ سماجی تعمل کے ذریعے سے ہی سماج میں مختلف افراد اپنے مقصد کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔''

عمرانی تعمل تمدنی اختلاف کے ساتھ جڑی ہوئی ہے جس سے ہر سماج کی شکل مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً آدی باسی سماج، مغربی سماج۔

سماجی فعل

سماجی فعل کی تعریف ایک قسم کا ڈھانچہ (Conceptual Scheme) ہونے کی وجہ سے اس کے ذریعے ہم کسی بھی واقعہ یا سماجی تبدیلی کو سمجھا سکتے ہیں۔ سبھی افعال ایک خاص مفہوم کے ذریعے سماجی دنیا کی تشکیل کرتے ہیں۔ سماجی فعل کا خیال میکس ویبر نے دیا ہے۔ میکس ویبر کے مطابق ''عمرانیات فعل کا سائنسی طرز سے معنی خیز فہم حاصل کرنے والا سائنس ہے۔'' ان کے مطابق دیگر افراد کے اثر سے فرد جو معنی خیز فعل کرتا ہے وہ سماجی فعل ہے۔

سماجی فعل

انسان کے سماجی فعل کے ذریعے ہی سماج سرگرم عمل رہتا ہے۔ فرد جب کسی خاص مقصد کو مدنظر رکھ کر کسی حوالے سے فعل کرتا ہے تب سماجی فعل بنتا ہے۔ مثلاً آئندہ امتحان میں بہترین نتائج لانے کے لیے باقاعدگی سے مطالعہ میں اضافہ کرنے کا طالبِ علم کا برتاؤ۔

پارسنس کے مطابق، ''فرد کا بامقصد عمل سماجی فعل ہے جو سماجی نظام کی تشکیل کرتا ہے۔'' مثلاً ڈگری حاصل کرنے کے لیے کالج میں داخلہ لینا۔ مختصراً سماجی فعل یعنی ایک دوسرے سے متاثر ہو، ردعمل کے طور پر ہو، فعل کے حوالے سے ہو، معنی خیز ہو اور دوسرے فرد یا افراد کے متعلق ہو نیز فعل کرنے والے فرد نے اس کا مفہوم دیا ہو۔

سماجی فعل کے عناصر

پارسنس نے سماجی فعل کے چار عناصر پیش کیے ہیں جو درجِ ذیل ہیں :

(1) خود یا فاعل (2) مقصد یا نصب العین (3) شرطیں یا حالات (4) وسائل۔

پارسنس کے مطابق سماجی فعل کرنے والے کسی بھی فرد کے فعل میں یہ چار عناصر باہمی طور سے لازمی طور سے رول ادا کرتے ہیں۔ انسانی برتاؤ کو سمجھنے کے لیے ان عناصر کو سمجھنا ضروری ہے۔

(1) خود یا فاعل : فعل کی اہم قوتِ متحرکہ ''خود'' ہے۔ فعل کرنے والا صرف انسانی جسم نہیں لیکن وہ سماجی انسان ہے۔ وہ فرد خود صرف جسم نہیں۔ ہر انسان کی اپنی الگ پہچان ہوتی ہے۔ فرد خود ایک الگ اکائی ہے۔ فرد سماجی شعور اور ذہنی شعور رکھتا ہے۔

''خود'' کو ہم شخصیت یا کردار بھی کہہ سکتے ہیں۔ فرد کی شخصیت سرگرمیوں (عمل) اور ردعمل کا مرکز ہے۔ فرد یا ''خود'' کام کرنے کے لیے جسم کو وسیلہ کے طور پر یا شرط کے طور پر استعمال کرتا ہے اور اس کے ذریعہ مقصد حاصل کرتا ہے۔ فعل کرنے والا ''خود'' ہے اور خود کی تشکیل سماج کرتا ہے۔

فاعل کا ''خود'' (اَنا) افراد کو، چیزوں کو یا حالات کو کس شکل میں دیکھے گا ؟ اس کا معنی کیا سمجھے گا ؟ اسی پر اس کے برتاؤ کا اہم انحصار ہے۔ یعنی ''خود'' کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ کیوں کہ اس سے وہ دنیا کا ادراک کیسے کرتا ہے؟ وہ کیا سوچتا ہے؟ جیسی ذاتی باتیں جاننے کو ملتی ہے۔ مثلاً مردوں کا عورتوں کو دیکھنے کا نظریہ۔

(2) مقصد یا نصب العین : مقصد فرد کے خود کا تصور یا قیاس ہے۔ مقصد میں مستقبل کی بات شامل ہے۔ مقصد یعنی زمانۂ حال میں وجود نہ رکھنے والے ایسے مستقبل کے حالات جنہیں تصور کے ذریعے جانا جاسکتا ہے اور کوشش اور عہد کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ہر سماجی فعل مقصد پر مبنی ہے۔ فرد کے برتاؤ کو سمجھنے میں مقصد اہم ہے۔ فاعل کے سماج کی قدریں اور قوانین اس کے مقصد کی پسندگی پر اثر کرتے ہیں۔ مثلاً جین یا برہمن نوجوان قتل خانے میں ملازمت نہیں کرے گا۔ مقصد انسانی خیال، لین دین پر مسلسل اثر کرتا ہے۔ مقصد کو حاصل کرنے کے لیے انسان ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔ انسانی برتاؤ کے لیے وہ محرک ہے۔ مقصد فرد کے لیے ترغیب دینے والا اور ترغیب ہے۔ مثلاً امتحان میں اول آنے کے لیے طالبِ علم سب کچھ بھول کر مطالعہ میں لگ جاتا ہے۔ افراد کے مقاصد طے کرنے میں نجی قدریں، ضروریات، معیار اور سماجی-تہذیبی قدریں اہم رول ادا کرتی ہیں۔

شرائط یا حالات : جن رکاوٹوں کو پار نہیں کیا جاسکتا انہیں شرط کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ حالات یا شرائط ایسی بات ہے جسے پار کیے بغیر مقصد حاصل نہ ہوسکے۔ مقصد کے حصول کے لیے جس طرح ارادہ اور کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح مقصد کے حصول کی راہ میں آنے والی باتوں کو پار کرنے یا ان کا سامنا کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً ڈگری حاصل کرنے کے لیے 3 سال گزارنے ہی پڑتے ہیں۔ فرد کو آسانی سے مقصد حاصل نہیں ہوتا، اس کو مقصد حاصل کرنے میں کئی رکاوٹیں آتی ہیں۔ یہ رکاوٹیں فرد دور نہ کرسکے اسے شرائط کہہ سکتے ہیں۔ یہ شرائط فرد کے کام کے لیے حدود طے کرتی ہیں۔ شرطیں جسم کے اندر یا باہر ہوسکتی ہیں۔ مقصد کے حصول میں رکاوٹیں تین طرح کی ہوسکتی ہیں :

(a) **فاعل کی جسمانی طاقت** : پائلٹ بننا ہو لیکن آنکھیں کمزور ہوں، بہرہ پن ہو۔

(b) **جغرافیائی ماحول** : معین وقت پر پہنچنا ہو اور آندھی کے ساتھ بارش ہو۔

(c) سماجی ماحول :

اس طرح مقصد کے حصول کے لیے تین طرح کی شرطوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کو کئی بار آلات کے طور پر بھی پہچانا جاتا ہے۔

(4) آلات : آلات یعنی فرد کے حالات کا ایسا پہلو یا عوامل کہ جن پر ان کا قابو ہوتا ہے اور وہ مقصد کے حصول میں مددگار ثابت ہوں۔ آلات مقصد کے حصول کے لیے ضروری ہیں۔ آلات کی شکل سادہ یا پیچیدہ ہوسکتی ہے۔ مثلاً لکھنے کے لیے پین، معلومات پہنچانے کے لیے فون۔ کسی بھی مقصد کو پورا کرنے کے لیے مقصد کے مطابق آلات ضروری ہوجاتے ہیں۔ کبھی کبھی کئی آلات میں سے ایک کو پسند کرنا پڑتا ہے، اس وقت غلطی ہوجائے تو مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ کسی ایک حالت میں آلات ایسی چیز بن جاتے ہیں جن کے بغیر گزارا ممکن نہ ہو۔ کسی ایک کے لیے جو آلات ہوں وہی دیگر کے لیے حالات بن جاتے ہیں۔

فعل کے لیے چاروں عناصر لازمی ہیں۔ کسی ایک کی غیر موجودگی سماجی فعل ہونے نہیں دیتی۔

سماجی داخلی فعل (Social Interaction)

سماج میں انسان ایک دوسرے کے ساتھ کئی طرح سے ربط میں آتے ہیں۔ جیسے کہ دکاندار-گاہک، مالک-نوکر، مدرس-طالب علم وغیرہ۔ ایسے مختلف سماجی تعلقات ایک دوسرے کے ساتھ مل کر سماج کی تشکیل ہوتی ہے۔ آپس میں سماجی تعلقات میں باہمی سماجی فعل کی خاص قسم کی طرز ہوتی ہے۔ سماجی تعلقات میں ظاہر ہونے والے خاص طرح کی شکلوں کا علم سماج کے متعلق سمجھ حاصل کرنے میں بہت اہم ہیں۔

سماجی داخلی فعل کا خیال سماجی فعل کے حوالے سے ہی سمجھا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ وہ باہمی عمل ہے۔ سماجی داخلی فعل یعنی دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان باہمی سماجی عمل ہے۔ ''فرد-فرد، فرد-گروہ، گروہ-گروہ کے درمیان شعوری طور سے ہونے والے معنی خیز عمل کو سماجی داخلی فعل کہتے ہیں۔ مثلاً دو دوستوں کی بات چیت، مدرس اور طالب علموں کے درمیان سوال و جواب کے ذریعے بحث۔

سماجی داخلی فعل کی وضاحت کرتے ہوئے ڈیوس کہتے ہیں کہ سماجی داخلی فعل کے لیے رابطہ ہونا ضروری ہے۔ اور رابطہ (Contact) کے لیے مادّی یا احساس پہنچانے والے ذرائع کی ضرورت پڑتی ہے۔ یعنی کہ سماجی داخلی فعل میں باہمی عمل کرتے وقت افراد یا گروہ کسی وسیلے یا ذرائع کا استعمال کرتے ہیں۔ ایسا ذریعہ زبان، بولی، حرکات وسکنات، تاثرات یا کسی بھی قسم کی جسمانی زبان (Body Language) ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ ریڈیو، ٹی۔وی، اخبارات، فلمیں، ذرائع ابلاغ جیسے آلات کا بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ حالانکہ ایسے ذرائع سماجی مفہوم رکھنے والے ہونے چاہئیں۔

سماجی داخلی فعل کی تعریف : سوروکین کے مطابق ''دو سماجی داخلی فعل ایسا واقعہ ہے جس میں ایک پارٹی دوسری پارٹی کے بیرونی عمل یا ذہنی زندگی پر اثر کرتا ہے۔''

سماجی داخلی فعل

مندرجہ بالا تعریفوں پر سے داخلی فعل کا مفہوم بناتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ، ''کوئی بھی دو یا دو سے زیادہ افراد یا گروہ براہِ راست یا بالواسطہ طریقے سے ذرائع ابلاغ کے ذریعے ایک دوسرے کے اندرونی اور بیرونی برتاؤ پر اثر کرتے ہوں ایسے واقعات کو سماجی داخلی فعل کہتے ہیں۔ مثلاً مدرس طالبِ علم کو سکھائیں، دو افراد جھگڑا کریں وغیرہ۔

سماجی داخلی فعل کی خصوصیات : سماجی داخلی فعل کو سمجھنے کے لیے اس کی خصوصیات سمجھنا ضروری ہے۔ جو درج ذیل ہیں :

(1) دو یا دو سے زیادہ گروہ (2) ذرائع (3) باہمی اثر۔

(1) دو یا دو سے زیادہ گروہ : سماجی داخلی فعل ایک فرد سے نہیں ہوتا۔ اس کے لیے کم سے کم دو افراد یا گروہ کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے کہ شوہر-بیوی کے بیچ ہونے والا عمل دو فرد کے درمیان ہونے والا عمل ہے۔ جب کہ طالبِ علم اور مدرس نیز مصنف اور قارئین کے درمیان ہونے والا عمل فرد-گروہ کے درمیان ہونے والا عمل ہے۔ دو کرکٹ ٹیم کے درمیان ہونے والا عمل گروہ-گروہ کے درمیان ہونے والا داخلی فعل ہے۔ داخلی فعل روبرو یا براہِ راست بھی ہوسکتا ہے نیز دور رہنے والے لوگوں کے ساتھ بالواسطہ طور سے بھی ہوسکتا ہے جس میں ترسیل کے ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے۔

(2) ذرائع : صرف دو گروہ سے داخلی فعل ممکن نہیں لیکن آپس میں اثر پیدا کرنے کے لیے کسی وسیلہ یا ذرائع کا ہونا ضروری ہے۔ جس میں زبانی بات چیت، تاثرات یا تصاویر کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً بہرے گونگے افراد کے درمیان ہونے والا عمل اور ردعمل۔ داخلی فعل جس وسیلہ کے ذریعہ ہو رہا ہو وہ سماجی معنی رکھتا ہونا چاہیے۔ وسیلہ یا ذرائع کے ذریعہ ظاہر ہونے والے مفہوم، جذبات، احساسات وغیرہ سب سمجھتے ہونے چاہیے۔ مثلاً قومی جھنڈا، ریڈ کروس وغیرہ۔

(3) باہمی اثر : سماجی داخلی فعل اثر پیدا کرنے والا واقعہ ہے جس میں فرد یا گروہ پر بولی، زبان، کتابیں، ٹی۔وی، فلموں کے ذریعے اثرات ہوتے ہیں۔ جو بیرونی برتاؤ کے ذریعہ ہوسکتے ہیں نیز نظریہ، عقیدہ، مفاد، توقع جیسی اندرونی شکل میں بھی ہوسکتا ہے۔ مثلاً شاگرد مدرس کو سلام کرے تو مدرس کے دل میں شاگرد کے لیے جذبہ پیدا ہوتا ہے، یہ اندرونی فعل ہے۔

مختصراً داخلی فعل ایک باہمی سرگرمی ہے، باہمی اثر کرنے والا عمل ہے اور ایک دوسرے پر منحصر ہے۔

سماجی داخلی فعل کی شکلیں-قسمیں

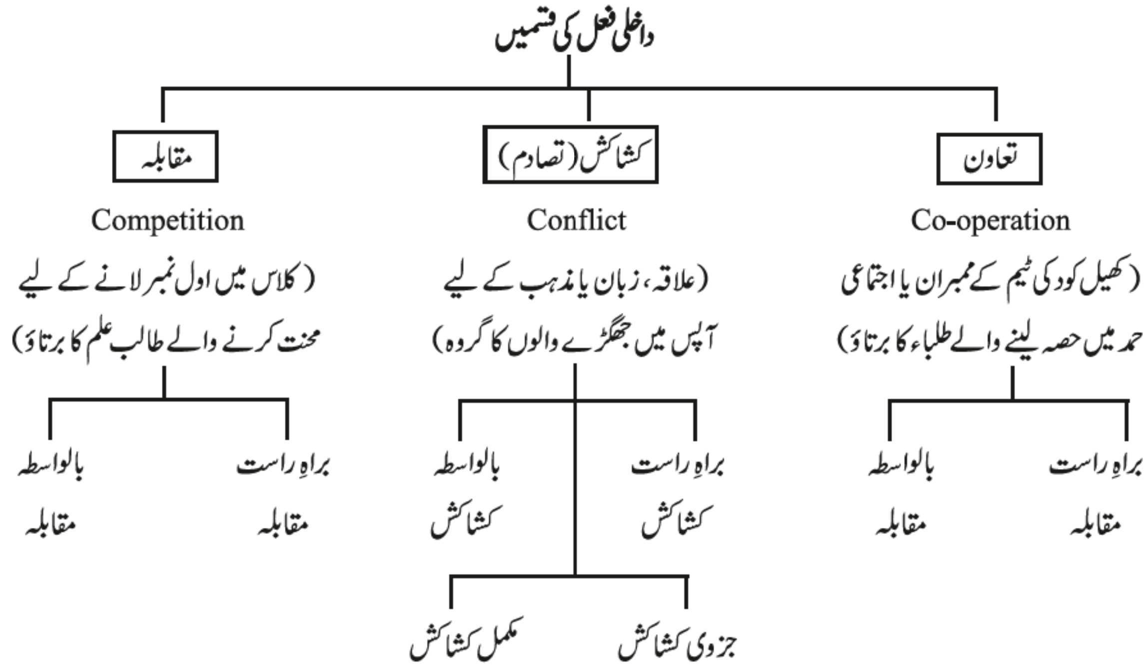

ڈیوڈ نے سماجی داخلی فعل کی تین قسمیں بتائی ہیں : (1) تعاون (2) مقابلہ (3) کشاکش (تصادم)۔

(1) تعاون : تعاون کے بنا سماجی زندگی یا اجتماعی زندگی ممکن نہیں۔ تعاون انسانی زندگی کا ہمہ گیر سماجی عمل ہے۔ تعاون ایک ایسا عمل ہے جس میں ایک قابل قبول مقصد کے حصول کے لیے سب ساتھ مل کر سرگرمی کرتے ہیں، مثلاً ہاکی ٹیم کے کھلاڑی۔ جب انسان اس وسیلہ (ذرائع) یا چیز کو حاصل کرنا چاہتے ہوں اور ان کی تعداد کم ہو تب ایک دوسرے کے تعاون سے مشترکہ طور پر آلات کا استعمال کرتے ہیں، مثلاً سواریوں کا استعمال۔

انسان اپنی مختلف ضرورتیں کبھی بھی اکیلا پوری نہیں کرسکتا۔ اس لیے اسے دوسروں کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس سے تعاون کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ آپس میں مدد کرنے کا خیال ہر سماج یا گروہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ سماج کاری کے ذریعے فرد میں ان عادتوں - برتاؤ کی تشکیل ہوتی ہے۔ اس طرح تعاون سیکھا ہوا برتاؤ ہے۔

تعریف : فیر چائلڈ کے مطابق تعاون، ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے فرد یا گروہ اپنی کوششوں سے یکساں مقصد حاصل کرنے کے لیے کام کرتے ہیں۔

درجِ ذیل تصویر میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ تمام افراد ایک دوسرے کے تعاون سے دنیا کی ریکارڈ قائم کرنے والی جلیبی بنا رہے ہیں۔

تعاون

تعاون کی قسمیں : میکائیور نے تعاون کی دو قسمیں بتائی ہیں :

(الف) براہِ راست تعاون : کسی بھی فرد یا گروہ کے مقصد کے حصول میں دوسرا فرد یا گروہ براہِ راست طریقے سے مدد کرے اسے براہِ راست تعاون کہتے ہیں۔ مقصد کو حاصل کرنے کی سیدھی اور مشترکہ کوشش کرے اسے تعاون کہتے ہیں۔ مثلاً بچّے ساتھ مل کر کوئی کھیل کھیلیں، مزدور مل کر وزن دار چیز اٹھالیں، بنیادی گروہ ہوں میں براہِ راست تعاون مرکز میں ہوتا ہے۔ براہِ راست تعاون کو بلاواسطہ تعاون بھی کہا جاتا ہے۔ براہِ راست تعاون انسان کو سماجی - ذہنی تسکین بخشتا ہے۔

(ب) بالواسطہ تعاون : کسی ایک مقصد کے لیے دو یا دو سے زیادہ پارٹیاں تقسیم عمل کے طور پر ایک دوسرے کو مددگار ثابت ہوں تب اسے

بالواسطہ تعاون کہتے ہیں۔ اس قسم کے تعاون میں مختلف افراد مختلف سرگرمیاں کرتے ہیں جس میں سرگرمیوں کی تقسیم اور تخصیص ہوتی ہے۔ مثلاً اسکول میں مدرس پڑھاتے ہیں، چپراسی (Peon) گھنٹی بجاتے ہیں، صدر مدرس انتظام سنبھالتے ہیں۔

بعید کے گروہوں میں بالواسطہ تعاون دیکھا جا سکتا ہے۔ بالواسطہ تعاون جدید صنعتی سماج کی خصوصیت بن جاتی ہے اور ایک قسم کے اکیلے پن کا احساس کراتا ہے۔ تو کبھی ذہنی مسائل بھی پیدا کرتا ہے۔

مقابلہ : مقابلہ داخلی فعل کی ایسی شکل ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ پارٹیوں کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے لیکن ہر پارٹی ایک دوسرے سے پہلے مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کو حصولِ مقصد سے محروم رکھ کر مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مثلاً بورڈ کے امتحانات میں اوّل آنے کا مقابلہ۔ تصویر میں بتائے جانے کے مطابق دوڑ کے مقابلے میں حریف/کھلاڑی اپنے مقصد کو مدنظر رکھ کر مقابلہ میں حصّہ لیتے ہیں۔ جب مقصد کی کمی (قلت) ہو اور اس کو حاصل کرنے والے افراد یا گروہ مزید ہوں تب مقابلہ کی صورتِ حال پیدا ہوتی ہے۔ مقابلہ کشاکش کا سُدھرا ہوا روپ ہے۔ مقابلہ کے لیے اصول ہوتے ہیں۔ اگر اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو وہ مقابلہ نہیں رہتا۔ وہ مقابلہ کشاکش میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ مثلاً الیکشن لڑنے والے مختلف پارٹی کے امیدوار۔

فیرچائلڈ کے مطابق ''مقابہ یعنی محدود (کم) چیزوں کے استعمال یا حقوق کے لیے کی جانے والی کوششیں'' مثلاً ورلڈ کپ حاصل کرنے کے لیے کھیلنے والی ٹیمیں۔

مقابلہ

مقابلہ کی قسمیں :

(الف) براہِ راست مقابلہ : جس مقابلے میں دونوں پارٹیاں ماڈی یا جسمانی طور پر قریب ہوں روبرو رابطے رکھتی ہوں یا دونوں پارٹیاں ایک دوسرے سے باخبر ہوں۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اصولوں کی پابند رہ کر منظور کردہ وسائل کے ذریعے ایک دوسرے سے پہلے مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرے اسے براہِ راست مقابلہ کہتے ہیں۔ جیسے کہ، کلاس میں اول نمبر لانے کا مقابلہ، دوڑ میں نمبر لانے کا مقابلہ۔

(ب) بالواسطہ مقابلہ : حریف ایک دوسرے سے ناآشنا ہوں، روبرو رابطہ بھی نہ ہو، ایک دوسرے کی حاضری سے بے خبر ہوں اس کے باوجود ایک دوسرے سے پہلے مقصد حاصل کرنے کی کوششیں کرتے ہوں اسے بالواسطہ مقابلہ کہتے ہیں۔ مثلاً بازار کی حریفائی، بینک یا پبلک سروس میں ملازمت حاصل کرنے کے لیے امتحان دینے والے امیدوار۔

لوگ دوسروں سے زیادہ عزت یا شہرت یا درجہ حاصل کرنے کی کوشش کریں وہ بالواسطہ مقابلہ کی مثال ہے۔

(3) کشاکش (تصادم) : جب دو یا دو سے زیادہ گروہ ایک ہی مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس میں ہر پارٹی دوسری پارٹی کی مرضی کے خلاف جا کر بھی اسے مقصد سے محروم رکھنے یا قابو میں رکھنے یا نقصان پہنچانے یا اس کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرے اسے کشاکش کہتے ہیں۔ مثلاً اقتدار حاصل کرنے کے لیے ہونے والے الیکشن کی جنگ۔

انسانی ارتقاء

میکائیور اور پیج کشاکش کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''جب انسان ایک ہی قلت والے مقاصد کے حصول کے لیے ایک دوسرے کا مقابلہ کرے، ایک دوسرے کو نقصان پہنچا کر آمنے سامنے آئیں تب اسے سماجی کشاکش کہتے ہیں۔'' مثلاً ذات پات کی کشاکش۔

مختصر میں کشاکش ایک ہی مقصد کے حصول ک لیے دو پارٹیوں کی باہمی مخالفت کی سرگرمی ہے۔

کشاکش کی قسمیں :

(الف) براہِ راست اور بالواسطہ کشاکش : ایک ہی مقصد کو حاصل کرنے کے یے دونوں پارٹیاں آپس میں سیدھے طور پر رکاوٹ ڈالیں، ایک دوسرے کو نیچا دکھائیں، ایک دوسرے کو ختم کرنے کے لیے جسمانی قوت کا استعمال کریں تب اس قسم کی کشاکش کو براہِ راست کشاکش کہتے ہیں۔ مثلاً دو افراد کے درمیان مار پیٹ، بحث یا دو سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کو نیچے دکھائیں۔

ایک ہی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے دونوں پارٹیاں بالواسطہ طور پر رکاوٹ پیدا کرتی ہیں جس سے وہ مقصد حاصل نہ کر سکے اسے بالواسطہ کشاکش کہتے ہیں۔ مثلاً دو کمپنیوں کے درمیان اشتہار کی جنگ۔

(ب) جزوی کشاکش، مکمل کشاکش: دو پارٹیاں ایک ہی مقصد حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کے خلاف سرگرمی کرتی ہیں اور ان پارٹیوں کے درمیان معاہدہ یا صلح ممکن ہو تو ایسی کشاکش کو جزوی کشاکش کہتے ہیں۔ مثلاً مزدوروں اور مالک کے درمیان کی کشاکش معاہدہ کے ذریعے حل کی جا سکتی ہے۔

جب دونوں پارٹیاں سامنے والی پارٹی کو ختم کرنے کی کوشش کریں یعنی کہ دونوں کے درمیان معاہدہ یا صلح ممکن نہ ہو تو دونوں پارٹیاں مقصد کے حصول کے لیے ایک دوسرے پر ذہنی یا جسمانی قوت کا استعمال کرتی ہے تب اسے مکمل کشاکش کہتے ہیں۔ مثلاً دو ملکوں کے درمیان ہونے والی جنگ۔ براہِ راست یا بالواسطہ، جزوی یا مکمل کشاکش، منفرد یا طبقاتی کشاکش بھی ہو سکتی ہے اور پھر داخلی یا خارجی کشاکش بھی ہو سکتی ہے۔

(ج) منفرد یا طبقاتی (اجتماعی) کشاکش : دو افراد کے درمیان کی کشاکش انفرادی کشاکش ہے۔ مثلاً شوہر-بیوی کے درمیان اور دو دوستوں کے درمیان کی کشاکش۔

جب دو گروہوں کے درمیان کشاکش ہو تو اسے طبقاتی کشاکش کہتے ہیں۔ مثلاً دو ذاتوں کے درمیان کی کشاکش۔ یہ دونوں کشاکش براہِ راست یا بالواسطہ بھی ہو سکتی ہے یا جزوی اور مکمل بھی ہو سکتی ہے۔

(د) داخلی اور خارجی کشاکش : کسی گروہ کے ممبروں کے درمیان آپس میں براہِ راست یا بالواسطہ کشاکش ہو تب ایسی کشاکش کو داخلی کشاکش کہتے ہیں۔ مثلاً خاندان میں باپ بیٹے کے دریان کشاکش۔ جب ایک گروہ کی دوسرے گروہ کے ساتھ کشاکش ہو اسے خارجی کشاکش کہتے ہیں۔ مثلاً قومی فسادات۔

ہر کشاکش کی مقدار میں فرق ہوتا ہے۔ اس میں عدم تعاون سے لے کر نہ بولنے سے شروع کر کے ایک دوسرے کو ختم کرنے تک جیسی تشدّد آمیز کشاکش کا اظہار ہوتا ہے۔

سماجی حرکت پذیری (Social Mobility)

سماجی حرکت پذیری سطحی تشکیل میں فرد یا گروہ کے مقام کی نشاندہی کرنے والا عمل ہے۔ ہر سماج میں، آبادی میں، اقتصادی-سیاسی حالات میں نیز سماجی علاقوں میں کم یا زیادہ مقدار میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ سماجی تشکیل کو زندہ رکھنے کے لیے ان تبدیلیوں کے ساتھ موافقت قائم رکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اسی میں سے سماجی حرکت پذیری کا عمل رونما ہوتا ہے۔

ماہرینِ عمرانیات سماجی تشکیل کے کھلے پن کا اندازہ نکالنے کے لیے سماجی حرکت پذیری کا مطالعہ کرتے ہیں۔ سماجی حرکت پذیری سماج میں رہتے ہوئے مواقع اور قلت کی نشاندہی کرتی ہے۔ وہ ایک سماجی درجے میں سے دوسرے سماجی درجے کی طرف حرکت کرتی ہے۔

سماجی حرکت پذیری کی تعریف

سوروکین کے مطابق، ''فرد، سماجی چیز (Social object) یا قدروں کا ایک سماجی مقام میں سے دوسرے سماجی مقام میں منتقل ہونا یعنی سماجی حرکت پذیری۔''

کمبول ینگ کے مطابق، ''سماجی حرکت پذیری یعنی طبقہ، رتبہ یا شہرت کی ترتیب میں اوپر یا نیچے کی طرف حرکت۔''

مختصر میں سماجی حرکت پذیری صعودی یا نزولی تبدیلی والی حالت ہے۔

سماجی حرکت پذیری کی خصوصیات

(1) **ہمہ گیری** : سماجی حرکت پذیری پر سطحی تشکیل والے سماج میں دیکھی جاسکتی ہے۔ چاہے وہ درجہ پر منحصر ہو یا ذات پات پر منحصر سماجی نظام ہو۔ ہندوستانی سماجی حرکت پذیری میں ذات پات پر منحصر سماج ہونے کے باوجود سماجی حرکت پذیری دیکھی جاسکتی ہے۔ مثلاً دنیا کے تمام سماج میں عورتوں کے مقام میں آنے والی تبدیلی۔ مختصراً سماجی حرکت پذیری کا عمل ہمہ گیر دیکھا جاسکتا ہے۔

(2) **مقدار میں فرق** : ہر سماج میں سماجی حرکت پذیری کی مقدار یا تناسب یکساں نہیں ہوتا۔ ایک ہی سماج میں بھی ہر وقت تناسب یکساں نہیں رہتا۔ مثلاً عہد وسطیٰ میں سماجی حرکت پذیری آہستہ تھی لیکن جدید دور میں زیادہ دیکھی جاسکتی ہے۔ ذات پات کے نظام کی بجائے طبقاتی نظام والے سماج میں سماجی حرکت پذیری زیادہ دیکھی جاسکتی ہے۔ اس طرح سماج اور وقت کے مطابق مقدار میں فرق دیکھا جاسکتا ہے۔

(3) **درجہ میں بدلاؤ لانے والا عمل** : سماجی حرکت پذیری میں فرد یا گروہ کے مقام میں تبدیلی اور بدلاؤ آتا ہے۔ یا تو درجہ بلند ہوتا ہے یا پست ہوتا ہے۔ مختصر میں سماجی حرکت پذیری فرد یا گروہ کا اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر کی جانب نقل وحرکت (Circulation) کو ظاہر کرنے والا عمل ہے۔

سماجی حرکت پذیری کی قسمیں

(1) **اُفقی حرکت پذیری** : بروم اور سیلزنک کے مطابق، ''ایک مقام سے مساوی درجہ کے دوسرے مقام پر منتقل ہونا یعنی افقی حرکت پذیری''۔ فرد یا گروہ کا مقام بدل جائے لیکن اس کے معیار یا درجہ میں کوئی بدلاؤ نہ ہو ایسی حرکت پذیری کو آڑی حرکت پذیری کہتے ہیں۔

مثلاً، ایک مدرس ایک اسکول چھوڑ کر دوسرے اسکول میں جائے۔ آڑی حرکت پذیری میں فرد یا گروہ کا مقام بدلتا ہے مگر اس کی عزت، آمدنی یا اقتدار میں خاص فرق یا تبدیلی نہیں آتی۔ مثلاً IAS افسر کو صحت کے شعبہ میں سے تعلیمی شعبہ میں رکھا جائے۔ ہندوستان میں ذات پات میں حرکت پذیری اُفقی حرکت پذیری کی مثال ہے۔

(2) **کھڑی حرکت پذیری** : عمودی حرکت پذیری اُفقی حرکت پذیری سے مختلف خیال ہے۔ جب فرد یا گروہ کے مقام میں تبدیلی کے ساتھ اس کا معیار بھی بدل جائے ایسی حرکت پذیری کو عمودی حرکت پذیری کہتے ہیں۔ مثلاً کارکن میں سے پروفیسر بنے۔ عمودی حرکت پذیری میں فرد یا گروہ کا مقام بدلنے کے ساتھ ساتھ عزت، آمدنی، اقتدار میں قابلِ ذکر تبدیلی آتی ہے۔

عمودی حرکت پذیری کی سمت کے مطابق اس کی دو ذیلی قسمیں ہیں : (الف) صعودی عمودی حرکت پذیری (ب) نزولی عمودی حرکت پذیری۔

(الف) صعودی عمودی حرکت پذیری : مرد یا گروہ کے مقام میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس کے معیار میں بھی تبدیلی آئے اور بنیادی معیار سے اوپر کے معیار میں مقام حاصل ہو اسے صعودی عمودی حرکت پذیری کہتے ہیں۔صعودی عمودی حرکت پذیری کی دو صورتیں ہیں :

(I) انفرادی صعودی حرکت پذیری : نچلے درجے کا کوئی فرد اپنے درجہ میں سے اونچے درجے میں داخل ہو اسے انفرادی صعودی حرکت پذیری کہتے ہیں۔مثلاً کوئی چپراسی (peon) میں سے کلرک بنے۔

(II) گروہی صعودی حرکت پذیری : نچلے درجے کے افراد کو کوئی گروہ اونچے درجے میں داخل ہو اسے گروہی صعودی حرکت پذیری کہتے ہیں۔ اس طرح کی حرکت پذیری میں نچلے درجے کا کوئی گروہ قابلِ ذکر اونچا درجہ حاصل کرتا ہے۔مثلاً دورِ حاضر میں اداکار-اداکارہ کا درجہ۔

(ب) نزولی عمودی حرکت پذیری : یہ حرکت پذیری صعودی حرکت پذیری سے مخالف ہے۔ اس میں مقام بدلنے کے ساتھ درجہ اپنے بنیادی مقام سے نیچا جاتا ہے۔ اس طرح کی حرکت پذیری میں فرد یا گروہ بنیادی درجہ میں سے نیچے درجے میں منتقل ہوتے ہیں۔نزولی عمودی حرکت پذیری کی دو صورتیں ہیں :

(I) انفرادی نزولی حرکت پذیری : کوئی فرد اونچے سماجی درجے میں سے نچلے سماجی درجے میں داخل ہو تو اسے انفرادی نزولی حرکت پذیری کہتے ہیں۔ اس حرکت پذیری میں پورا گروہ نہیں بلکہ فرد کا درجہ نیچا ہوتا ہے مثلاً کوئی کروڑ پتی سڑک پر آجائے، کوئی صنعت کار غریب بن جائے۔ یہاں صرف اس کا درجہ نیچا ہوتا ہے سبھی صنعت کاروں کا نہیں۔

(II) گروہی نزولی حرکت پذیری : جب کوئی گروہ اونچے سماجی درجے میں سے نیچے سماجی درجے میں داخل ہو اسے گروہی نزولی حرکت پذیری کہتے ہیں۔ اس میں پورے گروہ کا درجہ نیچا ہوتا ہے۔مثلاً پہلے برہمنوں کا درجہ یا مقام اونچا تھا جو آج کم ہوتا جارہا ہے۔

اس طرح، کوئی بھی سماج سماجی حرکت پذیری سے آزاد نہیں۔ اس میں اُفقی یا عمودی حرکت پذیری چلتی رہتی ہے۔

سماجی تبدیلی (Social Change)

انسان ہمیشہ تبدیلی چاہتا ہے۔صرف انسانی سماج ہی نہیں بلکہ قدرت بھی ساکت نہیں۔ تبدیلی کا عمل مسلسل چلتا رہتا ہے۔تسلسل اور تبدیلی ہر سماج کی خصوصیت ہے۔ ہر سماج مسلسل تبدیلی کے عمل میں سے گزرتا ہے۔ کوئی بھی سماج مکمل ساکت نہیں رہتا۔ فرد-فرد کے درمیان تعلقات، اس میں سے بننے والی گروہی تشکیل، مقاصد - درجے کا کردار، معیار، قدریں وغیرہ جیسے سماجی تشکیلی نظام کے حصوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو سماجی تبدیلی کہتے ہیں۔ بدلتے ہوئے حالات میں طرزِ نظام کو قائم رکھنے کے لیے موافقت کرنی پڑتی ہے۔ جس میں سے تبدیلی رونما ہوتی ہے۔مثلاً دورِ حاضر میں اقتداری نظام۔

سماجی تبدیلی ایک ٹھوس حقیقت ہے۔ سماجی تبدیلی سماج یا سماجی زندگی کی طرز میں تبدیلی ظاہر کرتی ہے۔ سماجی تبدیلی ہر سماج کی خصوصیت میں شامل ہے۔ اس کے باوجود تبدیلی کی مقدار اور ہیئت میں فرق دیکھا جاسکتا ہے۔ مُورے کے مطابق دورِ جدید میں آئی ہوئی تبدیلی سب سے تیز رفتار ہے۔ سماجی تبدیلی نئے مفہوم اور قدریں عمودی کرتی ہے۔مختصراً سماجی تبدیلی انسان کے تجربے اور احساس کا واقعہ ہے۔

سماجی تبدیلی کا مفہوم (تعریف) :

ڈیوس کے مطابق، ''سماجی تنظیم یعنی کہ سماجی تشکیلی نظام اور کاموں میں آنے والی تبدیلی یعنی سماجی تبدیلی''۔ مثلاً مشترکہ خاندان میں سے غیر مشترکہ خاندان۔

میکائیور اور پیج کے مطابق، ''سماجی تعلقات کے تانے بانے میں آنے والی تبدیلی یعنی سماجی تبدیلی۔'' مثلاً شوہر-بیوی کے تعلقات میں تبدیلی۔

جانسن کے مطابق، ''سماجی تشکیلی نظام نیز قدریں، عقائد، رجحانات میں آنے والی تبدیلی یعنی سماجی تبدیلی۔'' مثلاً بھارت میں غیر فرقہ واریت کی قدروں کا پھیلاؤ۔

سماجی تبدیلی کی خصوصیات : سماجی تبدیلی کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے اس کی کچھ خصوصیات کو سمجھیں۔

(1) **سماجی تبدیلی ایک سماجی تعمل ہے** : سماجی تبدیلی مسلسل چلنے والا عمل ہے۔ وہ ہر سماج کی خاصیت ہے۔ سماجی داخلی فعل، اس میں سے رونما ہونے والے تعلقات، اس کے نتیجے میں تشکیل پائے ہوئے نظام مسلسل تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ اس طرح سماجی تبدیلی ایک سماجی تعمل ہے۔

(2) **سماجی تبدیلی ہمہ گیر تعمل ہے** : تبدیلی ہر سماج کی فطری خصوصیت ہے۔ سماجی تعمل کسی مخصوص سماج تک محدود نہیں بلکہ ہر سماج میں دیکھی جاسکتی ہے۔ چاہے وہ آدی باسی سماج ہو یا ترقی یافتہ سماج۔ اس طرح سماجی تبدیلی ایک ہمہ گیر تعمل ہے ایسا کہا جاسکتا ہے۔ مثلاً عہدِ قدیم اور عہدِ جدید میں آئی ہوئی تبدیلیاں۔

(3) **سماجی تبدیلی تشکیلی نظام میں تبدیلی واضح کرتی ہے** : سماجی تبدیلی کی تعمل سماج کے تشکیلی نظام کی تبدیلی کو واضح کرتی ہے یعنی کہ مقاصد، معیار، درجہ-کردار، قدریں وغیرہ جیسے حصوں میں تبدیلی ظاہر کرتی ہے۔ مثلاً بادشاہوں کے نظامِ حکومت میں سے بھارت کا جمہوری نظام۔

(4) **سماجی تبدیلی کاموں میں تبدیلی واضح کرتی ہے** : سماجی تبدیلی تشکیلی نظام کی طرح کاموں میں تبدیلی لاتی ہے۔ یعنی کہ سماجی نظام کے کام بھی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً پہلے خاندان دل کو بہلانے کا کام کرتا تھا آج اس کی جگہ ٹیلی ویژن اور فلموں نے لے لی ہے۔ حکومت صرف شہریوں کی سلامتی ہی نہیں بلکہ ان کی فلاح کے لیے بھی کام کرنے لگی ہے۔

(5) **سماجی تبدیلی خود ساختہ اور منصوبہ بند تعمل ہے** : تبدیلی سماج کی فطری خصوصیت ہے۔ اس لیے وہ خود ساختہ تعمل ہے۔ انتظامی نظام برقرار رہنے کے لیے وقت سے مطابقت قائم کرتا ہے۔ اس لیے وہ فطری تبدیلی لاتا ہے جو خود ساختہ تعمل ہے۔ لیکن دورِ جدید میں مرضی کے مطابق سماج کی تشکیل کرنے کے لیے سماج میں مرضی کے مطابق تبدیلی لانے کے لیے سماجی ترقی کے لیے منصوبے بنا کر منطقی طور پر، بالترتیب اور بامقصد تبدیلی لانے کے لیے کوششیں ہوئی ہیں۔ جسے ہم منصوبہ بند تبدیلی کہہ سکتے ہیں۔ اس طرح سماجی تبدیلی منصوبہ بند اور خود پیدائش تعمل کے طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔ مثلاً آبادی پر قابو پانے کے لیے آبادی کی پالیسی، شادی کی عمر لڑکی کے لیے 18 سال اور لڑکے کے لیے 21 سال لازمی کرنا۔

سماجی تبدیلی کی شکل

سماجی تبدیلی کو سمجھنے کے لیے بتدیلی کی شکل، خصوصیات، آپسی تعلقات اور ان شکلوں کے اظہار میں پیدا ہونے والے نتائج کی سمجھ حاصل کرنا ضروری ہے تبھی تبدیلی کی سمت کو سمجھا جاسکتا ہے۔

(1) **ارتقاء کی شکل میں خطی تبدیلی** : جو تبدیلی مسلسل ایک ہی سمت میں تقریباً سیدھی لیکن اونچی نیچی لکیر میں ہوتا ہو اسے ارتقاء کی شکل کی خطی تبدیلی کہتے ہیں۔ کہ جو سیدھی لکیر میں ہوتی ہے۔ ایسی تبدیلیوں میں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے ذریعے ہونے والی تبدیلیوں کا شمار ہوتا ہے۔ ایسی تبدیلیوں میں لگاتار سیدھی لکیر میں اوپر کی جانب تبدیلی ہوتی ہے۔ مثلاً، قدیم زمانے کے انسان کا سماج، کسان سماج، صنعتی سماج اور دور حاضر میں معلوماتی سماج اس طرح دکھایا جاسکتا ہے۔

(2) **اتار چڑھاؤ قسم کی تبدیلی** : ایک ہی سمت میں کبھی اوپر اور کبھی نیچے جاتا ہوا لیکن کُل ملا کر ترقی کرنے والی تبدیلی یعنی اتار-چڑھاؤ قسم کی تبدیلی۔

مثلاً بھارت میں راجا-بادشاہوں کا دور تھا تب کچھ ذاتیں اقتصادی طور پر اونچا درجہ رکھتی تھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ تعلیم، لیاقت وغیرہ کے تقاضوں کی وجہ سے ان کا درجہ نیچا ہوتا گیا۔ پھر ان ذاتوں میں تعلیم، لیاقت، صنعتی حوصلہ وغیرہ بڑھتے گئے اس لیے ان ذاتوں کا درجہ بلند ہوگیا۔ اسی طرح سماج میں اتار-چڑھاؤ دیکھے جاسکتے ہیں۔ تیزی-مندی بھی اسی کی ایک مثال ہے۔

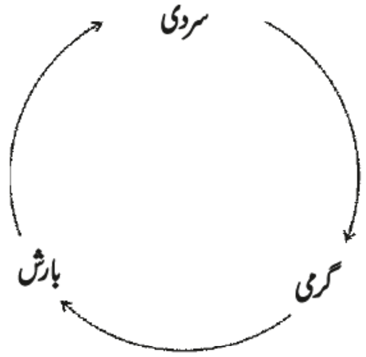

(3) دائری شکل کی تبدیلی : پانی کی لہروں کی طرح اوپر- نیچے بہتی ہوئی تبدیلی کہ جو دائرہ کی شکل کی طرح جہاں سے شروع ہو اسی حالت میں واپس آئے اس قسم کی تبدیلی کو دائروی شکل کی تبدیلی کہتے ہیں۔ قدرت اور سماج میں کئی حادثات وواقعات اس طرح سے اوپر- نیچے آتے رہتے ہیں لیکن ان کی آگے بڑھنے کی سمت ایک ہی رہتی ہے۔ وہ نزولی نہیں۔ مثلاً موسموں کا چکر۔تمثیل

اسی طرح فیشن اور قدروں میں آنے والی تبدیلیوں کا بھی اسی طرح کی تبدیلی میں شمار ہوتا ہے۔ کئی مفکرین انسانی تہذیب کی ابتداء، ارتقاء، زوال کو کو بھی اسی طرح بتاتے ہیں۔ مختصراً اس قسم کی تبدیلی گھڑی کے کانٹوں کی سمت میں چلتی ہے۔

عمرانیات کے دیگر نکات کی طرح سماجی فعل اور سماجی تبدیلی بہت اہم ہے۔ ہم نے سماجی فعل کا خیال واضح کر کے سماجی فعل کی سمجھ حاصل کی جو آپ کو انسان کا برتاؤ سمجھنے میں کارآمد ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ ہماری روز مرہ زندگی میں تعاون، مقابلہ اور کشاکش کے داخلی فعل کی سمجھ واضح ہوئی۔ اس کے علاوہ سماج کے کھلے پن کو سمجھنے کے لیے حرکت پذیری اور مسلسل چلنے والی سماجی تبدیلی کے عمل کو سمجھا ہوگا۔

ان تمام عمرانی ترکیبوں کو عمرانیاتی طریقے سے سمجھنے کے بعد واضح ہوا ہوگا کہ سماج کی تشکیل اور سماج کو حرکت پذیر رکھنے میں ان تعملوں کی کتنی اہمیت ہے۔ سماجی ترکیبوں کے بدلاؤ کی سرگرمیوں پر تہذیب اور سماج کاری کے اثرات مرتب ہوتے ہیں جس کی معلومات ہم بعد کے سبق میں حاصل کریں گے۔

مشق

1. مندرجہ ذیل سوالوں ک جواب تفصیل سے لکھیے :

(1) سماجی فعل کے عناصر سمجھایئے۔
(2) سماجی داخلی فعل کی خصوصیات واضح کیجیے۔
(3) سماجی داخلی فعل کی شکل کے طور پر تعاون کو سمجھایئے۔
(4) سماجی حرکت پذیری کی قسمیں سمجھایئے۔
(5) سماجی تبدیلی کی خصوصیات بیان کیجیے۔

2. مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے :

(1) سماجی داخلی فعل کے طور پر مقابلہ
(2) سماجی داخلی فعل کے طور پر کشاکش
(3) سماجی حرکت پذیری کی خصوصیات
(4) سماجی تبدیلی کی شکل

3. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دو تین جملوں میں لکھیے :

(1) عمرانی ترکیب کی تعریف لکھیے۔
(2) سماجی فعل کی تعریف لکھیے۔
(3) سماجی داخلی فعل کی تعریف دیجیے۔
(4) سماجی حرکت پذیری یعنی کیا؟
(5) سماجی تبدیلی یعنی کیا؟

4. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

(1) پارسنس کس فعل کو سماجی فعل کہتا ہے؟
(2) سماجی داخلی فعل کے لیے کن باتوں کا ہونا ضروری ہے؟
(3) 'انا' (خود) یعنی کیا؟
(4) مقصد یعنی کیا؟
(5) شرط یعنی کیا؟
(6) براہِ راست اور بالواسطہ مقابلہ کسے کہیں گے؟
(7) اُفقی حرکت پذیری یعنی کیا؟
(8) عمودی حرکت پذیری یعنی کیا؟
(9) مقصد کو طے کرنے کے لیے کون سی باتیں اہم رول ادا کرتی ہیں۔

.5 سوالات کے لیے دیے گئے متبادلات میں سے صحیح بدل چن کر صحیح جواب لکھیے :

(1) عمرانی ترکیب کی بنیادی اکائی کیا ہے؟

(A) داخلی فعل (B) سماج کاری (C) تہذیب (D) تشکیلی نظام

(2) سماج کو باشعور اور حرکت پذیر کون رکھتا ہے؟

(A) گروہ (B) سماجی ترکیب (C) سماجی حرکت پذیری (D) تہذیب

(3) سماجی داخلی فعل کے ذریعے کیا پیدا ہوتا ہے؟

(A) روزی (B) تہذیب (C) سماجی تعلقات (D) ایک بھی نہیں۔

(4) عمرانی ترکیب کن تنوعات سے جڑی ہوئی ہے؟

(A) تہذیبی (B) حیاتیاتی (C) جغرافیائی (D) ایک بھی نہیں۔

(5) انسانی برتاؤ کا محرک پہلو کیا ہے؟

(A) سماج (B) آلات (C) مقصد (D) ایک بھی نہیں۔

(6) کس گروہ میں براہِ راست تعاون مرکز میں ہوتا ہے؟

(A) ابتدائی (B) دوم درجے کے (C) گروہی (D) ایک بھی نہیں۔

(7) حرکت پذیری کا عمل کیا ظاہر کرتا ہے؟

(A) سکوت (ساکت ہونا) (B) رکاوٹ (C) مقام کی تبدیلی (D) ایک بھی نہیں۔

(8) سماجی تشکیل کے کھلے پن کو جانچنے کے لیے کس کا مطالعہ ضروری ہے؟

(A) حرکت پذیری (B) سماج کاری (C) تہذیب (D) ایک بھی نہیں۔

سرگرمی

- عمرانیات کی اس کتاب میں ملنے والی ترکیب کی فہرست تیار کیجیے۔
- سماج میں دیکھے جانے والے تہذیبی اختلافات کا چارٹ تیار کیجیے۔
- طالب علم کی زندگی میں علم کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مختلف سرگرمیوں کی مثالوں پر بحث کیجیے۔
- روزانہ داخلی فعل کے ذریعے درجہ- کردار کے خیال کو بیان کیجیے۔
- سماج میں آپ کون کون سا کردار ادا کرتے ہیں اس کی فہرست بنائیے۔
- آپ کے علاقے میں چلنے والی تعاونی سرگرمیوں کی ملاقات لیجیے۔
- سماج کے لیے مقابلہ آرائی کے فوائد- نقصانات پر گروہی بحث کیجیے۔
- سماجی تبدیلی کے خیال کو واضح کرنے والی اخباری تصاویر کا البم تیار کیجیے۔
- دورِ جدید میں آئی ہوئی تبدیلی سے سماج کو ہونے والے فوائد- نقصانات کے متعلق گروہی بحث کیجیے۔

●

5 تہذیب اور سماجیت کاری

انسان سماجی جانور ہے۔ اپنی روز مرّہ زندگی میں ہر شخص دوسرے پر انحصار رکھتا ہے۔ افراد کے درمیان کا یہ تعلق سماج کی بنیادی تشکیل کرتا ہے۔ ہم نے اگلے سبق میں انسانی سماج کو سمجھنے کی کوشش کی۔ انسانی سماج اور حیوانی سماج میں جو بنیادی فرق ہوتو وہ تہذیب کا ہے۔ انسانی سماج میں تہذیب ہوتی ہے جب کہ حیوانی سماج میں اُس کی کمی ہے۔ تہذیب انسانی سماج کی لاثانی خصوصیات ہے۔ اس لیے ماہر عمرانیات کے لیے انسانی سماج اور حیوان سماج کے درمیان فرق کرنے والے اہم عنصر کے طور پر تہذیب کے معنی اور خصوصیات کو سمجھنا ضروری ہے۔ کیوں کہ انسان کا برتاؤ، باہمی عمل، سماجی تعلقات، درجہ، کردار، جماعتیں اور اِدارے اور سماجیت کاری جیسے عمل تہذیب کے ذریعے متاثر ہوتے ہیں۔

سماجیت کاری مسلسل چلنے والا عمل ہے۔ جس کے لیے سماج میں الگ الگ عوامل ہوتے ہیں۔ اس کی سمجھ ہم اس باب میں حاصل کریں گے۔

تہذیب کے معنی (Culture)

''آسان الفاظ میں تہذیب یعنی زندگی گزارنے کا طریقہ۔''

اُنسویں صدی میں تہذیب لفظ لوگوں کی طرزِ زندگی کے معنی میں مستعمل تھا۔ پر بھلے ہی طرزِ زندگی کسی بھی ہئیت کی ہوتب بھی وہ تہذیب کے طور پر پہچانی جاتی۔ یہ طرزِ زندگی گاؤں کی عوام کی ہو، شہری عوام کی ہو، آدی باسی لوگوں کی ہو، گورے لوگوں کی ہو، ہندوؤں یا مسلمانوں کی ہو یا پھر جدید سماجی زندگی جینے والے لوگوں کی ہو، مختصر میں تہذیب یعنی ''طرزِ زندگی'' یہ معنی اُنیسویں صدی میں تھے۔ بیسویں صدی میں تہذیب لفظ سماجی ورثہ کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ سماجی ورثہ یعنی لوگوں کی جماعتی زندگی کا مخصوص طرزِ زندگی۔ طرزِ زندگی میں سماج کے ممبروں کا حاصل کردہ عمل، روایات، رواج، مہارت وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔ تہذیب میں صرف فن موسیقی، اور ادب کے طریقے اور تدابیر ہی شامل نہیں، بلکہ مکان کی تعمیر، سلائی کام، یا مٹی کے برتن بنانے کا طریقہ اور تدابیر بھی شامل ہے۔

تہذیب کی تعریف

عالم گیر شہرت یافتہ انسانیت داں میلینووسکی کے خیال کے مطابق ''تہذیب وراثت میں ملے اوزار، وسائل، ہتھیار، اشیاء، ٹیکنالوجی، خیالات، عادات اور اقدار کی بنی ہوئی ہے۔''

ماہر عمرانیات ٹائیلر کی رائے کے مطابق ''سماج کے ممبر کے طور پر انسان کا حاصل کیا ہوا عمل، عقیدہ، فن، قانون، اُصول وضوابط، رسم ورواج اور دیگر طاقتیں اور عادتوں کا بنا ہوا مکمل اجتماع۔''

تہذیب کی خصوصیات

تہذیب کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں :

(1) تہذیب طرزِ زندگی ہے۔

(2) تہذیب سیکھا ہوا طور طریقہ ہے۔

(3) تہذیب انسان کی سماجی زندگی کی مخصوص پہچان ہے۔

(4) تسلسل، ترقی پذیری اور تغیر پذیری کی حامل ہے۔

(5) تہذیب منتقل ہوسکتی ہے۔

(6) تہذیب کا ذخیرہ ہوتا ہے۔

تہذیب کی قسمیں

انسانی سماج کے عقلی، روحانی اور فنی ورثہ کو ہم سماج کی تہذیب کے طور پر پہچانتے ہیں۔ ماہر عمرانیات آگ برن تہذیب کی دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں: (1) ماڈّی تہذیب (2) غیر ماڈّی تہذیب۔

(1) ماڈّی تہذیب : ماڈّی تہذیب یعنی ''تہذیب کا ماڈّی اشیاء کا پہلو۔'' جن اشیاء کو ہم دیکھ، چھوٗ سکتے ہیں وہ تمام ماڈّی تہذیب ہے۔ انسان نے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تمدّن کے آغاز سے ہی ماڈّی چیزوں کی پیداور کی ہے۔ ماہر عمرانیات روبرٹ بسٹرڈ نے ماڈّی چیزوں میں مشین، آلات، برتن، مکانات، راستے، پُل، فنی شاہکار، لباس، سواریاں، آرام وآسائش کے سامان، خورد ونوش کی اشیاء، دوائیں وغیرہ کو شامل کیا ہے۔ انسان کے وجود میں یہ سب ماڈّی چیزیں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے انسان کوشش کرتا ہے۔ ان کوششوں کی وجہ سے دوسرے انسانوں کے ساتھ اُس کے تعلقات مضبوط بنتے ہیں۔

(2) غیر ماڈّی تہذیب : ماہرین عمرانیات غیر ماڈّی تہذیب کو مادی تہذیب جتنی ہی ضروری سمجھتے ہیں اور اُسے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ غیر ماڈّی تہذیب ایسے عناصر کی بنی ہوئی ہے کہ جس کا ماڈّی وجود نہیں ہوتا۔ اُس کو دو ضمنی حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں: (الف) ذہانتی (ب) معیاری۔

(الف) ذہانتی : ذہانتی تہذیب یعنی قدرتی وسائل سے تخلیق کے لیے کسی ایک مخصوص آلہ کا استعمال کس طرح کرنا اُس سے متعلق علم۔

(ب) معیاری : معیاری تہذیب اُصول، اقدار اور روایات نیز خیالات اور اشیاء پر سماج کے عائد کردہ 'ایسا کرو، ایسا مت کروٗ' سے متعلق فیصلوں کی بنی ہوتی ہے۔

عوامی رسم ورواج، روایت، ممانعت، قوانین وغیرہ اہم معیار ہیں۔ عوامی رسم ورواج یعنی سماج کے آسانی سے قبول کردہ اور سماج میں رائج برتاؤ، سلوک کا طریقہ۔ مثال کے طور پر کسی کا استقبال کرنے کے لیے مصافحہ کرنا یا نمسکار کرنا۔ روایت یعنی ایسی عوامی روایات کہ جنھیں عوامی فلاح کے نظریے سے اور سماج کے اُصولوں کی برقرار رکھنے کے نظریے سے بے حد اہمیت دی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر بھائی - بہن کی شادی کو بد اخلاقی سمجھنے کا قاعدہ سماج کی قبول کردہ قانونی اصطلاح ہے۔ قانون یعنی حکومت کی عدالت کے قبول کردہ، بامعنی اور متعین حالات کی مناسبت والے اُصول۔ مثال کے طور پر 1955 کا ہندو Speccial Marriage Act، ملکیت کا قانون وغیرہ۔ قانون کو توڑنے کی ڈانٹ ڈپٹ سے لے کر موت کی سزا ہے۔

تمدّن (Civilization)

تمدّن کے معنی سے متعلق الگ الگ نظریے قائم ہیں۔ تہذیب اور تمدن کے درمیان زیادہ فرق نہیں ہے پھر بھی ان دونوں کے درمیان جو باریک فرق ہے ہم اُسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔

تمدّن کے معنی

تہذیب یعنی زندگی جینے کا طریقہ۔ اُس میں علم، عقیدہ، فن، اخلاق، قانون، رواج وغیرہ کے ذریعے جو حاصل کیا ہے وہ شامل ہے اور تمدّن یعنی حاصل کردہ زندگی سے متعلق وہ تمام معاملات کا مجموعہ اور سماجی نظام جو انسان کو حیوانی سماج سے الگ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر وادیٔ سندھ کا تمدّن۔

تہذیب اور تمدّن کے درمیان کا فرق پیش کرنے والے ماہر عمرانیات میکائیور بتاتے ہیں کہ سماج کی اقداری تخلیق تہذیب ہے۔ مثال کے طور پر ادب، فن نقاشی، فن وغیرہ۔ ہم جو ہیں وہ تمدّن اور ہمارے جو ہے وہ تہذیب۔

تمدّن کے عمل سے متعین مقاصد کو حاصل کرنے کے طریقوں کی ترقی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر پُرانے زمانے میں انسان آگ جلانے کے لیے پتھر کا استعمال کرتا تھا جب کہ آج کا انسان آگ جلانے کے لیے دیا سلائی یا لائٹر کا استعمال کرتا ہے۔ یہاں پتھر اور دیا سلائی ذرائع ہیں۔ اور آگ مقصد

ہے۔ اس طرح آگ جلانے کے لیے پتھر سے دیا سلائی تک ترقی حاصل کی اور اُس ترقی سے انسان کو ملا ہوا اطمینان تمدّن کہلاتا ہے۔ انسان نے اپنے راحت و آرام کے لیے جن تکنیکوں اور مادّی وسائل کو ترقی دی ہے وہ تمدّن میں شمار ہوتا ہے۔

تمدّن کا دائرۂ عمل

تمدّن کے دائرۂ عمل کو دو حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں : (1) تکنیکی تنظیم (2) سماجی تنظیم۔

تکنیکی تنظیم میں مادّی اور تکنیکی وسائل شامل ہیں۔ مثلاً آمد و رفت کے ذرائع ٹیلی ویژن، گاڑی، پنکھا، راستے، ریلوے وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔

جب کہ سماجی تنظیم انسان کا برتاؤ، سلوک اور ترقی پر ضبط و کنٹرول کرتی ہے۔ اُس میں الگ الگ خاندان، جماعتیں، طبقاتی نظام، ذات-پات، سماجی تحریکیں وغیرہ جیسے سماجی، معاشی ادارے شامل ہیں۔

سماجیت کاری (Socialization)

سماجی تشکیل کے لیے انسانی تعلقات بہت اہم ہیں۔ یہ تعلقات انسان کے بچپن سے شروع ہوتے ہیں اور اُس کی موت تک چلتے رہتے ہیں۔ ان تعلقات کی ترقی کے فعل کو سماجیت کاری کہا جاتا ہے۔ دوسرے معنی میں انسان سیکھنے کے عمل کو سماجیت کاری کے عمل کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔

سماجیت کاری کے معنی

سماجیت کاری ایک عمل ہے۔ یہ عمل انسان کی زندگی تک مسلسل چلتا رہتا ہے۔ آسان الفاظ میں ''حیاتیاتی فرد کو سماجی فرد بنانے والا عمل سماجیت کاری کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔'' سماجیت کاری کے نتیجہ میں فرد سماج کے ایک ممبر کے طور پر سماجی توقعات کے مطابق زندگی جینا سیکھتا ہے۔ سماجیت کاری بچے کو سماج کے معیار، اقدار، جذبات، کردار اور برتاؤ کے طریقے سکھانے والا عمل ہے۔ سماجیت کاری کی وجہ سے بچہ اپنے سماج کے تہذیبی ڈھانچہ میں تشکیل پاتا ہے۔ سماجی توقعات کو پورا کرنے کے لیے وہ قابل بنتا ہے۔ اس طرح سماجیت کاری سماجیت کاری بچہ کی سماجی اور تہذیبی زندگی کو تربیت دینے والا عمل ہے۔

سماجیت کاری ایک ایسا باہمی عمل ہے جس کے ذریعے فرد عادتیں، صلاحیتیں، روایات اور عقل سلیم سیکھتا ہے۔ جو سماجی گروہوں اور جماعتوں میں مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے لازمی ہے۔ سماجیت کاری کے بغیر سماج اپنے آپ قائم نہیں رہ سکتا یا تہذیب کا وجود باقی نہیں رہتا۔

سماجیت کاری کی تعریف

عمرانیات نے سماجیات کاری کی ذیل کے مطابق تعریف بیان کی ہے :

کنگسلے ڈیوس ''نومولود بچے کا سماجی فرد کے طور پر تربیت پانے کا عمل سماجیت کاری کہلائے گا۔''

ہارٹن اور ہنٹ، ''سماجیت کاری ایک باہمی عمل ہے کہ جس کے ذریعے فرد اپنے گروہ کے معیار کو اپنی زندگی میں اُتارتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک مخصوص 'خود' جنم لیتا ہے۔''

سماجیت کاری کے عوامل (ایجنسیاں)

فرد کی زندگی میں بچپن سے لے کر موت تک کئی ایجنسیاں اُس کو سماجی بنانے کا کام کرتی ہیں۔ اُن میں خاندان، ہم عمر گروہ اور اسکول اہم رول ادا کرتے ہیں۔ ہم ان ایجنسیوں کے رول کو سمجھیں گے۔

(1) **خاندان** : دنیا کی تمام تہذیبوں میں خاندان سماجیت کاری کا بنیادی اور اہم ذریعہ ہے۔ بچہ سب سے پہلے خاندان کے تعلق میں آتا ہے۔ ماں-باپ اور بھائی-بہنوں کے تعلقات سے بچہ ایک حیاتیاتی فرد سے سماجی فرد بنتا ہے۔ زیادہ تر تہذیبوں میں خاندان میں ماں کا کردار سماجیت کاری کے عمل میں اہم ہے۔ ماں-باپ ماں یا باپ (Single parent) کا پیار ممتا، محبت وغیرہ بچہ کے من میں سماجی نیز ذہنی سلامتی کا جذبہ بھی پیدا کرتی ہے۔ جو

فرد کی ترقی کے لیے اہم ہے۔ خاندان بچے کو اُس کے برتاؤ کے لیے رہنمائی ترغیب نیز طے شدہ اور واضح معیار مہیا کرتا ہے۔ اور اُن معیاروں پر سمجھ اور دباؤ کے ذریعے عمل کرواتا ہے۔ بچے کو اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ مساوات کے تعلقات خاندان کے ذریعے ہی ملتے ہیں۔

خاندان بچے کو سماج کے بنیادی اقدار، معیار اور سلوک - برتاؤ کا طریقہ سکھاتا ہے۔ خاندان اُس کو سماج کے عوامی اخلاق، روایات، رواج وغیرہ کا علم دیتا ہے۔ اس طرح خاندان بچے کو تہذیبی ورثہ کی سب سے اہم اور ضروری باتیں سماجیت کاری کے ذریعے سکھاتا ہے۔

جدید دور میں ملازمت کرنے والی ماں پر بچے کی ہمہ گیر ترقی کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ خاندان کی تہذیبی اور معاشی حالت سماجیت کاری کے عمل پر اثر کرتی ہے۔ مثلاً روایت پرست خاندان میں پرورش پانے والے بچے اور فراخ دل خاندان میں پرورش پانے والے بچوں میں فرق نظر آتا ہے۔

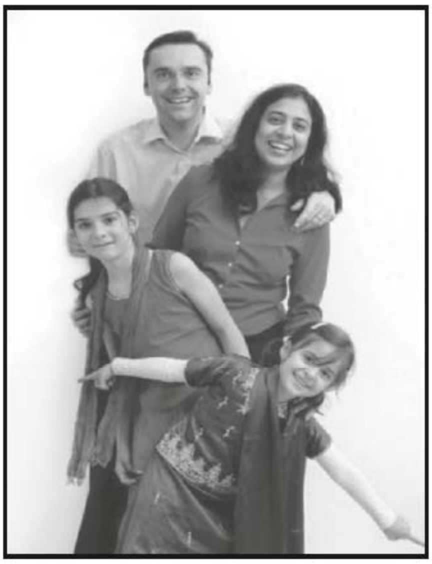

خاندان

(2) ہم عمر گروہ : بچے کی سماجیت کاری کے لیے خاندان کا علاوہ دوسری ایجنسی اُس کا ہم عمر گروہ ہے۔ خاندان کے باہر اپنے ہم عمر دوستوں کے ساتھ بچہ باہمی عمل سے جُڑتا ہے۔ ایسا ہم عمر گروہ بھی بچے کی سماجیت کاری کرتا ہے۔ یہ گروہ قریبی ہونے کی وجہ سے بچے کے اپنے دوستوں کے تعلقات گہرے، انفرادی اور ہمدردی سے بھرے ہوتے ہیں۔ اُس سے بچہ بات چیت، نظم وضبط، برتاؤ، اصول، معیار وغیرہ سیکھتا ہے۔ ایسا ہم عمر گروہ پڑوس میں بھی ہوتا ہے، اسکول میں بھی۔ بچے کا اپنے دوستوں کے ساتھ کے تعلق میں آزادی اور مساوات کے ماحول کی اہمیت ہے۔ یہ تعلقات اختیاری اور اتباعی نہیں بلکہ مساوی ہوتے ہیں۔ کھیل کود کے دوران صلاحیت اور اُصولوں کی پابندی کے ذریعے وسیع سماج میں قوانین اور اُصولوں پر کس طرح عمل کرنا اُس کا بچے کو خیال آتا ہے۔ ہم عمر گروہ کے ساتھ رہنے سے بچوں میں تعاون کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اُن میں ایک دوسرے کے لیے درگزر کرنے کا جذبہ بھی ترقی پاتا ہے۔

ہم عمر گروہ

بچے کا ہم عمر گروہ اگر سماج کے قاعدے اور اُصولوں پر عمل کرتا ہو تو وہ بچہ کی سماجیت کاری میں موثر ذریعہ بنتا ہے۔ بچوں کا ایک دوسرے پر زیادہ اثر پڑتا ہے۔ ہم عمر گروہ کی اچھی عادتیں، خیالات، معلومات، قابلیت، اچھا برتاؤ وغیرہ سیکھتا ہے۔ 'جیسی صحبت ایسا اثر'۔ سماجیات کاری کو حقیقی طور پر ظاہر کرتا ہے۔

(3) اسکول : اسکول ایک رسمی تنظیم ہے۔ اُس میں متعین نصاب ہوتا ہے۔ اُس کے تحت طالب علم کی سماجیت کاری ہوتی ہے۔ اسکول بچے کی بنیادی صلاحیتیں اور مختلف مضامین کا بنیادی علم دیتا ہے۔ اسکول سماج کے معاشی نظام، سیاسی نظام، سماجی نظام نیز اہم سماجی مسائل سے بچے کو متعارف کرواتا ہے۔ اسکول پیشہ ورانہ تعلیم دے کر بچے کو روزگار کا رول ادا کرنے اور سماجی حرکت کے لیے تیار کرتا ہے۔

اسکول نصابی سرگرمیوں کے ذریعے بچوں کو مختلف خیالات اور اقدار والے افراد سے ملاقات کروار مختلف تجربات دیتی ہے۔ اسکول بچے کو کامیابی کی ترغیب دلاتی ہے۔ جو جدید سماج کی ترقی کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس طرح ایک رسمی ذرائع کے طور پر اسکول نئی نسل کی سماجیت کاری میں اہم رول ادا کرتی ہے۔

زیرِ تعلیم اسکول چھوڑنے والے بچے اسکول کے ذریعے ہونے والے سماجیت کاری کے عمل سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اسکول

(4) ذرائع ابلاغ (Mass Media) : 18 ویں صدی سے لے کر آج تک دنیا میں اخبارات، رسالے جیسے مطبوعہ وسیلوں کی مسلسل ترقی ہوتی رہی ہے۔موجودہ دور میں ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، موبائیل فون جیسے وسائل نے معلومات اور تفریح حاصل کرنے کی فوری اور موثر سہولت مہیا کی ہیں۔ اخبار، فلمیں، ریڈیو، ٹی۔وی، انٹرنیٹ، موبائیل جیسے ذرائع ابلاغ کو انگریزی میں Mass Media کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اُردو میں ہم اُسے خبر رسانی ذرائع سے جانتے ہیں۔ ہم سب کی سماجیت کاری کے لیے Mass Media نے اہم رول ادا کیا ہے۔ یہ ذرائع بچے-بوڑھے سبھی کی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں اور ساتھ ہی اپنی رائے، اعتقادات، خیالات، آدرش وغیرہ لوگوں کے سامنے پیش کر کے اُن کی سماجیت کاری کر سکتے ہیں۔مطبوعہ مسائل پڑھے لکھے لوگوں کو متاثر کرتے ہیں۔ جب کہ سامعی بصری ذرائع پڑھے لکھے، اَن پڑھ اور دور دراز رہنے والے لوگوں کو بھی متاثر کر سکتے ہیں۔

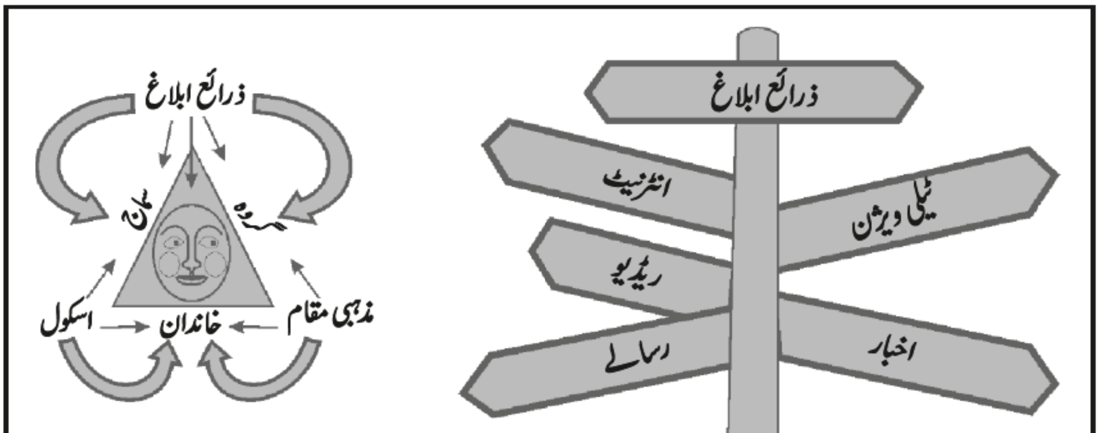

ذرائع ابلاغ

ٹیلی ویژن کے پروگرام تفریح کے ساتھ علم میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کے ذریعے پیش ہونے والی معلومات، واقعات، برتاؤ، وغیرہ طویل عرصے تک یاد رہتے ہیں۔ خاص طور سے بچے ٹیلی ویژن کے پروگرام سے متاثر ہوتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کے ذریعے دکھائے جانے والے اشتہارات لوگوں کو جدید دور کی مختلف چیزوں اور خدمات کا گاہک بناتے ہیں۔ جدید دور میں انٹرنیٹ اور Social Media بھی سماجیت کاری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ذرائع ہمیں سماج میں رہنے والے الگ الگ گروہ تہذیب، مسائل، تحمل وغیرہ کے بارے میں معلومات اور سمجھ فراہم کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے

افراد کی سماجیت کاری ہوتی ہے۔

(5) سماجیت کاری کے دیگر عوامل : خاندان، ہم عمر گروہ، اسکول، ترسیلی وسائل جیسے سماجیت کاری کے اہم عوامل کے علاوہ دوسرے عوامل بھی ہم جانیں گے۔

انسان کی نوکری یا ملازمت کی جگہ سماجیت کاری کے عمل میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ روزگار یا نوکری کے لیے فرد کو مختلف جگہوں پر جانا پڑتا ہے۔ کارخانہ، آفس، بازار وغیرہ جگہیں بھی سماجیت کاری کے عمل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ جدید صنعتی سماج میں تعلیم اور سائنس کی ترقی کی وجہ سے خاص طور پر شہروں میں مرد اور عورتوں میں سماجیت کاری تیزی سے ہوتی ہے۔

انسان سماجی جانور ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے اس سبق میں ہم نے تہذیب اور سماجیت کاری کو سمجھنے کی کوشش کی۔ حیاتیاتی فرد کو سماجی فرد میں تبدیل کرنے والا سماجیت کاری کا عمل اور اُس کی اہم ایجنسیاں جیسے کہ خاندان، ہم عمر گروہ، اسکول، ترسیل کے وسائل وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ انسان کی ہمہ گیر سماجیت کاری میں سماج مختلف اداروں کا رول نمایاں رہا ہے۔ یہ تمام اداروں کی معلومات ہم بعد کے باب میں حاصل کریں گے۔

مشق

1. مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیل سے جواب لکھیے :

(1) تہذیب کی تعریف بیان کیجیے اور اُس کی قسمیں مثالوں کے ساتھ سمجھائیے۔

(2) سماجیت کاری یعنی کیا ؟ سماجیت کاری کی ایجنسی کے طور پر 'خاندان' اور 'ہم عمر گروہ' کا کردار سمجھائیے۔

2. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیے :

(1) تمدن کے معنی واضح کر کے اس کا دائرۂ عمل سمجھائیے۔

(2) سماجیت کاری کی اہم ایجنسی کے طور پر ذرائع ابلاغ کے بارے میں معلومات دیجیے۔

(3) سماجیت کاری کی اہم ایجنسی کے طور پر 'اسکول' کے بارے میں بحث کیجیے۔

3. مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے :

(1) تمدن کی تعریف لکھیے۔

(2) مادی تہذیب یعنی کیا ؟ اس میں کن کن باتوں کا شمار ہوتا ہے؟

(3) خبر رسانی کے ذرائع کے بارے میں معلومات دیجیے۔

(4) تہذیب کی خصوصیات بیان کیجیے۔

4. مندرجہ ذیل سوالوں کے ایک جملے میں جواب لکھیے :

(1) تہذیب یعنی کیا ؟

(2) ماہر عمرانیات میلینووسکی کی بیان کردہ تعریف لکھیے۔

(3) ٹائیلر کی بیان کردہ تہذیب کی تعریف لکھیے۔

(4) تمدن یعنی کیا ؟

(5) سماجیت کاری کسے کہتے ہیں ؟

(6) کنگسلے ڈیوس کی بتائی ہوئی سماجیت کاری کی تعریف لکھیے۔

(7) بچوں اور دوستوں کے درمیان کے تعلق میں کیسے ماحول کی اہمیت ہے؟

5. **مندرجہ ذیل سوالوں کے دیے ہوئے متبادلات میں مناسب متبادل چن کر صحیح جواب لکھیے :**

(1) سماج میں قاعدے اور اقدار مل کر کیا تشکیل پاتا ہے؟

(A) خاندان (B) ریاست (C) فرد (D) تہذیب

(2) مادی تہذیب میں کن باتوں کا شمار ہوتا ہے؟

(A) مکان (B) مذہب (C) ادب (D) فن

(3) غیر ماڈی تہذہب میں کن باتوں کو شامل کر سکتے ہیں؟

(A) خوراک (B) زبان (C) لباس (D) آمد و رفت کے وسائل

(4) دنیا کی تمام تہذیبوں میں سماجیت کاری کا بنیادی کام کون کرتا ہے؟

(A) خاندان (B) ریاست (C) فرد (D) تہذیب

(5) خبر رسانی کے ذرائع کے طور پر کسے پہچانا جاتا ہے؟

(A) ٹیلی ویژن (B) خاندان (C) اسکول (D) ہم عمر گروہ

(6) انسانی تعلقات کی ترقی پذیر تعمل کو کیا کہا جاتا ہے؟

(A) سماجیت کاری (B) ماحول (C) اقدار (D) سماج

سرگرمی

- اسکول بچے کی سماجیت کاری کیسے کرتی ہے ؟ اُس پس منظر میں طالب علموں کے خیالات جاننے کے لیے بحث و مباحثہ کا منصوبہ بنائیے۔
- جدید دور میں بچے پر 'ترسیلی ذرائع کی اثر' مضمون نویسی کا مقابلہ کا منصوبہ بنائیے۔
- تمہارے علاقے کے لوگوں میں دکھائی دینے والی مختلف تہذیب کی خصوصیات کی فہرست تیار کیجیے اور ممکن ہو اُس کی تصویریں بھی جمع کر کے اُس کی چھوٹی نمائش کا انتظام کیجیے۔

●

6 بھارت کے بنیادی سماجی ادارے

تمہید

پیارے طلباء، اگلے سبق میں ہم نے سماج، گروہ، منڈل (انجمن) ذات-پات، طبقہ وغیرہ کے بارے میں علم حاصل کیا۔ اس باب میں سماجی اداروے کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ سماج میں شادی، خاندان، ذات-پات جیسے سماجی ادارے ہیں۔ عمرانیات سماجی اداروں کا مطالعہ کرتا ہے۔ کسی بھی فرد کی زندگی غیر منضبط طور پر نہیں لیکن اداراتی ڈھانچہ میں رہ کر گزاری جاسکتی ہے۔ فرد سماج کے ممبر کے طور پر جو سرگرمی کرتا ہے وہ مختلف اداروں کے ذریعے ہی ممکن ہوسکتی ہے۔ شادی، خاندان، ذات-پات جیسے ادارے فرد کو سرگرمی کرنے کا طریقہ سکھاتے ہیں۔ فرد کی سماجیت کاری بھی اداروں کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔ سماجی ادارے سماجی تشکیل کی بنیاد ہیں۔ اور فرد اور سماج کی کئی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش سے ادارہ جنم لیتا ہے۔ اس لیے اُس کا تسلسل برقرار رہتا ہے۔ حالانکہ وقت کے مطابق اُس کی تشکیل، کام، ہئیت میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

سماجی ادارہ (Social Institution)

سماجی ادارے کی تعریف : سماجی ادارہ ایک مستقل طریقۂ کار ہے۔ جو سماج میں لوگوں کے درمیان کردار اور برتاؤ کا طریقہ طے کرتا ہے۔ ایسے برتاؤ کے طریقے لوگوں کی ضروریات کو مطمئن کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اسی لیے میکائیور اور پیج سماجی ادارے کو 'اجتماعی سرگرمی کا مستقل طریقۂ کار' کہتے ہیں۔ اسی طرح جونسن ادارے کو 'چند مخصوص قسم کے سماجی تعلقات سے مناسبت رکھنے والا ضابطی طریقۂ' کے طور پر بیان کرتے ہیں۔

اس طرح بیان کردہ مندرجہ بالا تعریفوں پر سے کہہ سکتے ہیں کہ ادارہ متعین طریقۂ کار ہے۔ اور وہ طریقۂ کار عوامی روایت، عوامی اُصول سماج کے قیاس کے مطابق قائم ہوتے ہیں۔ اسی لیے سب کو قبول کردہ ہوتے ہیں۔ اور اُس کے ذریعے لوگوں کی ضروریات کو مطمئن کرسکتے ہیں۔

سماجی ادارے کی خصوصیات : ہر ادارے کی اپنی اہم خصوصیات ہیں، پھر بھی تمام سماجی ادارے چند بالعموم خصوصیات کے حامل ہیں :

(1) **رجحان اور برتاؤ کا طریقہ :** ادارہ افراد کے رجحانات اور برتاؤ کا طریقہ ظاہر کرتا ہے مثال کے طور پر خاندان میں آپس کی محبت، وفاداری، عزت کا جذبہ اور ذمہ داری کا رجحان ظاہر ہوتا ہے۔ اس رجحان کے مطابق خاندان کے افراد کے آپس کے برتاؤ کا طریقہ تشکیل پاتا ہے۔

(2) **تہذیبی علامتیں :** ادارے کی چند مخصوص تہذیبی علامتیں ہوتی ہیں جو ادارے کی پہچان ہیں۔ مثال کے طور پر راشٹر گیت، قومی جھنڈا یہ قومی ادارے کی علامت ہے۔

(3) **وسائل-سہولت :** ادارہ اپنے کاموں کے لیے خاص وسائل اور سہولتیں رکھتا ہے۔ جسے ادارے کے استعمال کی بنیاد پر تشکیل پائے ہوئے تہذیبی خصوصیت کے طور پر پہچانے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر خاندان کے لیے گھر، مذہب کے لیے مندر وغیرہ۔

(4) **برتاؤ کے معیار :** ادارہ عوامی روایات، عوامی اُصول اور قانون کا مجموعہ ہے۔ مخصوص قسم کے سماجی تعلقات کے موافق برتاؤ اور کردار کی رہنمائی کرنے والے معیار کا نظام ہے۔ مثال کے طور پر خاندان میں شوہر-بیوی اور اولاد کے آپسی تعلقات اور کردار طے کرنے والے معیار دکھائی دیتے ہیں۔

(5) **نظریہ :** نظریہ خیالات، عقائد اور معیار کا گروہ ہے۔ معیار فرد کو کس طرح کا برتاؤ کرنا اور کس طرح کا برتاؤ نہیں کرنا سکھاتا ہے۔ نظریہ معیار کو تقویت دیتا ہے۔ نظریہ ادارے کے بنیادی عقائد اور خیالات پیش کرتا ہے۔ مثال کے طور ایک معبود، کئی معبود یہ مذہب کا نظریہ ہے۔

خاندان ادارہ (Family Institution)

خاندان کے معنی : خاندان ہمہ گیر سماجی ادارہ ہے۔مختلف اوقات اور مختلف سماجوں میں خاندان کی ہیئت، تشکیل اور کام میں فرق ہوتا ہے۔ میکا ئیور کے خیال کے مطابق ''خاندان واضح اور لمبے عرصے تک مستقل رہنے والے جنسی تعلقات پر تشکیل پانے والا گروہ ہے اور اُس کے ذریعے ہی بچے کی پیدائش اور پرورش ممکن ہے۔ خاندان کی اہم بات یہ ہے کہ''یہ گروہ شادی، خونی رشتہ یا گود لیے بچہ سے تعلقات کے ذریعے وجود میں آتا ہے''۔ آگ برن کے خیال کے مطابق ''خاندان اولاد یا بغیر اولاد کے شوہر-بیوی کا بنا ہوا لمبے عرصے والا گروہ ہے۔'' کنگسلے ڈیوس کا کہنا ہے کہ ''خاندان ایک ایسا سماجی گروہ ہے کہ جس کے ممبر عمل تولید کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔'' اس قسم کے تعلقات سے جڑے ہوئے ممبروں کے حقوق اور فرائض گروہ کے سماجی قاعدوں کے ذریعے طے شدہ ہوتے ہیں۔

خاندان کی خصوصیات

(1) **عورت اور مرد کے مابین جنسی تعلقات** : عورت-مرد کی جنسی خواہش کی تکمیل، نسل، نشو ونما اور اجتماعی زندگی سے اولاد کی دیکھ بھال اور پرورش یہ تین مقاصد کے لیے خاندان بنا ہے۔

(2) **رسمِ شادی** : عورت مرد کے جنسی تعلقات کو سماج جائز قرار دے اُس کے لیے شادی ضروری ہے۔ اس لیے رسمِ شادی تشکیلِ خاندان کا پہلا مرحلہ ہے۔ الگ الگ وقت میں مختلف سماجوں میں تہذیبی اقدار کے مطابق شادی کی رسم مختلف ہوسکتی ہے۔لیکن خاندان کی طرح شادی کا رواج ہمہ گیر طور پر وجود رکھتا ہے۔

(3) **مشترکہ رہائش** : شادی کے بعد شوہر-بیوی ایک ہی گھر میں ساتھ رہتے ہیں۔ اس لیے خاندان ایک جگہ رہائش کرنے والا گروہ ہے۔ پدر رہائشی نظام خاندان زیادہ رائج ہے۔ بیوی شادی کے بعد شوہر کے گھر رہتی ہے۔

(4) **نسب نامہ** : ہر خاندان میں نسب نامہ کا منصوبہ ہوتا ہے۔جس سے خاندان کے اسلاف (آبا واجداد) اور اولاد کے درمیان تعلق سمجھا جاسکتا ہے۔جس سماج میں مادرنسبی خاندان ہے وہاں اولاد کی نسل کا تعین ماں کے نام سے ہوتا ہے۔ پدرنسبی خاندان نظام میں اولاد کی نسل کا تعین باپ کے نام سے ہوتا ہے۔ اولاد کو باپ کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔آج کے دور میں ماں-باپ دونوں کے نام اولاد کے نام کے پیچھے لگا سکتے ہیں۔

(5) **معاشی حصّہ داری** : معاشی نظام میں حصّہ داری یہ خاندان کا اہم عمل ہے۔ خاندان کے افراد کی ضرورتوں کو مطمئن کرنے کے لیے خاندان کسی نہ کسی طرح کا انتظام کرتا ہے۔ خاص طور پر پیدائش اور بچوں کی پرورش سے متعلق معاشی ضرورتوں کو پورا کرنے کی ذمہ داری خاندان پر عائد ہے۔ اگر خاندان اس ذمہ داری کو نہیں نبھاتا تو نومولود بچے کی بحالی اور پرورش کا اہم مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ خاندان کے افراد کی زندگی کو برقرار رکھنے اور معاشی ذمہ داری سنبھالنے کے لیے ہر خاندان اقتصادی سرگرمیاں کرتا ہے۔

خاندان کی قسمیں

خاندان کی مختلف قسمیں نسل، اختیار، مقام اور رہائش کی بنیاد پر حسبِ ذیل ہیں :

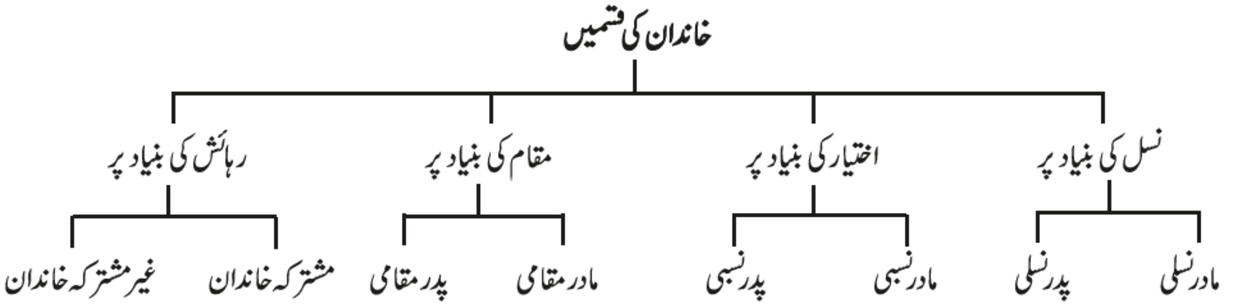

(1) مادرنسلی خاندان : اس قسم کے خاندان میں نسل کا تعین ماں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ بچے کے نام کے پیچھے ماں کا نام جوڑا جاتا ہے۔ ملکیت اور اختیارات کا ورثہ ماں کی طرف سے صرف زنانہ اولاد کو ملتا ہے۔ مذہبی رسوم بھی عورتوں کے ذریعے ہی انجام پاتی ہیں۔

(2) پدرنسلی خاندان : اس قسم کے خاندان میں نسل کا تعین باپ کی طرف سے ہوتا ہے۔ بچے کے نام کے پیچھے باپ کا نام لگایا جاتا ہے۔ ملکیت اور اختیارات نرینہ اولاد کو باپ کی طرف سے ملتے ہیں۔ مذہبی رسوم نرینہ اولاد کے ذریعے انجام پاتی ہیں۔

(3) مادرنسبی خاندان : جس خاندان میں ماں کا اختیار اعلیٰ ہوتا ہے۔ یا ماں کو ہی خاندان کی اصل مانا جاتا ہے، وہ مادرنسبی خاندان کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جس میں عورتیں عام طور پر اعلیٰ مقام پر ہوتی ہیں۔ سماجی زندگی کے معاشی، مذہبی، سیاسی اور سماجی میدان میں عورتوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ مادر نسبی خاندان زیادہ تر مادرنسلی اور مادر مقامی ہوتا ہے۔ ایسے خاندانوں میں اولاد کی نسل کا تعین ماں کے نام سے ہوتا ہے۔ اور وراثت بھی زنانہ اولاد کو ملتی ہے۔ شادی کے بعد لڑکی اپنی ماں کے گھر رہتی ہے۔ شوہر کو بیوی کے گھر رہنے کے لیے آنا پڑتا ہے۔ بھارت میں قدیم ذات سماج میں کھاسی اور گارو یہ دونوں مادرنسبی خاندانی نظام رکھنے والی قدیم ذاتیں ہیں۔ اسی طرح جنوبی بھارت میں آباد نائرو میں بھی مادرنسبی خاندان کا نظام پایا جاتا ہے۔

(4) پدرنسبی خاندان : پدرنسبی خاندان میں مردوں کا اختیار، مقام اور درجہ بلند ہوتا ہے۔ نتیجتاً معاشی، مذہبی سیاسی اور سماجی میدان میں مردوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ پدرنسبی خاندان زیادہ تر پدرنسلی اور پدر مقامی ہوتے ہیں۔ اس لیے وراثت باپ کی جانب سے نرینہ اولاد کو ملتی ہے۔ نیز خاندان میں نرینہ اولاد کی خاص اہمیت ہوتی ہے۔ اور اگر نرینہ اولاد نہ ہو تو ایسے حالات میں قریبی خونی رشتہ کے تعلق سے بچے کو گود لیا جاتا ہے۔

(5) مادرمقامی خاندان : اس قسم کے خاندان میں عورتیں ماں کی وراثت ہوتی ہیں اور شادی کے بعد بھی ماں کے ساتھ ماں کے خاندان میں رہتی ہیں شادی کے بعد اُس کے شوہر کو بیوی کے خاندان میں آکر رہنا پڑتا ہے۔ خاندان کے تمام فیصلوں میں عورت کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(6) پدرمقامی خاندان : اس قسم کے خاندان میں نرینہ اولاد باپ کی وراثت بنتی ہے۔ شادی کے بعد عورت اپنے شوہر کے خاندان میں رہتی ہے۔ خاندان کے تمام کاموں میں نرینہ اولاد کو اہمیت دی جاتی ہے۔

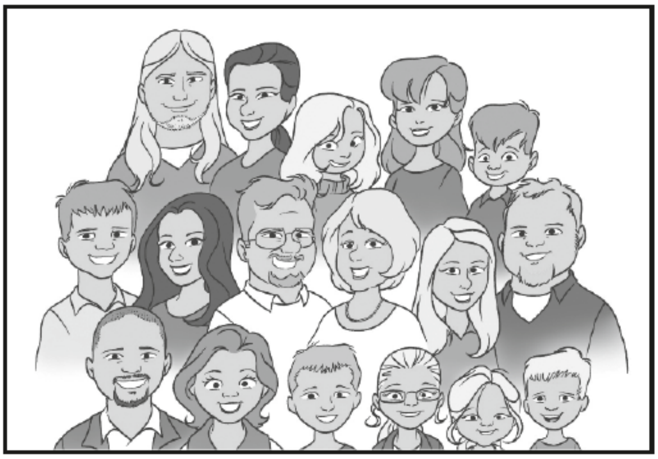

مشترکہ خاندان

(7) مشترکہ خاندان : مشترکہ خاندان میں دو یا اُس سے زیادہ نسلیں ایک ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ وہ ایک ہی رہائش گاہ میں رہتے ہیں۔ ایک ہی باورچی خانہ میں کھانا بنتا ہے۔ خاندان کی ملکیت مشترکہ ہوتی ہے۔ خاندان کا نظام گھر کے بزرگ ماں یا باپ کے ذریعے چلتا ہے۔ مشترکہ خاندان میں خاندان کے بزرگ کے اختیارات ہوتے ہیں۔ اُن کے فیصلوں کو تمام افراد کو قبول کرنے پڑتے ہیں۔ اس قسم کے خاندان میں بوڑھے، بیوہ، معذور اور کمزور افراد کو سماجی سلامتی حاصل ہوتی ہے۔

(8) غیرمشترکہ خاندان : غیرمشترکہ خاندان وسعت کے لحاظ سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اُس میں شوہر-بیوی اور ان کی غیر شادی شدہ اولاد کا شمار ہوتا ہے۔ اس قسم کے خاندان میں اختیار اہم ذمہ دار فرد کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ فیصلہ سب کی مرضی سے لیے جاتے ہیں۔ انفرادی فیصلہ کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس لیے خاندان میں کوئی کسی کی مخالفت نہیں کرتا۔ غیرمشترکہ خاندان میں عورتوں اور بچوں کو آزادی ملنے کی وجہ سے انفرادی ترقی کے مواقع ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ آج کے دور میں ایک ماں یا ایک باپ والے خاندان بھی

نظر آتے ہیں۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق بھارت کے کل خاندانوں میں مشترکہ خاندان کا تناسب 19% اور غیر مشترکہ خاندان کا تناسب 81% درج ہوا ہے۔ جنوبی بھارت چار ریاستوں میں مشترکہ خاندان کا تناسب 10% درج ہوا ہے۔

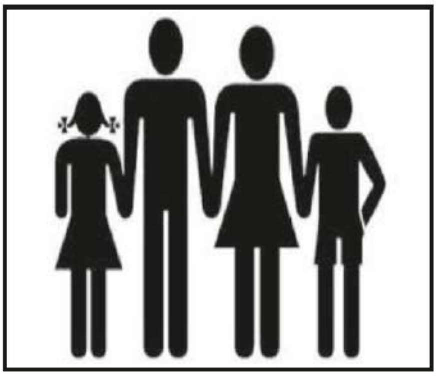
غیر مشترکہ خاندان

خاندان کا کام

خاندان فرد اور سماج کے لیے مختلف کام کرتا ہے، سماج کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ خاندان کے ذریعے ہونے والے کام مندرجہ ذیل ہیں :

(1) **خاندان کا حیاتیاتی کام** : جنسی سکون اور پیدائشی وغیرہ کاموں کو خاندان کے حیاتیاتی کاموں میں شامل کر سکتے ہیں۔ سماج کے منظور شدہ اور تسلیم کردہ طریقے سے عورت-مرد کے جنسی تعلقات تسکین پاتے ہیں۔ اسی طرح افزائشِ نسل سماج کے تسلسل کے لیے بہت اہم ہے۔ خاندانی نظام اس کام پر قابو پا کر مستقل رکھتا ہے۔

(2) **خاندان کا نفسیاتی کام** : فرد کی مادّی ضروریات کے علاوہ سلامتی، پیار کی ذہنی ضروریات بھی خاندان کے ذریعے پوری ہوتی ہے۔ پیار، محبت، اُنسیت وغیرہ جذبات فرد کو ذہنی سکون عطا کرتے ہیں۔ یہ کام کوئی دوسرا گروہ اتنی مقدار میں نہیں کرسکتا۔

(3) **خاندان کا معاشی کام** : زرعی معاشی نظام والے سماجی نظام میں خاندان پیداوار کا مرکز بن جاتا ہے۔ خاندان کی بحالی اور روزگار میں مرد اور عورت کی یکساں حصّہ داری دکھائی دیتی ہے۔ اور اولاد کی پرورش اور خاندانی نظام کا کام عورت کرتی ہے جدید صنعتی سماجی نظام میں خاندان معاشی پیداوار کا مرکز بن گیا ہوا ایسے محدود معیار دکھائی دیتے ہیں۔ خاندان کے افراد کی مادّی ضرورتوں کو پورا کرنے کا کام خاندان کر رہا ہے۔

(4) **خاندان کا سماجی کام** : خاندان میں ہونے والے سماجی کاموں میں فرد کو خاندانی تعلقات کے ذریعے متعین سماجی درجہ حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً خاندان میں بیٹا یا بیٹی، بھائی یا بہن وغیرہ کے طور پر سماج میں خاندان کا جو وقار ہوتا ہے وہ فرد کو خود بخود حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا اہم کام یہ ہے کہ فرد کو سماجی زندگی جینے کی تعلیم دیتا ہے۔ سماجی روایات اور برتاؤ کے طریقے بچہ خاندان سے سیکھتا ہے۔ نیز خاندان بچے کو تہذیبی ورثہ عطا کرتا ہے۔

(5) **خاندان کا تہذیبی کام** : انسانی سماج کو تہذیبی ورثہ کا عطیہ خاندان کے ذریعے ہوتا ہے۔ سماج کی تہذیبی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے نسل در نسل تہذیبی ورثہ کو منتقل کرتا ہے۔ ہر خاندان اپنی مخصوص طرزِ زندگی کے ذریعے تہذیب کے مختلف عناصر کو محفوظ رکھتا ہے اور اپنی اولاد کو سکھاتا ہے۔

خاندان میں آئی ہوئی تبدیلی

جدید دور میں صنعت کاری، شہر کاری، تعلیم، خبر رسانی کے ذرائع جیسے مختلف عوامل کی وجہ سے خاندانوں میں تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے :

(1) **خاندان کی وسعت چھوٹی ہو رہی ہے** : مختلف عوامل کی وجہ سے روایتی مشترکہ خاندان کے بدلے چھوٹے خاندان وجود میں آ رہے ہیں۔

(2) **ذمہ داری کا دائرہ گھٹتا جاتا ہے** : نئی نسل کے لیے اُن کے دور کے خون کے رشتے دار کی اہمیت کم ہوتی جا رہی ہے۔ مشترکہ خاندان کے افراد کے جانب اُن کی اپنی ذمہ داری اور فرض ادا کرنا مشکل بنتا جا رہا ہے۔

(3) **شوہر-بیوی کے تعلقات میں تبدیلی** : روایتی بھارتی خاندان میں شوہر-بیوی کے تعلقات اختیار اور تابع داری کی بنیاد پر قائم تھے۔ شوہر کا حکم ماننا بیوی کے لیے لازمی تھا۔ لیکن جدید دور میں ان تعلقات میں کافی تبدیلی آئی ہے۔ شوہر-بیوی کے درمیان یکسانیت کی بنیاد پر نئی شکل کے تعلقات ترقی پا رہے ہیں۔

(4) **ماں-باپ اور اولاد کے درمیان تعلقات** : ماں-باپ اور اولاد کے درمیان کے تعلقات عام طور پر اختیار اور تابع داری کے اقدار پر قائم

تھے۔ باپ کا فیصلہ آخری مانا جاتا تھا۔ باپ کا اختیار کمزور پڑتا جارہا ہے۔ اولاد اپنے باپ کے فیصلے پر اپنی رائے پیش کرسکتی ہے۔ اولاد باپ پر انحصار رکھے ایسی توقع نہیں رکھی جاتی۔ اولاد کی طرف ماں-باپ کا رجحان بدلتا جارہا ہے۔

شادی کا ادارہ (Marriage Institution)

طلباء، اگلے نکات میں خاندانی ادارے پر بحث کی ہے۔لیکن شادی کا ادارہ خاندان-ادارے سے جڑا ہوا اہم ادارہ ہے۔ اس لیے اب ہم شادی-ادارہ کے بارے میں بحث کریں گے۔

شادی، خاندان ادارہ کا مرحلہ ہے۔مختلف سماجوں کے سماجی اُصولوں اور اقدار میں اختلافات کی وجہ سے شادی کے مقاصد اور ہیئت میں بھی فرق نظر آتا ہے۔

شادی کے معنی

شادی،عورت – مرد کے درمیان ایک مخصوص قسم کا تعلق ہے۔جس میں جنسی تعلقات سماج کے منظور شدہ اور با قاعدہ طور پر قبول ہیں، جونسن بیان کرتے ہیں کہ''شادی کا ضروری عنصر یہ ہے کہ اُس میں عورت اور مرد ایک مستحکم تعلق رہ کر سماجی مقام کو بغیر گنوائے، بچے پیدا کرنے کی سماجی اجازت حاصل کرتے ہیں۔'' ویسٹر مارک بتاتے ہیں کہ''شادی ایک یا زیادہ مردوں کا ایک یا زیادہ عورتوں کے ساتھ تعلق ہے، جسے سماج کے رواج یا قانون نے منظور کیا ہے۔ اسی طرح کے تعلقات میں شادی کرنے والے افراد اور پیدا ہونے والے بچوں کے آپسی حقوق اور فرائض شامل ہیں۔'' شادی کے تعلقات کے ساتھ فرائض اور حقوق جڑے ہوئے ہیں۔

شادی کے مقاصد

ہر مذہب میں شادی کا مقصد مذہب (مذہبی فرائض کی پابندی)، رعایہ (بچے کی پیدائش)، جنابت (جنسی تسکین) نیز جائے سکونت ہے۔ سماج کی مختلف ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے سماج کے تسلیم شدہ طور طریقوں اور قوانین پر عمل کیا جاتا ہے۔

شادی کی قسمیں

جوڑوں کی تعداد کے مطابق یعنی شوہر یا بیوی کے تعداد کے مطابق شادی کی دو قسمیں مندرجہ ذیل ہیں، جس کو تصویر میں اس طرح بتا سکتے ہیں :

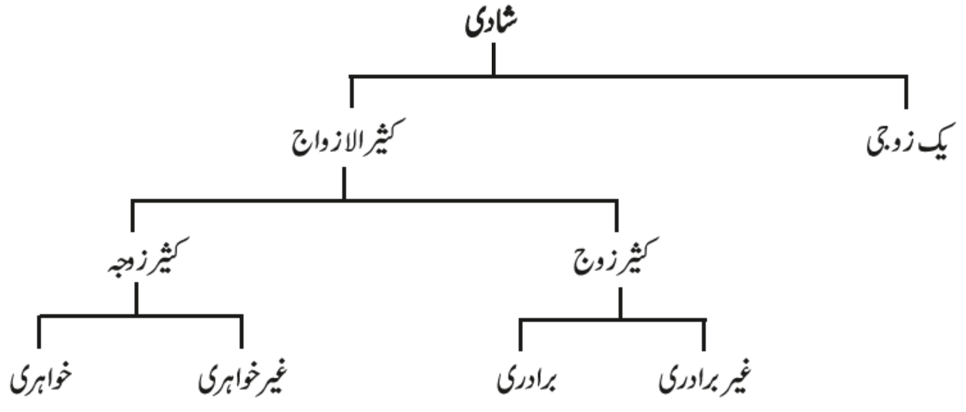

(1) **یک زوجی شادی** : ایک مرد یا ایک عورت ایک ہی وقت میں سماج کے منظور کردہ طریقہ سے ایک ہی عورت یا مرد کے ساتھ شادی کے بندھن سے جڑے ہوتے ہیں تو اُسے یک زوجی شادی سے پہچانا جاتا ہے۔ اس قسم کی شادی دنیا کے زیادہ تر سماجوں میں قبول کردہ ہے۔

(2) **کثیر الازواج شادی** : شادی کے بندھن میں بندھنے والے عورت – مرد یک طرفہ (سماج کے منظور کردہ) تعداد ایک سے زیادہ ہوتو اُسے کثیر ازواج شادی کہتے ہیں۔

(1) **کثیر زوجہ شادی** : جب کوئی ایک مرد ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ شادی کے تعلق سے جُڑتا ہے تب اُسے کثیر زوجہ شادی کہتے ہیں۔ ایک سے زیادہ بیویاں، کی دو–ضمنی قسمیں ہیں :

(A) **خواہری کثیر زوجہ** : جب کسی ایک مرد کے ساتھ شادی سے جڑنے والی عورتیں آپس میں حقیقی بہنیں ہوں تو اُسے خواہری کثیر زوجہ کہا جاتا ہے۔

(B) **غیر خواہری کثیر زوجہ** : جب کسی مرد کے ساتھ شادی سے جُڑنے والی عورتیں آپس میں حقیقی بہنیں نہ ہوں، تو اُسے غیر خواہری کثیر زوجہ کہا جاتا ہے۔

(2) **کثیر زوج شادی** : کثیر زوج ایک سے زیادہ ساتھی والی شادی کی ایک قسم ہے۔ جس میں ایک عورت ایک سے زیادہ مردوں کے ساتھ شادی کے تعلق سے جڑتی ہے۔ کثیر زوج شادی کی دو ضمنی قسمیں ہیں :

(A) **برادری کثیر زوج** : جس شادی میں عورت سے جڑنے والے مرد ایک دوسرے کے حقیقی بھائی ہوں تو اُسے برادری کثیر زوج کہتے ہیں۔

(B) **غیر برادری کثیر زوج** : کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے والے مرد آپس میں حقیقی بھائی نہ ہوں تو اُسے غیر برادری کثیر زوج کہا جائے گا۔

شریکِ حیات پسند کرنے والے احاطے (معیار)

ہر سماج میں شریکِ حیات پسند کرنے کے لیے فرد کو دی جانے والی آزادی محدود ہوتی ہے۔ کون کس سے شادی کرسکتا ہے اور کون کس سے شادی نہیں کرسکتا اس معاملے میں ہر سماج میں الگ الگ معیار ہوتے ہیں۔ اُس کے ذریعے ہی رفیقِ حیات پسند کرنے کے احاطے طے ہوتے ہیں۔ اُس کے ذریعے ہی رفیقِ حیات پسند کرنے کے معیار طے ہوتے ہیں۔ رسم ورواج احاطے اور معیار کے ذریعے سماج رفیقِ حیات کی پسند پر اختیار رکھتا ہے جو حسبِ ذیل ہیں :

(1) **داخلی شادی** : جس میں جماعت کے رواج کے مطابق فرد کو خود کی جماعت–گروہ میں سے ہی رفیقِ حیات کو پسند کرنا پڑتا ہے۔ جس جماعت کے افراد کے درمیان شادی کے تعلقات باندھے جاسکتے ہوں اُس جماعت کو داخلی شادی گروہ کہتے ہیں۔ ذات–پات داخلی شادی گروہ ہے۔ ہندو سماج کی روایت کے مطابق رفیقِ حیات کی پسند خود کی ذات یا ضمنی ذات میں سے ہوسکتی ہے۔ بھارت کے دوسرے مذہبی گروہوں میں بھی یہی روایت جاری ہے۔

(2) **بیرونی شادی** : بیرونی شادی کا اُصول بنیادی طور پر قریبی رشتہ داروں کے درمیان شادی کے تعلق پر پابندی لگاتا ہے۔ مثال کے طور پر فرد کے قریبی جماعت، بھائی–بہن اور خون کے رشتہ میں آنے والے رشتہ داروں کے ساتھ شادی نہیں ہوسکتی۔ اس سے متعلق الگ الگ اُصول رائج ہیں۔

(3) **برابر کی ذات، کم رُتبہ ذات، اعلیٰ رُتبہ ذات شادیاں** : مساوی درجہ رکھنے والے یا خود کے ہی گروہ یا ذات پات میں سے رفیقِ حیات پسند کرے تب اُسے برابر کی ذات شادی کہیں گے۔ اونچی ذات یا ورن کا مرد اپنے سے کم رُتبہ ذات–ورن میں سے رفیقِ حیات پسند کرے تو وہ کم رتبہ ذات شادی ہے۔ جب اونچی ذات یا ورن کی عورت اپنے سے کم رتبہ ذات یا وَرن کے مرد کو جیون ساتھی پسند کرتی ہے تب وہ اعلیٰ رتبہ شادی ہے۔

شریکِ حیات کی پسند میں اوّلیت کے معیار

(1) **اعلیٰ خاندانی شادی** : ماں–باپ کو اپنی لڑکی کی شادی اُس کے خاندان کے مقابلے سماجی عزت کے لحاظ سے بلند خاندان کے مرد کے کرنی چاہیے۔ اس طرح کا معیار (قدریں) کچھ جماعتوں میں رائج ہے۔ ایسی شادی کو خاندانی شادی سے پہچانا جاتا ہے۔ کچھ ذاتوں میں خاندانی شادی کا رواج آج بھی نظر آتا ہے۔

(2) **دیور سے شادی، جیٹھ سے شادی، سالی سے شادی** : دیور سے شادی، جیٹھ سے شادی، سالی سے شادی کے ذریعے شریکِ حیات مل سکتا ہے۔ عورت کے شوہر کی موت واقع ہوجائے تب وہ شوہر کے چھوٹے بھائی کے ساتھ شادی کرتی ہے تو وہ دیور سے شادی ہے۔ اور شوہر کے بڑے بھائی کے ساتھ دوسری شادی کرتی ہے تو وہ جیٹھ سے شادی کا رواج ہے۔ اسی طرح بیوی کی موت کے بعد مرنے والی بیوی کی بہن کے ساتھ شادی کی جاسکتی ہے وہ سالی سے شادی ہے۔

(3) ماں-باپ کے رشتہ داروں میں شادی : کچھ جماعتوں میں باپ کے رشتہ دار پھوپھی کے بچے اور ماں کے رشتہ دار ماموں یا خالہ کے بچوں کے ساتھ شادی کے تعلقات باندھے جاسکتے ہیں۔ جسے باپ ے رشتہ داروں میں شادی کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔

شادی کے معاملات میں تبدیلی : صنعت کاری، شہرکاری، قانون کاری، غیر فرقہ واریت، شخصیت پن، آزادی اور یکسانیت، تعلیم نسواں اور خواتین کا ملازمت میں داخلہ، سائنس ٹیکنالوجی اور خبر رسانی کے ذرائع کی ترقی جیسے مختلف عوامل کے نتیجہ میں شادی-معاملات میں تبدیلیاں آئی ہیں۔ جو حسبِ ذیل ہیں :

(1) شادی کا مذہبی پہلو کمزور ہوا ہے : شادی میں مذہبی روایات رسمی نظر آتی ہیں۔ شادی کو پاکیزہ سنسکار اور پاکیزہ بندھن شمار کرنے کا آدرش کمزور پڑا ہے۔ کنیہ دان شادی کی رسم کا اہم حصّہ ہے۔ ماں-باپ کی طرف سے لڑکی کو چیزیں سوغات میں دی جاتی ہیں لیکن اُس میں مادّہ پرستی، سماجی عزت، جہیز وغیرہ معاملات اہم بنتے جارہے ہیں۔ کنیادان میں جو مذہبی عناصر تھے ان کی جگہ سماجی، مادّی عناصر خاص دکھائی دیتے ہیں۔

(2) ہندو شادی میں معاہدہ کا بڑھتا ہوا چلن : روایتی ہندو شادی کو ایک سنسکار کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ نفس پرست رویہ کی وجہ سے شادی کے ساتھ جڑی ہوئی روایتی اقدار میں تبدیلی آئی ہے۔ 1954 کے اسپیشل میریج ایکٹ (Special Marriage Act 1954) کے تحت باہمی منظوری سے طلاق حاصل کی جاسکتی ہے۔ عورت مرد دونوں کو طلاق کا حق ملا ہے۔

(3) شادی کی عمر بڑھتی جارہی ہے : قانون کی رو سے لڑکے کی شادی کی عمر 21 سال اور لڑکی کی شادی کی عمر 18 سال طے کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم، شادی سے متعلق خیالات میں تبدیلی، تعلیمِ نسواں کو بڑھاوا وغیرہ عوامل کے نتیجے میں شادی کی عمر بڑھتی جارہی ہے۔ پہلے کے مقابلے میں بچپن کی شادی کے رواج میں کمی آئی ہے۔

(4) شریکِ حیات کی پسند کے معیار میں تبدیلی : روایتی طور پر شریکِ حیات کا انتخاب ماں-باپ یا بزرگوں کے ذریعے ہوتا تھا۔ شادی کو دو خاندانوں کے جوڑ کے طور پر تسلیم کیا جاتا تھا۔ آج کے دور میں اسی معاملے میں تبدیلی آئی ہے۔ اب لڑکے-لڑکی کی مرضی کو اہمیت دی جاتی ہے۔ شریکِ حیات کی پسند میں انفرادی قابلیت کو خاص ترجیح دی جاتی ہے۔

(5) بین الذّاتی شادی ممکن ہوئی ہے : مختلف قانونی کوششوں اور ترمیمات کی وجہ سے مختلف ذاتوں کے بیچ شادی کے تعلقات کی حمایت میں مناسب ماحول پیدا ہوا ہے۔ 1954 اسپیشل میریج ایکٹ سے ذات-پات کے درمیان شادی کو مکمل طور پر منظوری ملی ہے۔

(6) کثیر زوج اور کثیر زوجہ شادیاں غیر قانونی مانی گئی ہیں : مختلف قوانین کی وجہ سے ہندوؤں میں کثیر زوج اور کثیر ازواج شادیاں غیر قانونی قرار دی گئی ہیں۔ 1955 کے ہندو شادی کے قانون سے ہندو سماج میں مندرجہ بالا رواج کا قانونی طور پر مکمل ختم ہوا ہے۔

(7) خود-پسند شادی کو ترجیح دی گئی ہے : شادی کی اجازت کے معاملے میں تبدیلی آئی ہے۔ مختلف عوامل کے اثرات کے نتیجے میں خود کی پسند کی شادی ہونے لگی ہے۔ ایسے شادیوں کی جانب فراخ دلی اور رواداری کا برتاؤ کیا جارہا ہے اور اُسے تسلیم کیا جارہا ہے۔

(8) طلاق کو قانونی منظوری : قانون کے ذریعے عورت-مرد کو طلاق کا یکساں حق حاصل ہوا ہے۔ ناخوش ازدواجی زندگی کو ختم کرنے کے لیے اب عورت-مرد طلاق کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ 1955 ہندو-شادی کے قانون میں طلاق کو منظوری دی گئی ہے۔

ذات-پات ادارہ (Caste Institution)

ذات-پات ادارہ بھارتی سماج کی اہم خصوصیت ہے۔ آج بھی ایک سماجی طاقت کے طور پر بھارتی سماجی زندگی کے مختلف شعبوں میں کم وبیش ذات-پات کا اثر دکھائی دیتا ہے۔ ہندوؤں کی سماجی زندگی کا تقریباً ہر شعبہ ذات-پات کے ادارے کے تانے-بانے سے بنا ہوا ہے۔ جس کے وسیع اثرات ہندو سماج کے خوراک، لباس، شادی، رسم ورواج، خاندانی زندگی، روزگار وغیرہ کئی شعبوں پر دکھائی دیتے ہیں۔

ذات-پات کے معنی

ایم۔این۔شری نواس بیان کرتے ہیں کہ ''ذات-پات ایک نسل در نسل داخلی بیاہ کے رواج والا اور عام طور پر ایک جگہ پر بسنے والا گروہ ہے۔'' الگ الگ ذات-پات کے درمیان تعلقات پر ضابطہ خالص اور غیر خالص خیالات کے ذریعے ہوتا ہے۔ اور عام طور پر ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کا طریقہ سب سے خاص ذات-پات کے اندر ہی ہوتا ہے۔ ڈھریے بیان کرتے ہیں کہ ہندوسماج اسے مختلف گروہوں میں منقسم ہے، جو گروہوں کی سماجی وقار کی سطحیں اور آپسی برتاؤ کا دائرہ الگ الگ ہے۔

ذات-پات کی خصوصیات

ڈھریے نے بھارت کی روایتی ذات-پات کی ہئیت سمجھانے کے لیے ذات-پات کی بنیادی خصوصیات بیان کی ہیں۔

(1) **ہندوسماج کی مختلف حصّوں میں تقسیم** : مختلف ذات بھارت میں ہندوسماج کو مختلف حصّوں میں تقسیم کرتی ہیں۔ قدیم زمانے سے ہندوسماج ایک سالم گروہ نہیں رہا۔ ہندوسماج پر ذات ایک الگ اور آزاد سماجی اکائی کے طور پر اپنے وجود کی حامل ہے۔ جس میں ہر ذات کی ممبرشپ پیدائش سے ہوتی ہے۔ ہر ذات کی اپنی سابقہ اور آزاد ذات کی پنچایت ہوتی ہے۔ ہر ذات کی اپنی سابقہ تہذیب ہوتی ہے۔ ان باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ ہر ذات ایک آزاد سماجی اکائی کی حامل ہے۔

(2) **ترتیب بندی** : ڈھریے بیان کرتے ہیں کہ بھارت میں تمام ذات میں اعلیٰ-ادنیٰ درجہ کا ایک متعین منصوبہ نظر آتا ہے۔ ترتیب بندی کے نظام میں مذہبی نظریے سے برہمن سب سے اعلیٰ مانے جاتے ہیں۔ لیکن دوسری مختلف ذات کا ایک متعین سماجی مقام طے کرنا مشکل ہے۔ خاص طور پر درمیانی ذات کے درجہ کے بارے میں وضاحت کا فقدان یہ بھارتی ذات نظام کی قابلِ ذکر خصوصیت ہے۔

(3) **کھانے-پینے اور سماجی لین-دین کی پابندیاں** : کھانے-پینے اور سماجی برتاؤ کس ذات کے ساتھ رکھ سکتے ہیں اور کس ذات کے ساتھ نہیں رکھ سکتے، اُس سے متعلق باریک سماجی معیار ہر ذات میں ہوتے ہیں۔ کھانے-پینے کے تعلقات اور سماجی برتاؤ کے معاملے میں مختلف علاقوں میں الگ الگ ذات کے رواج میں بہت فرق نظر آتا ہے۔

(4) **مختلف ذات کی شہری اور مذہبی محرومیاں اور مخصوص اختیارات** : بھارت کی مختلف ذات میں رائج اعلیٰ اور ادنیٰ قسم کے تصورات نے ادنی اور اعلیٰ شمار ہونے والی ذاتوں میں شہری اور مذہبی اختیارات سے متعلق غیر مساوات قائم کیا ہے۔ ادنیٰ سمجھی جانے والی ذات کئی قسم کے شہری اور مذہبی اختیارات سے محروم تھیں۔ جب کہ اعلیٰ سمجھی جانے والی ذات اس معاملے میں مخصوص اختیارات رکھتی ہیں۔ رہائش گاہوں، گاؤں کے کنویں کا استعمال، عام راستوں کا استعمال، اسکول میں داخلہ، مندر میں داخلہ وغیرہ کئی معاملات میں محرومیت اور مخصوص اختیارات کا وجود تھا۔

(5) **انتخابِ معاش پر پابندیاں** : ذات کا پیشہ نسل در نسل چلتا تھا۔ ہر ذات کے لیے اس کے طے شدہ پیشہ اختیار کرنا یہ اُس کا فرض سمجھا جاتا۔ باپ کا پیشہ بیٹا اختیار کرے ایسی روایت تھی۔

(6) **شادی سے متعلق پابندیاں** : داخلی بیاہ کا رواج ذات کے سماج کا اہم پہلو ہے۔ ہر فرد کو اپنی ذات یا اپنی ضمنی ذات میں شادی کرنا لازمی تھا۔ اس اُصول کو توڑنے والے فرد کو ذات سے باہر کر دینے کی سزا دی جاتی تھی۔

روایتی ذات کے ادارے میں تبدیلی

بھارت میں ذات ادارہ وسطی دور کے خاتمہ تک بہت ہی جامد شکل میں رائج تھے۔ لیکن بھارت میں برطانوی دورِ حکومت کے آغاز سے ذات کے ادارہ میں قابلِ تحریر تبدیلیاں آنے لگیں۔ برطانوی لوگوں کی انگریزی طریقۂ تعلیم، سماجی قانون کاری، صنعت کاری اور شہرکاری، جمہوری اور وسیع النظری

وغیرہ اثرات کی وجہ سے ذات کے ادارے میں جدید تبدیلی کا عمل شروع ہوا۔ بھارت کی آزادی کے بعد ذات میں تبدیلی کا عمل تیز ہوا۔ آزاد بھارت میں ذات ادارے کی روایتی خصوصیات میں حسبِ ذیل تبدیلیاں آئیں۔

(1) **جزوی تقسیم میں تبدیلی** : روایتی ذات کے نظام میں فرد جس ذات میں پیدا ہوتا وہ درجہ خود بخود اُسے مل جاتا اور اُس میں فرد کے پاس کوئی متبادل یا انتخاب نہیں تھا۔ آج بھی فرد کی پیدائش سے درجہ تو ملتا ہے مگر ذات کے سپرد کردہ درجہ کے مقابل تعلیم، نئے پیشے، آمدنی، اختیارات جیسے عوامل کی وجہ سے پیدائشی درجہ کی اہمیت کم ہوجاتی ہے۔ جو اس خصوصیت کی تبدیلی ہے۔

دوسرا یہ کہ ذاتوں کی تقسیم کے لیے زیادہ مؤثر ہر ذات کی اپنی انفرادی تہذیب تھی۔ ہر ذات کی ایک زندگی تھی اور اُس کی الگ دنیا ایسا لگتا تھا۔ کیوں کہ ہر ذات کی طرزِ زندگی، زبان، لباس اور برتاؤ، معیار اپنی تہذیب کے مطابق تھی اس لیے جزوی تقسیم (درجات) زیادہ شدید محسوس ہوتی تھی۔ لیکن آج تعلیم، تہذیب کاری، مغرب کاری، جدید کاری اور عالمگیریت جیسے عوامل کی وجہ سے فرد کی انفرادی تہذیب پھیکی پڑتی جارہی ہے۔ ہر ایک کا لباس، زبان، خوراک، پیشہ یکساں ہوگئے ہیں۔ اس لیے جزوی کی تقسیم مٹ کر باہمی ذات کے حصّے جدید زندگی جینے لگے ہیں۔ اسی طرح جزوی تقسیم کو زیادہ مؤثر بنانے میں ذات کی پنچایت اہم رول ادا کرتی۔ ہر ذات کی انفرادی پنچایت تھی جو ممبر کے برتاؤ پر ضابطہ رکھ کر ذات کے گروہ کو حفاظت میں رکھتی۔ لیکن مختلف عوامل اور ذات کی محرومی کا انسدادی قانون اور دوسرے قوانین نے ذات کی پنچایت کے اختیارات کو کمزور بنایا۔ اس لیے ذات کے ممبران جدید طرزِ زندگی جینے لگے۔ ذات کی بندشوں کی بغاوت کرنے لگے۔

اس طرح پیدائشی وراثتی درجہ کے بدلے حاصل کردہ درجہ کی بڑھتی ہوئی اہمیت، ذات کی تہذیب کا زوال اور ذات پنچ کمزور پڑنے سے جزوی تقسیم ختم ہوتی جارہی ہے۔

(2) **سماجی ترتیب بندی میں تبدیلی** : روایتی نظام میں ذات کے مختلف گروہوں کا مقام غیر مساوی ہونے کی وجہ سے اُس میں سماجی غیر مساوات نظر آئے۔ یہ غیر مساوی درجہ والی ذات کے گروہ صعودی-نزولی ترتیب میں تھیں۔ جسے سماجی ترتیب بندی کہتے ہیں۔ ذات نظام کی اپنی ترتیب بندی تھی لیکن پورے بھارت میں مذہبی نظریے سے برہمنوں کا درجہ اونچا تھا نیز اچھوت مانی جانے والی ذات کا درجہ نیچا تھا۔ درمیانی ذات کا درجہ زمین کی ملکیت اختیارات اور سماج کی مختلف پیائش کی بنا پر مقامی سطح پر طے ہوتا۔

آج کے دور میں تعلیم، صنعت کاری، شہری جدید اقدار، تہذیب کاری، قانون کاری جیسے عوامل کی وجہ سے ذات کی اس خصوصیت میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ زیادہ تعداد میں صلاحیت - ملکیت آمدنی رکھنے ولاے لوگوں کا ترتیب بندی میں مقام آگے آیا ہے۔ مثال کے طور پر برہمن، بنیے وغیرہ ذات کی ترتیب بندی کمزور بنی ہے۔

(3) **کھانے-پینے اور رابطہ سے متعلق پابندیوں میں تبدیلی** : کس کو کیا کھانا، کس کے ساتھ کھانا، کھانا کس کے ہاتھ کا بنا کھانا، کس کے ساتھ بیٹھنا، کس کے گھر کا پانی پی سکتے ہیں نیز کچا کھانا، پکا ہوا کھانا، خیالات کے ذریعے روایتی ذات کے نظام میں کھانے پینے اور رابطہ کے متعلق پابندیاں زیادہ مضبوط تھیں۔ آج کے دور میں تعلیم، صنعت کاری، شہریانہ (شہرکاری)، تہذیب کاری، جدید کاری، مغرب کاری، قانون کاری، عالمی خبر رسانی کے ذرائع کی وجہ سے اس طرح کی پابندیاں کمزور ثابت ہوئیں۔ شہریوں میں جڑ سے مٹنے لگی ہیں۔ لیکن گاؤں میں کچھ مقدار میں دکھائی پڑتی ہیں۔ آج تو Junk food اور Fast food کے زمانے میں ایسی سوچ کی گنجائش نہیں۔

(4) **شہری اور مذہبی محرومیاں اور مخصوص اختیارات میں تبدیلی** : بھارت کی ذات میں سماجی ترتیب بندی کی وجہ سے ادنیٰ اور اعلیٰ شمار ہونے والی ذات میں شہری اور مذہبی اختیارات غیر مساوی ہے۔ روایتی ذات کے نظام میں ادنیٰ ذاتیں کئی قسم کے شہری-مذہبی اختیارات سے محروم تھیں۔ اور کئی اعلیٰ شمار ہونے والی ذات کے پاس مخصوص اختیارات تھے، اعلیٰ ذاتیں عام زندگی میں شہری اور مذہبی معاملے میں اختیار اور حقوق کی حامل تھیں۔ آج کے دور

میں تعلیم، آئین، جدید کاری، صنعت کاری، شہر کاری، قانون کاری، چھوت-اچھوت انسداد، ایٹروسیٹی ایکٹ جیسے عوامل کی وجہ سے مخصوص اختیارات ختم ہوئے نیز ادنیٰ ذات کی محرومی نابود ہوئی۔ آج غیر دستوری برتاؤ کیا جائے تو سزا کا مستحق بنتا ہے۔ عالمی، جمہوری مساوی اقدار کی وجہ سے بھی یہ معذوری ختم ہو رہی ہے۔

(5) انتخابِ معاش کی پابندیوں میں تبدیلی : روایتی ذات کے نظام میں نسل در نسل روزگار چلے آ رہے تھے۔ اُس کے مطابق ہر ذات کا طے شدہ پیشہ ذات کے ممبر کو کرنا پڑتا۔ دیگر ذات پات کے ممبر کو اُس میں دخل نہیں تھا۔ نیز خود کی ذات کے ممبر کو بھی دوسرا پیشہ اختیار کرنے پر پابندی تھی۔ بیوپار، زرعی مزدوری اور لشکر کی نوکری جیسے پیشے کوئی بھی ذات کر سکتی تھی۔ آج صنعت کاری، تعلیم، شہر کاری، مشین، سائنسی انقلاب کی وجہ سے کئی نئے پیشے سامنے آئے ہیں۔ جس میں صلاحیت علم اہم بنے ہیں۔ نتیجتاً روایتی-وراثتی پیشوں کا جھکاؤ کم ہوا ہے۔ اتنا ہی نہیں روایتی-وراثتی پیشوں پر گزر بسر کرنا مشکل بنا۔ پیشہ ورانہ مہاجن منڈل کا انضباط کمزور پڑ گیا۔ اسی لیے انتخاب معاش کی پابندیاں نابود ہو گئیں اور آج ذات اور پیشہ کے درمیان کا تعلق کمزور پڑ گیا ہے۔

(6) شادی سے متعلق پابندیوں میں تبدیلی : روایتی ذات کے نظام میں ایک ضمنی ذات کے فرد کی دوسری ضمنی ذات کے فرد کے ساتھ شادی پر پابندی تھی۔ ہر ضمنی ذات میں شادی کے تعلق کا دائرہ خود کے گروہ تک ہی محدود تھا۔ داخلی بیاہ کا قانون مضبوط تھا۔ اگر قانون شکنی ہوتی تو ذات سے باہر کر دینے کی سزا دی جاتی۔ جدید دور میں 1954 اسپیشل میریج ایکٹ، 1955 ہندو میریج ایکٹ، ذات محرومی انسداد قانون، نیز تعلیم، صنعت کاری، شہر کاری اور جدید جمہوریت کی قدریں تسلیم کرنے کی وجہ سے درون الذات شادیاں کمزور ہوئی ہیں۔ اب 'ایکڑا گاؤں نو گوڑ' نیز ضمنی ذات میں بندھن نابود ہوا ہے۔ لیکن خود کی ہی ذات میں شادی کرنے کا رجحان جاری ہے۔ اس کے باوجود درجِ بالا عوامل کی وجہ سے درونِ ذات اور درونِ مذہب شادی کا تناسب بڑھتا جا رہا ہے۔ اس طرح، شادی پر پابندیاں کمزور ثابت ہوئی ہیں۔

سماجی طبقہ (Social Class)

طلباء ہم اپنی عام گفتگو میں بچہ طبقہ، نوجوان طبقہ، نسوانی طبقہ جیسے الفاظ میں 'طبقہ' لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔ عمرانیاتی تعریف میں وہ تمام طبقات سماج کی تشکیلی اکائی ہے۔ عددی خطوط (سطریں) نہیں۔ طبقہ کا تعلق درجہ کے ساتھ ہے۔ سماج کے افراد الگ الگ سرگرمیاں اور پیشوں کو اختیار کرتے ہیں۔ اس لیے سماج میں مختلف درجات جنم لیتے ہیں۔ اس قسم کے الگ الگ معاشی درجات کا ایک دوسرے کے موازنہ میں جائزہ ہوتا ہے۔ اس سے طبقات پیدا ہوتے ہیں۔

طبقہ کے معنی : ہر سماجی طبقہ درجات کا بنا ہوا گروہ ہے۔ جو یکساں سماجی وقار رکھتے ہیں اور ایک طبقہ دوسرے طبقے کے مقابلے میں حیثیت کے مطابق اعلیٰ یا ادنیٰ سمجھا جاتا ہے۔ میکائیور اور پیج بیان کرتے ہیں کہ ''سماجی طبقہ سماج کا ایسا ایک حصّہ ہے جو سماج کے دوسرے حصوں سے درجہ کی حیثیت سے الگ پڑتا ہے۔'' سروکین بیان کرتے ہیں کہ ''سماجی طبقہ سماج میں لوگوں کا ایسا گروہ (جماعت) ہے کہ جس کے اراکین معاشی، اقتصادی اور سیاسی درجہ کے معاملے میں یکساں مقام رکھتا ہے۔'' اس لیے سماجی طبقہ کو یکساں سماجی درجہ (حیثیت) رکھنے والے لوگوں کے گروہ کے طور پر پہچان سکتے ہیں۔ طبقہ کا تعلق طرزِ زندگی کے ساتھ ہے۔

سماجی طبقہ کی خصوصیات

(1) طبقاتی بیداری : ہر طبقہ کے افراد میں یہ بیداری ہے کہ طبقے میں اُس کی کیا حیثیت ہے۔ اور یہ طبقہ کی داخلی خاصیت ہے۔ ایسی طبقاتی بیداری کچھ خاص موقع پر ظاہر ہوتی ہے۔

(2) اعلیٰ-ادنیٰ کی قبولیت : سماجی طبقہ کی اہم خاصیت یہ ہے کہ ہر طبقہ کے افراد یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ وہ کچھ طبقوں سے اعلیٰ ہیں اور کچھ طبقوں سے ادنیٰ ہیں۔

(3) یکساں سماجی درجہ : ہر طبقہ یکساں درجہ رکھنے والا گروہ ہے۔یعنی کہ کسی ایک طبقے کے تمام افراد آمدنی، ملکیت، معاش، تعلیم اور سیاسی درجہ تقریباً یکساں ہوتا ہے۔ ایک ہی سماجی طبقے کے افراد ایک دوسرے کو سماجی طور پر یکساں تصوّر کرتے ہیں۔ ان کے آپسی برتاؤ اور تعلقات میں درجہ (حیثیت) کی یکسانیت ظاہر ہوتی ہے۔

(4) داخلی بیاہ : ہر طبقہ کم وبیش داخلی بیا ہی گروہ ہے۔ ہر طبقے کے افراد عام طور پر اپنے طبقے میں سے شریکِ حیات پسند کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔

(5) طبقے کی اکائی خاندان : طبقہ خاندانوں سے بنتا ہے۔ طبقہ ترتیب بندی کے پس منظر میں خاندان اکائی ہے خاندان کے تمام افراد یکساں طبقاتی حیثیت رکھتے ہیں۔فرد کو پیدائش سے طبقاتی حیثیت ملتی ہے۔

(6) یکساں طرزِ زندگی : ہر سماجی طبقے کی ایک طرزِ زندگی ہے، ایک طبقہ کی طرزِ زندگی دوسرے طبقے کی طرزِ زندگی سے جداگانہ ہوتی ہے۔ ایک ہی طبقے کے افراد یکساں قدریں، رجحانات اور طرزِ زندگی کے حامل ہوتے ہیں۔طرزِ زندگی وسیع خیال ہے، جس میں مکان، پیشہ کارِ زندگی، تفریحی وسائل وغیرہ شامل ہیں۔کسی بھی ایک طبقہ کے افراد ان تمام باتوں میں مساوی ہیں۔

(7) خودساختہ تخلیق کا عمل : سماجی طبقہ خود ساختہ گروہ ہے۔ اجتماعی زندگی، تقسیم محن یا پیدائشی امتیازات، سماجی ماحولیات کے امتیازات وغیرہ سماجی زندگی کی خصوصیات کی بنا پر سماجی طبقے خود بخود رونما ہوتے ہیں۔اسی لیے غیر طبقاتی سماج ممکن نہیں۔

طلباء، انسانی سماجی نظام صدیوں سے وجود رکھتا ہے۔ اُس کا تسلسل برقرار رکھنے میں انسان کا فروغ دیا ہوا سماج ادارے کا اہم کردار ہے۔ اس باب میں ہم نے شادی، خاندان، ذات، جیسے سماج کی بنیادی سماجی اداروں کی سمجھنے کی کوشش کی ہے۔شادی، شادی کی قسمیں، مقاصد، خاندان کی ہیئت، قسمیں، اُس میں آنے والی تبدیلیاں، ذات، اُس کی خصوصیات، ذات میں آنے والی تبدیلیاں، طبقہ، طبقہ کی خصوصیات وغیرہ بحث کے ذریعے سمجھ حاصل ہوئی ہوگی۔عمرانیات میں مختلف اداروں کے مطالعے کے لیے خاص قسم کے طریقوں اور ترکیبوں کی ترقی ہوئی ہے۔عمرانیاتی تحقیق طریقے کے بارے میں بعد کے باب میں معلومات حاصل کریں گے۔

مشق

.1 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے :

(1) سماجی ادارہ کے معنی بتا کر سماجی ادارہ کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(2) خاندان کے معنی لکھ کر خاندان کی قسمیں سمجھایئے۔

(3) شادی-ادارہ یعنی کیا ؟ شادی کے مقاصد بیان کیجیے۔

(4) ذات کی خصوصیات پر بحث کیجیے۔

.2 مندرجہ سوالات کے جواب کیجیے :

(1) خاندان کی خصوصیات

(2) شادی کی قسمیں

(3) ذات ادارے میں تبدیلی

(4) خاندان-ادارے میں تبدیلی

.3 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب مختصر لکھیے :

(1) ذات کی تعریف لکھیے۔

(2) سماجی طبقہ یعنی کیا ؟

(3) برادری کثیر زوج شادی یعنی کیا ؟

.4 مندرجہ ذیل سوالات کے ایک جملے میں جواب لکھیے :

(1) غیر مشترکہ خاندان یعنی کیا ؟

(2) مادر نسبی خاندان میں نسل کا تعین کس کے نام ہے کیا جاتا ہے؟

(3) یک زوجی شادی کا رواج یعنی کیا ؟

(4) برابر ذات شادی یعنی کیا ؟

.5 مندرجہ ہر سوال کے دیے ہوئے متبادلات میں سے مناسب متبادل چن کر صحیح جواب لکھیے :

(1) سماجی ادارہ کس قسم کا طریقۂ کار ہے؟

(A) مستقل (B) غیر مستقل (C) متعین (D) ایک بھی نہیں

(2) مادر نسبی خاندان میں ملکیت کی وراثت کس کو ملتی ہے؟

(A) بیٹی (B) بیٹا (C) بیٹا-بیٹی دونوں (D) کوئی بھی نہیں

(3) غیر مشترکہ خاندان میں فیصلے کون لیتا ہے؟

(A) ایک طرفہ (B) تمام کی خواہش سے (C) خاندان کے بڑے (D) ماں کے ذریعے

(4) اسپیشل میریج ایکٹ کس سال میں بنا ؟

(A) 1954 (B) 1956 (C) 1958 (D) 1961

سرگرمی

- آپ کے خاندان کا خاندانی شجرہ بنائیے۔
- مختلف مذاہب میں شادی کی رسموں سے متعلق معلومات اکٹھا کیجیے۔
- درون الذات شادی منظور یا نامنظور؟ اُس سے متعلق بحث ومباحثہ کیجیے۔
- بھارتی سماج میں ذات ادارہ ختم ہورہا ہے۔ بحث کیجیے۔
- آج کے دور میں ذات-پات کی خصوصیات میں آپ کے نظریے سے کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟ اُس پر روشنی ڈالیے۔

●

7 عمرانیاتی تحقیقی طریقے

تمہید

گذشتہ باب میں ہم نے عمرانیات کی ابتداء، ایک سماجی سائنس کے طور پر اُس کی ترقی نیز دیگر مضامین سے عمرانیات کے وسیع موضوعاتی مواد کا تعارف حاصل کیا۔

ہمارے تغیر پذیر سماج میں سائنس کی نشو ونما کی ترقی کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے قبل صرف فلسفے میں طبعی اور سماجی گردوپیش کے علم کا شمار کیا جاتا تھا۔ لیکن وقت کے رواں دواں دھارے کے ساتھ انسانوں کے ذریعے ترقی دی جانے والی مخصوص تہذیب اور نئی تحقیقات کے نتائج کی صورت میں طبعی اور سماجی دُنیا کا مطالعہ کرنے والی الگ الگ شاخیں وجود میں آئیں اور آزادانہ طور پر اُن کی ترویج وترقی ہونے لگی۔ اِن شاخوں میں سائنسی نقطۂ نظر سے مطالعہ کرنے کا تصور جڑ جانے سے بے شمار طبعی اور سماجی سائنس کی ترقی ممکن ہوسکی۔

بطور ایک سماجی سائنس عمرانیات کا مقصد سماج میں رونما ہونے والے اور سماج سے مربوط واقعات۔مظاہر کو سائنسی نقطۂ نظر سے جانچنا اور اُن کے حوالے سے تفصیلی معلومات حاصل کرنا ہے۔ تا کہ اُن واقعات ومظاہر کی سائنسی توضیح کی جاسکے اور اُن کے متعلق اصول وضع کیے جاسکیں۔ سماج کے واقعات کے متعلق گہرائی سے تحقیق، عمرانیات کا لُبِ لباب ہے۔ اِس صورت میں عمرانیات کی تحقیق کے طریقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اشد ضروری ہے۔ اِس اِکائی میں ہم تحقیق کے عمل اور بالخصوص عمرانیات میں تحقیق کے عمل کے بارے میں مختصر علم حاصل کریں گے۔

عمرانیاتی تحقیق کی تعریف

ریڈمن اور موری کے بموجب 'نیا علم حاصل کرنے کی منظّم کوشش یعنی تحقیق'۔

مختصراً، سماجی تحقیق یعنی سماجی زندگی کے وقوعات کا سائنسی طریقے سے تجزیہ کرنا۔ اِس تجزیہ کی بنیاد پر سماجی زندگی سے منسلک اُصول یا قوانین کے ساتھ تصورات وضع کرنا۔ اِس سارے عمل کے لیے سائنسی سرگرمی یا تعمل - بالفاظِ دیگر علم حاصل کرنے کے لیے باقاعدہ اور منظّم کوشش یعنی 'تحقیق'۔

سماجی تحقیق کے مقاصد

پولن ینگ کے مطابق تحقیق کے تین مقاصد یا نصب العین ہیں : (1) حقائق کی دریافت اور جانچ کرنا (2) حقائق کے مابین تعلق دریافت کرنا (3) سائنسی اصول وضع کرنا۔

اِن تینوں مقاصد کو ہم حسبِ ذیل سمجھنے کی کوشش کریں گے :

(1) **حقائق کی دریافت اور جانچ** : سماجی تحقیقات کا اہم مقصد نئے سماجی حقائق تلاش کرنا اور پُرانے حقائق کی پڑتال کرکے انہیں جانچنا ہے۔ تحقیق میں جب مشاہدہ کیا جاتا ہے تب یہ تسلیم کرلیا جاتا ہے کہ حقائق باہم جڑے ہوتے ہیں۔ حقائق، ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتے۔ اگر ایک سماجی حقیقت، دیگر سماجی حقیقت سے مربوط ہوتو ہی وہ بامعنی بنتی ہے۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ سماجی تحقیق میں حقائق کے پیچھے سربستہ رازوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(2) **حقائق کے مابین تعلق دریافت کرنا** : سماجی تحقیقات کا دوسرا اہم مقصد ہے- حقائق کے مابین تعلقات دریافت کرنا۔ سماجی تحقیقات میں جمع کردہ حقائق کو منطقی طور پر منظّم ترتیب دے کر اُن کا تجزیہ کرکے، حقائق کے درمیان تعلقات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ پھر حقائق کے پیچھے سربستہ گہرے مطالب معلوم کرکے، حقائق کے مابین تعلق کی اقسام کی ہیئت (باہمی ربط یا علت ومعلول) کی جانچ کرنی ہوتی ہے۔

(3) سائنسی اصول وضع کرنا : سماجی تحقیقات کا تیسرا اور آخری مقصد تحقیقی عمل کے اختتام پر سماجی زندگی سے منسلک کوئی متعین اُصول اخذ کرنا یا قائم کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انسانی برتاؤ کے مطالعے میں معاون ہونے والی سائنسی آلات اور تصورات کی ترویج وترقی سمیت دیگر اصول ونظریات کی نشو ونما کرنا ہے۔

سماجی تحقیق کے اہم مدارج

سماجی تحقیقات ایک سائنسی تعمل ہے۔ اُس کے اہم مدارج حسبِ ذیل ہیں:

(1) تحقیق کے موضوع کا انتخاب (2) تحقیقاتی منصوبہ (3) مفروضات باندھنا (4) معلومات اکٹھا کرنے کی تدبیر کا تعین (5) معلومات یکجا کرنا (6) معلومات کی درجہ بندی اور تجزیہ (7) تحقیقات کے نتائج اور تعیم (تحقیق کا احوال)۔

مذکورہ بالا مدارج کی تفصیلی وضاحت ہم حسبِ ذیل کے مطابق کر سکتے ہیں:

(1) موضوع کا انتخاب : محقق (تحقیق کار) کو تحقیق کے مختلف شعبہ جات کے متعلق چوطرفہ نقطہ نظر سے غور وفکر کر کے چوکسائی کے ساتھ تحقیق کا کوئی ایک موضوع منتخب کرنا چاہیے۔ یہ سائنسی تحقیق کا پہلا مرحلہ ہے۔ کسی بھی تحقیقی کام کی ابتداء کے لیے موضوع کا انتخاب سب سے اہم نکتہ ہے۔ کیوں کہ موضوع کے انتخاب کے بغیر تحقیق ممکن ہی نہیں۔ مثلاً گجرات میں مردوزن کے تناسب کا مسئلہ۔

(2) تحقیقاتی منصوبہ : محقق اگر سائنسی طریقے سے تحقیق کرنا چاہتا ہو اُسے پہلے منفرد منصوبہ بندی کرنا اشد لازمی ہوگا۔ منصوبہ، محقق کے لیے تحقیق کی سمت متعین کر دینے والا منطقی آلہ ہے۔ حالانکہ سماجی وقوعات کی پیچیدگی کے سبب چوکس اور منظّم منصوبہ شاید ہی کبھی بنایا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ تحقیق کام جیسے جیسے آگے بڑھتا ہے ویسے ویسے طئے کردہ منصوبے میں بعض ردّوبدل کرنے کی ضرورت بھی رونما ہوتی ہے۔ چنانچہ، یہ کہا جاسکتا ہے کہ تحقیق سے پہلے کی جانے والی منصوبہ بندی محض ایک عارضی منصوبہ بندی ہوتی ہے جو محقق کے لیے سمت متعین کرنے کا کام کرتی ہے۔ لہٰذا تحقیق کی منصوبہ بندی کرتے وقت محقق کو بعض اہم فیصلے لینے ہوتے ہیں۔ محقق کو کب سے تحقیق کی ابتداء کرنی ہے، تحقیق کے حدود طئے کرنا، معلومات اکٹھی کرنے کے لیے کون سا طریقہ اپنایا جائے گا وغیرہ جیسے اُمور کا فیصلہ، تحقیقاتی منصوبہ بندی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(3) مفروضات باندھنا : مفروضات طئے کرنا، تحقیقاتی منصوبہ بندی کا بنیادی اور اہمیت کا حامل مرحلہ ہے۔ حالانکہ تمام ماہرین، مفروضات باندھنے کے عمل کو آزادانہ مرحلے کے طور پر قبول نہیں کرتے۔ مفروضات، حقیقی وقوعے کی صداقتوں اور سچائیوں کے مابین باہمی تعلق کے بارے میں فرضی طور پر فرض کردہ ایک بیان ہے۔ جس کی جانچ وتصدیق باقی ہوتی ہے۔ مفروضات باندھنے کے عمل میں مستقبل میں اُسی طرح کے واقعات سے منسلک اور بطور سبب تسلیم شدہ عوامل کو محقق علیحدہ کر لیتا ہے۔ اور اُن کے مابین تعلق کے لیے سوالات کی شکل میں بیانات وضع کرتا ہے۔ سوال کی صورت میں ایسے بیانات یعنی مفروضات۔ تحقیقاتی عمل کے دوران اِن مفروضات کو جانچا جاتا ہے۔ مثلاً حمل کے دوران دُختر کشی کے تناسب میں اضافہ ہونے پر سماج میں عورتوں کی تعداد میں کمی لاحق ہوتی ہے۔

(4) معلومات اکٹھا کرنے کی تدبیر کا تعین : یہ بھی تحقیق کا نہایت اہم مرحلہ ہے۔ اِسی تدبیر سے محقق اپنی تحقیق یا مسئلے کے متعلق معلومات یکجا کرتا ہے۔ اور اِسی جمع کردہ تفصیلات کے دارومدار پر ہی مفروضات کی جانچ کی جاتی ہے۔ مفروضات کی جانچ کے لیے طئے شدہ معیاری اور معتبر معلومات اکٹھی ہوں، یہ اشد لازمی ہے۔ اس کے لیے تحقیق کار اپنے شعبۂ علم، معلومات کے شعبے، تفصیلات کی ہیئت اور جسامت کو مدّنظر رکھ کر مشاہدہ، ملاقات، سوالنامہ، ضمیمہ جات جیسی تفصیلات اکٹھا کرنے کی تدابیر میں سے حسب ضرورت احتیاط سے مناسب تدبیر منتخب کی جاتی ہے۔ مثلاً گجرات میں مردوزن کی تعداد کے متعلق تحقیق کے لیے معلومات اکٹھا کرنے کے لیے کون سی مناسب تدبیر منتخب کرنا، یہ طئے کرنا ہوتا ہے۔

(5) معلومات یکجا کرنا : محقق، اپنے وضع کردہ مفروضات کی جانچ کے لیے زیرِ مطالعہ وقوعے کے متعلق معلومات اکٹھا کرتا ہے، جو ضروری ہے۔ جب تک مفروضات کو جانچا نہیں جاتا تب تک سائنس اُس کی صداقت کو تسلیم نہیں کرتا۔ مخصوص معلومات کی بنیاد پر محقق کو مفروضات کی صداقت ثابت کرنی ہوتی ہے۔ اِس سارے عمل کا دارومدار معلومات اکٹھا کرنے کی تدبیر کا استعمال کر کے، غیر جانبداری کے ساتھ معلومات یکجا کرنے پر ہوتا ہے۔ محقق کا تعصب یا جانبداری تحقیق کے لیے سمِ قاتل ہوتی ہے۔

(6) معلومات کی درجہ بندی اور تجزیہ : محقق اگر سائنسی تدبیر سے اکٹھا کردہ تفصیلات کو بامعنی بنانا چاہتا ہو تو جمع کردہ تمام تفصیلات-معطیات کو منطقی ترتیب سے باہم جوڑا جاتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے معلومات کی درجہ بندی اور تجزیہ-معلومات کی درجہ بندی اور تجزیہ، معلومات کے تعلّق کو جاننے کے لیے بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ کسی بھی منتشر معلومات کی بنیاد پر سائنسی اصول وکلّیہ اخذ نہیں کیا جاسکتا۔ اسی لیے تحقیق کار کو معلومات میں یکسانیت یا تفاوت کی بناء پر اُسے درجہ بند کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً مذکورہ بالا تحقیق کے موضوع میں جنس (Sex)، مذہب، ازدواجی حیثیت، ذات وغیرہ جیسے اُمور کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

(7) تحقیق کے نتائج اور تعمیم (احوال لکھنا) : یہ تحقیقاتی عمل کا آخری مرحلہ ہے۔ یہاں محقق، حاصل کردہ تفصیلات کی درجہ بندی کی بناء پر گوناگوں حقائق کے مابین تعلق کی توضیح حاصل کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ تحقیق کار حقائق کے متعلق چوکسائی کے ساتھ بیانات پیش کرتا ہے۔ یہ بیانات یعنی نتائج۔ اس طرح اخذ کردہ نتائج کی پیش کش جس میں کی جاتی ہے اُسے تحقیق کی رپورٹ یا احوال کہا جاتا ہے۔

یہ درست نہیں کہ تحقیق کار نے جس واقعے کے متعلق تحقق کر کے نتائج حاصل کیے ہوں، وہ نتائج خالصتاً صرف اسی واقعے پر نافذ کیے جائیں۔ بلکہ اِس واقعے اور اُس کے مشابہ دیگر واقعات پر بھی ان نتائج کی تنفیذ کی جاسکتی ہے۔ یوں، کسی ایک واقعے کا مطالعہ کر کے اس کے لیے اخذ کردہ نتائج، اُسی درجے کے دوسرے واقعات پر بھی نافذ کیے جائیں تو اِس عمل کو تعمیم کہا جاتا ہے۔ تعمیم (جنرلائزیشن) کے اس عمل سے ہی اصول وکلّیات وجود پذیر ہوتے ہیں۔

عمرانیات میں تحقیق کے طریقے

(1) سروے کا طریقہ : عمرانیات میں معلومات اکٹھا کرنے کا ایک نہایت معروف اور مروج طریقہ ہے جس کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے، یعنی سروے کا طریقہ۔ محض سماجی تحقیقات میں ہی نہیں بلکہ سرکاری وغیر سرکاری بے شمار شعبوں میں، بہت سے مقاصد کے لیے سروے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ بھی کبھی اس طرح کیے جانے والے سروے میں جڑے ہوں گے۔ بالعموم، لوگوں کے رجحانات، برتاؤ، عقائد، خیالات، توقّعات وغیرہ کے مطالعے میں اس طریقے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مختصراً، معلومات اکٹھا کرنے کا نہایت معروف طریقہ یعنی سروے کا طریقہ۔ سروے کی ابتداء اُصولی یا برتاؤ مرکوز، تحقیقی سوال سے کی جاتی ہے اور اس کی پیائش نیز معلومات کے تجزیے سے وہ مکمل ہوتا ہے۔

سروے کے طریقے میں معلومات جمع کرنے کے لیے دو تدابیر کا استعمال کیا جاتا ہے : (1) ملاقات (انٹرویو) تدبیر (2) سوالنامہ تدبیر۔

زیادہ تر تحقیقی سوالات میں زیرِ مطالعہ جمعیت میں سے یا اِس جمعیت کے ایک جُز میں سے سوالنامے یا انٹرویو فہرست کا استعمال کر کے معلومات اکٹھا کرنے کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔ معلومات اکٹھا کرنے والے ایسے مطالعات کو بالعموم سروے کہا جاتا ہے۔

مختصراً، سماجی زندگی سے منسلک تفصیلات اکٹھی کر کے انہیں بیان کرنے کا سائنسی طریقہ یعنی سروے۔

سروے کے حصّے

- نمونہ (سیمپل) سروے
  - جو مطالعہ آبادی یا زیرِ مطالعہ جمعیت کے نمائندہ حصّے (جز/نمونے) سے اکٹھی کی جائے۔
- سرشاری (سینس) سروے
  - زیر مطالعہ موضوع سے متعلق معلومات – پوری آبادی یا زیرِ مطالعہ جمعیت میں سے اکٹھی کی جائے۔

سماجی تحقیق کے مقاصد : (1) بیانیہ (موضوعی) مقصد (2) اصولی مقصد

(1) بیانیہ مقصد : بیانیہ مقصد سے کیے جانے والے سروے-افادیت کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں۔ ایسے سروے کا مقصد سماجی زندگی کے کسی نہ کسی پہلو سے منسلک تفصیلات اکٹھا کرکے اُن کا بیان کیا جاتا ہے۔ ایسے سروے کو بیانیہ سروے کہا جاتا ہے۔ اس طرح کے سروے میں بیان کا اہم مقصد سماجی فلاح وبہبود کے لیے تخلیقی پروگرام پیش کرنا اور اس کی بناء پر اقدامات اٹھانا ہوتا ہے۔

(2) اصولی مقصد : اصولی مقصد سے کیے جانے والے سروے کا مقصد حقائق کی وضاحت یا فہمائش ہوتا ہے۔ ایسے سروے میں سماجی اصولوں کے ذریعے وضع ہونے والے مفروضات جانچے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی واقعات پر الگ الگ عوامل کے اثرات کو بھی جانچا جاتا ہے۔ ایسے سروے کو تجزیاتی سروے بھی کہا جاتا ہے۔

سائنسی تحقیقات کے مراحل کی مانند ہی سماجی سروے میں، سماجی زندگی سے منسلک تفصیلات اکٹھا کی جاتی ہیں۔

ملاقات (انٹرویو) تدبیر

ملاقات (انٹرویو)

سماجی تحقیق میں معلومات اکٹھا کرنے کی ایک تدبیر یعنی ملاقات تدبیر۔ سماجی تحقیق میں تحقیق کار (محقق)، تحقیق کے مقاصد کو مدّنظر رکھتے ہوئے زیرِ مطالعہ افراد سے براہِ راست ملاقات کرکے، سوالات کرکے، تفصیلات اکٹھا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بالفاظِ دیگر محقق کے ذریعے جواب دہندہ سے روبرو مل کر، بات چیت کرکے، سوالات کرکے، معلومات اکٹھا کرنے کی تدبیر یعنی ملاقات کی تدبیر۔

انٹرویو میں دو فریق ہوتے ہیں۔ ایک انٹرویو لینے والا (تحقیق کار) اور دوسرا انٹرویو دینے والا (جواب دہ یا معلومات فراہم کرنے والا)۔

ملاقات میں محقق اپنے تحقیقاتی سوال یا مسئلہ (موضوع) کے حوالے سے انفرادی طور پر روبرو جواب دہ سے ملتاہے، اسے سوالات پوچھتا ہے اور اپنی تحقیقات سے منسلک معلومات اکٹھا کرتا ہے۔ اس معنوں میں ملاقات یعنی تحقیق کار اور جواب دہ کے مابین روبرو ہونے والا الفاظ کے لین-دین کا عمل۔ اس طرح ملاقات کو دو افراد کے درمیان باہمی عمل بھی کہا جاسکتا ہے۔

ملاقات میں تحقیق کار، دو طریقوں کا استعمال کرکے معلومات حاصل کرتا ہے۔ اُن میں سے ایک ملاقات ضمیمہ اور دوسرا طریقۂ ملاقات رہنمائی۔

(1) ملاقات ضمیمہ (انٹرویو ضمیمہ) : تحقیقاتی سوال کے حوالے سے سوالات کی باترتیب فہرست یعنی ملاقات ضمیمہ۔ یہ ضمیمہ فی الحقیقت تحقیقات کے موضوع پر پہلے سے بتدریج ترتیب کردہ سوالنامہ ہے۔

محقق جب متعلقہ فرد سے انٹرویو لیتا ہے تب جواب دہ سے روبرو بالترتیب سوالات پوچھتا ہے اور جواب دہ کے ذریعے دیے جانے والے جوابات کو معلومات کے رجسٹر میں درج کرتا ہے۔

(2) ملاقات رہنمائی (انٹرویو رہنمائی) : ڈینس اور اسٹیفن کے بموجب 'انٹرویو رہنمائی، مطلوبہ تفصیلات کی قسم کا خاکہ ظاہر کرنے والا راہ نما ہے۔ وہ متعیّنہ سوالات سے نہیں بنایا جاتا۔ بلکہ کن کن تفصیلات سے منسلک معلومات کی ضرورت ہے وہ ظاہر کرنے والی فہرست ہے۔ اس فہرست کو مدّنظر رکھ کر ہی انٹرویو لینے والا، جواب دہ فرد سے سوالات پوچھتا ہے اور مطلوبہ معلومات اکٹھا کرتا ہے۔

سوالنامہ کی تدبیر

سماجی تحقیقات میں معلومات اکٹھا کرنے کی دوسری تدبیر، سوالنامہ کی تدبیر ہے۔ تحقیق کے موضوع کے حوالے سے تحقیق کار کے ذریعے تخلیق کردہ سوالات کی فہرست یعنی سوالنامہ۔ طالبِ علمی کے دور میں آپ نے بھی اسکول یا ہاسٹل میں داخلہ کے لیے داخلہ فارم میں دیے گئے سوالات کی تفصیلات پُر کی ہوگی۔ اس داخلہ-فارم کے متعلق غور کرنے پر آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سوالنامہ فی الحقیقت سوالات کی ایک فہرست یا رجسٹر ہے۔ جس کے جوابات، متعلقہ افراد کو خود دینا ہوتا ہے۔

گڈ اور ہٹّ کے مطابق 'رجسٹر کے استعمال سے سوالات کے جوابات حاصل کرنے کی تدبیر یعنی سوالنامہ''۔

اِس رجسٹر کے سوالات کے جوابات، جواب دہ خود لکھتا ہے۔

محقق سوالنامے کا استعمال دو طرح سے کر سکتا ہے : (1) روبرو یا دست بدست پہنچا کر (2) پوسٹ یا ای-میل سے بھیج کر۔

اگر تحقیق سے منسلک جواب دہ افراد کسی مخصوص مقام پر ہوں تو تحقیق کار اُن سے روبرو مل کر سوالنامہ دے سکتا ہے۔ علاوہ ازیں کسی خاص جگہ پر جواب دینے والے افراد کو اکٹھا کر کے سوالنامہ پُر کروا سکتا ہے۔ اگر جواب دہ افراد، تحقیق کار سے کسی دور کے مقام پر ہوں تو محقق پوسٹ یا ای-میل کے ذریعے سوالنامہ بھیج سکتا ہے۔ سوالنامے کی اس تدبیر کے فوائد اور نقصانات حسبِ ذیل ہیں :

سوالنامے کے فوائد

(1) اس تدبیر کے ذریعے بڑی تعداد میں افراد یا وسیع علاقے میں پھیلے ہوئے افراد سے بآسانی معلومات حاصل کی جا سکتی ہے۔

(2) پوسٹ یا ای-میل کے ذریعے سوالنامہ بھیجنے کی سہولت کے سبب، تحقیق کار کے وقت اور پیسوں دونوں کا بچاؤ ہوتا ہے۔

(3) سوالنامے کے جوابات دیتے وقت جواب دہ فرد کے سامنے براہِ راست تحقیق کار موجود نہیں ہوتا۔ چنانچہ جواب دہ افراد بنا کسی جھجک یا دباؤ کے آزادانہ طور پر اپنے جوابات دے کر اپنی رائے ظاہر کر سکتے ہیں۔

سوالنامے کے نقصانات

(1) سوالنامے کا استعمال صرف اور صرف تعلیم یافتہ جواب دینے والے افراد کے ساتھ ہی کیا جا سکتا ہے۔

(2) ڈاک یا ای-میل سے بھیجا گیا سوالنامہ بعض اوقات جواب دہ افراد کی جانب سے واپس نہیں بھجوایا جاتا۔ بعض اوقات واپس موصول ہونے والے سوالنامے میں ادھوری تفصیلات یا ادھوری معلومات پُر کی ہوئی ہوتی ہے۔

(3) کئی مرتبہ جواب دینے والے بروقت سوالنامہ واپس نہیں لوٹاتے۔

(4) جواب دینے والے تمام افراد کو مدّنظر رکھ کر سوالنامہ ترتیب دینا ایک محقق کے لیے نہایت دشوار گذار کام ہوتا ہے۔

سوالنامے کی اقسام

سوالنامے میں شامل سوالات کی ہئیت کو مدّنظر رکھ کر جانچا جائے تو سوالنامے کی قسموں کو حسبِ ذیل کے مطابق بیان کیا جا سکتا ہے : (1) ممانعاتی سوالنامہ یا متبادل جوابی سوالنامہ (2) غیر ممانعاتی سوالنامہ یا آزاد جوابی سوالنامہ (3) بالواسطہ اور بلاواسطہ سوالوں کا سوالنامہ (4) تصویری سوالنامہ۔

(1) ممانعاتی سوالنامہ یا متبادل جوابی سوالنامہ : سوالنامے کی اِس قسم میں سوالات کے جوابات طئے شدہ ہوتے ہیں۔ مثلاً 'ہاں'، 'نا' یا 'معلوم نہیں'۔ یا پوچھے گئے سوالات کے جوابات متبادل کی صورت میں دیے جاتے ہیں۔ یا پھر بعض اوقات سوالنامے میں پوچھے گئے سوالات کے ساتھ جواب دہ کو 'رضامندی' یا 'نارضامندی' ظاہر کرنی ہوتی ہے۔ اس طرح کے سوالات کو سوالنامے کی اس قسم میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس سوالنامے کے سوالات کو ممانعاتی سوالات اور سوالنامے کو ممانعاتی سوالنامے کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔

(2) غیر ممانعاتی سوالنامہ یا آزاد جوابی سوالنامہ : جس سوالنامے میں سوالات کے جوابات دینے والے اپنے ذاتی الفاظ میں کسی بھی قسم کی بندش کے بغیر آزادانہ طور پر جواب دے سکتے ہوں، اُس سوالنامے کو غیر ممانعاتی سوالنامہ یا آزاد جوابی سوالنامہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً ملک کی ترقی کے لیے کیا اقدامات اٹھانے چاہئیں؟

(3) بالواسطہ اور بلاواسطہ سوالات والا سوالنامہ : جس سوالنامے میں جواب دینے والے وضاحت کے ساتھ اِس بات سے واقف ہوں کہ سوالات کے پیچھے محقق کا مقصد کیا ہے، ان سوالات کو بالواسطہ سوالات کہا جاتا ہے۔ بالفاظِ دیگر یہ بالواسطہ سوالات، براہِ راست طور پر محقق کے مقصد کو عیاں کرتے ہیں۔

یہ بالواسطہ سوالات تحقیق کے مقصد سے ہم آہنگ اور تحقیق کے موضوع سے منسلک ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں، بالواسطہ سوالات ممانعاتی یا غیر ممانعاتی ہیئت کے بھی ہوسکتے ہیں۔ ایسے سوالات جواب دہ کے خیالات، رجحانات، عقائد اور نظریات وغیرہ سے روشناسی حاصل کرنے کے لیے نہایت کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔

بالواسطہ سوالات کا سوالنامہ، بلاواسطہ سوالات سے وضع کیا جاتا ہے۔ جن سوالات سے محقق کیا جاننا چاہتا ہے، یہ جواب دہ واضح طور پر سمجھ نہ سکیں، ایسے سوالات کو بلاواسطہ سوالات کہا جاتا ہے۔ ایسے سوالات تحقیق کے مقصد سے براہِ راست ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ تاہم وہ مفروضات یا اصول سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشکوک تصاویر دکھا کر جواب دہ سے پوچھا جاتا ہے کہ 'یہ تصاویر کیا واضح کرتی ہیں؟' یا 'یہ تصویر کس کی ہے؟' اِسی طرح جواب دہ کو کسی ادھورے جملے کی تکمیل کی ہدایت دی جاتی ہے۔ اس طرح کے سوالات کو بلاواسطہ سوالات کہا جاسکتا ہے۔

تحقیقاتی کام میں ہر طرح کے سوالات کی اپنی اہمیت ہے۔ سوالات ممانعاتی، غیر ممانعاتی یا بالواسطہ اور بلاواسطہ کسی بھی ہیئت کے ہوسکتے ہیں۔ اس لیے کوئی بھی سوالنامہ ایک یا دوسرے طریقے سے کم وبیش مذکورہ تمام قسم کے سوالات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لیے اُسے 'مشترک سوالنامہ' کے طور پر پہچانا جاتا ہے جس کا نمونہ ضمیمے میں دیا گیا ہے۔

(4) تصویری سوالنامہ : ناخواندہ جواب دینے والوں یا بچوں سے تفصیلات اکٹھا کرنے کے لیے مختلف تصاویر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے سوالنامے کو 'تصویری سوالنامہ' کہا جاتا ہے۔

مشاہدہ تدبیر

معلومات اکٹھا کرنے کی مختلف تدابیر میں سے ایک تدبیر مشاہدے کی تدبیر ہے۔ حواس کی مدد سے براہِ راست تجربہ کرکے معلومات اکٹھا کی جائے تو اُسے مشاہدہ کہا جاتا ہے۔ جب کوئی مشاہدہ چوکسائی اور منصوبہ بندی کے ساتھ اور تحقیق کے مقصد کی تکمیل میں معاون ہوتا ہے تو اُسے سائنسی نقطۂ نظر سے کیا جانے والا مشاہدہ کہتے ہیں۔ اس طرح تحقیق کے مقاصد اور نصب العین کو مرکز میں رکھ کر حواس کی مدد سے معلومات حاصل کرنے کا عمل یعنی مشاہدہ۔

پولن ینگ کے بموجب ''مشاہدہ فی الحقیقت شئے، فرد یا حالت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا تعمل ہے۔''

بالفاظِ دیگر جس حالت یا واقعے کا مطالعہ کرنا ہو اس کے وقوع ہوتے وقت اُسی مقام پر، اُس واقعے کا حواس کی مدد سے دیکھ کر، اُس کے متعلق معلومات حاصل کرنے کو مشاہدہ کہا جاتا ہے۔

مشاہدے کی اقسام

مشاہدے کی بالخصوص دو قسمیں ہیں جو حسبِ ذیل ہیں: (1) مشترکہ مشاہدہ (2) غیر مشترکہ مشاہدہ۔

(1) مشترکہ مشاہدہ : مشاہدہ کار (شاہد) بذاتِ خود زیرِ مطالعہ گروپ میں شامل ہوکر مشاہدہ کرتا ہے، جسے مشترکہ مشاہدہ کہا جاتا ہے۔ 'مشترکہ مشاہدہ' لفظ سب سے پہلے لینڈ مین نے 1924 میں اپنی کتاب 'Social Discovery' میں استعمال کیا تھا۔ ماہرِ بشریات میلنووسکی نے مشترکہ مشاہدہ کو فروغ دیا۔

مشترکہ مشاہدہ میں شاہد (مشاہدہ کار) اپنے مقصد اور اپنی شناخت کو چھپا کر زیرِ مطالعہ گروپ میں شامل ہوجاتا ہے اور گروپ کا ہی ایک رُکن بن جاتا ہے۔ اس طرح وہ گروپ کے دیگر افراد کی حقیقی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔

مشترکہ مشاہدہ کی تدبیر سے شاہد گروپ کے ہی ایک رکن کی حیثیت سے گروپ کے دیگر ارکان کے فطری برتاؤ کا مشاہدہ کرکے، اُن کے متعلق گہرائی و گیرائی سے متعلق اکٹھا کرتاہ ے۔ مزید یہ کہ اس سرگرمی کی مدد سے وسیع پیانے پر معلومات یکجا کی جاسکتی ہے اور اس کی تصدیق بھی کی جاسکتی ہے۔ جو تحقیق کو معتبر بناتی ہے۔ مثلاً میلنو وسکی نے آسٹریلیا کے ٹروبری آئی لینڈ جزیرے کے آدی باسیوں کا مطالعہ اِسی تدبیر سے کیا تھا۔

مشترکہ مشاہدہ خاصی افادیت ہونے کے باوجود اس کے کچھ نقائص بھی ہیں۔ زیرِ مشاہدہ گروپ کے ارکان کو شاہد کے مقاصد یا شناخت سے واقفیت ہوجائے تو گروپ کے ارکان کا برتاؤ مصنوعی بن جاتا ہے۔ علاوہ ازیں، ایک تحقیق کار کے ذریعے حاصل کردہ معلومات کو دوسرے تحقیق کے ذریعے جانچنا بے حد دشوار گذار ہوتا ہے۔ بعض اوقات محقق کو مطلوبہ معلومات حاصل کرنے کے لیے طویل انتظار کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ وقت کا بگاڑ ہوتا ہے۔ اگر مشاہدہ کار معتدل رہ کر معلومات اکٹھی نہ کرسکے تو معتبر معلومات دستیاب نہیں کی جاسکتی۔

(2) غیر مشترکہ مشاہدہ : جس تحقیق میں تحقیق کار زیرِ مطالعہ گروپ سے خود کو علٰحیدہ رکھ کر تحقیق کے موضوع کے حوالے سے معلومات کے حصول کے لیے مشاہدہ کرتا ہے اُسے غیر مشترکہ مشاہدہ کہا جاتا ہے۔ بالفاظِ دیگر کہا جاسکتا ہے کہ مشاہدہ کار، گروپ میں بذاتِ خود بے عمل رہتے ہوئے، محض ایک ناظر کی حیثیت سے جب مشاہدہ کرتا ہے تو اُسے غیر مشترکہ مشاہدہ کہا جاتا ہے۔

غیر مشترکہ مشاہدہ میں محقق ایک بیرونی فرد کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ کارخانے، ہڑتال، مذہبی تہوار یا جشن، اسکول میں طلبہ اور اساتذہ کے درمیان تعلقات وغیرہ جیسے بہت سے خیالات کے مطالعے میں مشترکہ مشاہدہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مذکورہ اقسام، مشاہدہ کار کے رول کو مدِّنظر رکھ کر وضع کی گئی ہیں۔ تحقیق میں مکمل مشترکہ یا پھر مکمل غیر مشترکہ مشاہدہ کرنا دشوار ہوتا ہے۔ لہٰذا تحقیق کے شعبے میں مشترکہ اور غیر مشترکہ مشاہدہ کا امتزاج کرکے نصف مشترکہ مشاہدہ کی تدبیر کو فروغ دیا جارہا ہے۔ جو مذکورہ بالا دونوں مشاہدات میں نظر آنے والے نقائص سے پاک ہے۔

شخصی جانچ کا طریقہ

بالعموم صفات مطالعات میں مخصوص قسم کے مطالعوں کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔ ایسا ہی ایک طریقہ شخصی جانچ کا طریقہ ہے، جس کے ذریعے کسی فرد، ادارے یا گروہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

سماجی علوم میں ہربرٹ اسپینسر نے سب سے پہلے شخصی جانچ کا طریقہ استعمال کیا تھا۔ سماجی تحقیقات میں دوطرح کی معلومات اکٹھی کی جاتی ہے :
(1) عددی معلومات (2) وصفی (صفاتی) معلومات۔

ان میں سے صفاتی معلومات یکجا کرنے کا اہم طریقہ شخصی جانچ کا طریقہ ہے۔

بسینج اور بسینج کے خیال سے ''شخصی جانچ کا طریقہ، صفاتی تجزیہ کی ایک صورت ہے۔ جس میں فرد، حالات یا ادارے کا باریک بینی سے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔'' عمرانیات میں سماجی زندگی کے اہم واقعات کا عمیق مطالعہ کرنے کے لیے شخصی جانچ کا طریقہ وسیع پیانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ شخصی جانچ کا طریقہ یعنی صرف کسی ایک فرد کا ہی مطالعہ نہیں، بلکہ سماجی اکائی کے طور پر فرد، ادارے یا گروہ کا مطالعہ۔

شخصی جانچ کے طریقے کی خوبیاں

(1) مطالعے کا مرکز سماجی اکائی ہے۔ (فرد سے گروہ تک)۔
(2) سماجی اکائی پر اثر پذیر عوامل دریافت کیے جاتے ہیں۔ سماجی اکائی اور سماجی ماحول کے مابین علت و معلول کا تعلق جانچا جاتا ہے۔
(3) سماجی اکائی میں مطالعے کے لیے ضروری مقاصد کو مدِّنظر رکھ کر مطالعہ کیا جاتا ہے۔
(4) اِس طریقے میں کسی بھی اکائی کا گہرائی و گیرائی نیز باریک بینی سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(5) اس طریقے کو صفاتی مطالعہ بھی کہا جاتا ہے۔

(6) اس طریقے میں تحقیق کے بہت سے طریقے اور تدابیر مثلاً، تاریخی، کتب خانہ، مشاہدہ، ملاقات وغیرہ کا براہِ راست استعمال کیا جاتا ہے۔

شخصی جانچ کے طریقے سے دو قسم کے مطالعے کیے جاسکتے ہیں: (1) فرد کا مطالعہ (2) گروہ یا جماعت کا مطالعہ۔

اِس طریقے میں ابتدائی معلومات انٹرویو، ضمیمہ اور مشاہدہ کے ذریعے اور ثانوی معلومات ڈائری، خطوط، زندگی، تاریخ یا یومیہ نوٹس جیسے ذرائع سے یکجا کی جاتی ہے۔

شخصی جانچ کے طریقے کی افادیت

(1) سماجی اکائیوں کا باریک بینی سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

(2) اس طریقے کے استعمال سے نئے مفروضات یا اصول قائم کیے جاسکتے ہیں۔

(3) اس طریقے سے حاصل کردہ معلومات سے دیگر اقسام کی تحقیقات کی ترغیب حاصل ہوتی ہے۔

(4) تحقیق کار کے خود کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

شخصی جانچ کے طریقے کے نقائص

(1) اِس طریقے سے الگ الگ گروپوں کا موازنہ ممکن نہیں ہوتا ہے۔

(2) زیادہ تر محدود قسم کی تحقیقات میں ہی یہ طریقہ کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

شخصی جانچ کے طریقے میں مذکورہ بالا افادیت اور نقائص ہونے کے باوجود تحقیقات کے بے شمار نئے شعبوں میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عمرانیات کے علاوہ کامرس کے انتظام، جدید علمِ جرائم، تاریخ اور نفسیات وغیرہ جیسے شعبوں میں بھی اس طریقے کا استعمال کیا جاتا ہے۔

عمرانیات کی صفاتی تحقیقات میں اور عددی قسم کی تحقیقات میں بھی، انواع واقسام کے طریقے اور تدابیر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کی معلومات ہم نے اس اکائی میں حاصل کی ہے۔ تحقیق کا موضوع تبدیل ہونے پر تدابیر بھی بدلنی پڑتی ہیں۔ سماج میں رونما ہونے والے واقعات ومظاہر کی جانچ کے لیے یہ تمام طریقے اور تدابیر کارآمد ہیں۔

مشق

1. درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیجیے:

(1) سماجی تحقیق کے مراحل پر بحث کیجیے۔

(2) سروے کے طریقے کی تفصیلی وضاحت کیجیے۔

(3) سوالنامے کا مطلب دے کر اس کی اقسام سمجھایئے۔

(4) مشترکہ اور غیر مشترکہ مشاہدہ سمجھایئے۔

(5) 'شخصی جانچ کا طریقہ' سمجھایئے۔

2. درج ذیل سوالات کے بانکات جواب لکھیے:

(1) تحقیق کے مقاصد واضح کیجیے۔

(2) ملاقات (انٹرویو) کی تدبیر سمجھائیے۔

(3) سوالنامے کے فوائد اور نقائص بیان کیجیے۔

3. مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے:

(1) سماجی تحقیق کی تعریف دیجیے۔

(2) سینسس سروے سے کیا مراد ہے؟

(3) ملاقات رہنمائی کی تعریف بیان کیجیے۔

(4) سوالنامہ کی تعریف بیان کیجیے۔

(5) مشاہدہ سے کیا مراد ہے؟

4. مندرجہ ذیل سوالات کے ایک-ایک جملے میں جواب دیجیے:

(1) عمرانیات کیسا سائنس تسلیم کیا جاتا ہے؟

(2) تحقیق کے مقاصد کس نے پیش کیے؟

(3) نمونہ (سیمپل) سے کیا مراد ہے؟

(4) مشترکہ مشاہدہ کو کس نے فروغ دیا؟

5. مندرجہ ذیل سوالات کے لیے نیچے دیے گئے متبادلات میں سے صحیح بدل چُن کر صحیح جواب دیجیے:

(1) سماجی تحقیق کے مقاصد بیان کرنے والا عالم کون ہے؟

(A) ریڈمن اور موری (B) ہربرٹ اسپینسر (C) پولن ینگ (D) اسٹیفن

(2) بچوں اور ناخواندہ افراد سے معلومات حاصل کرنے کے لیے کون سی تدبیر کارآمد ہے؟

(A) مشترکہ سوالنامہ (B) تصویری سوالنامہ (C) ممانعاتی سوالنامہ (D) آزاد جوابی سوالنامہ

(3) مشترکہ مشاہدہ لفظ سب سے پہلے کس نے استعمال کیا؟

(A) میلنیووسکی (B) پولن ینگ (C) گڈ اور ہٹ (D) لینڈ مین

سرگرمی

- اپنے علاقے کے کسی واقعے کے متعلق سروے کیجیے۔
- تحقیق کا کوئی ایک موضوع پسند کرکے، اُس کے متعلق سوالنامہ مرتب کیجیے۔
- اپنے گردوپیش کے علاقے کے مسائل سے واقف ہوکر، ملاقات تدبیر کا استعمال کرکے، اُس کے متعلق معلومات اکٹھا کیجیے اور احوال تیار کیجیے۔

●

8 ماحول اور سماج

تمہید

عزیز طلبہ! آپ سب نے ابتدائی اور ثانوی درجات میں ماحول کے بارے میں معلومات حاصل کی ہے۔ ہم یہاں ماحول کو سماجی نظریہ سے دیکھیں گے۔ سماجیات سماجی علم ہے۔ سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے جڑا ہوا ہے۔ اِس سلسلے میں ہم نے اگلے سبق میں معلومات حاصل کی ہے۔ اِنسانی سماج، گروہ یا ادارے اُن کی تہذیب میں ماحول کو ذاتی طور سے جوڑتے ہیں۔ جیسا کہ بچپن ہی سے آپ پڑھتے آئے ہیں کہ سؤرج دادا، چندا ماما، پرتھوی ماتا، دریا دیو وغیرہ۔

اِنسان کی سماجی زندگی اور تنظیم میں ماحول غیر منقسم طور سے جڑا ہوا ہے۔ ہمارے ورت، تپ، روزے، تہوار، سماجی-تہذیبی تقریبات میں معنی خیز طریقہ سے ہم ماحول کے اجزاء کو جوڑتے ہیں۔

عموماً انسان کے اطراف میں موجود جغرافیائی حالت کو ماحول کہا جاتا ہے جس میں جاندار اور بے جان دونوں عناصر شامل رہتے ہیں۔ ماحول اور انسانی زندگی کے درمیان اُن کے زمانہ آغاز سے ہی باہمی گہرا تعلق ہے۔ ہماری قوت اور ترقی، ہمارے ادارے اور روایات، ہماری سماجی-تہذیبی زندگی وغیرہ مشترکہ طور پر ماحول سے جڑے ہوئے ہیں۔

اِس سبق میں ہم ماحول کے معنی سمجھ کر ماحول کے انسانی زندگی پر اثرات، انسانی زندگی کے ماحول پر تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔ ماحول میں آلودگی اور گلوبل وارمِنگ (Global warming) کا مسئلہ موجودہ زمانے میں سماجی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے اِس کی معلومات حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ اِس سبق کا مقصد یہ ہے کہ ہم ماحول کا سائنسی نقطۂ نظر سے سمجھ کر اُس کا انسانی سماجی زندگی کے ساتھ تعلق سمجھیں۔ اس کے علاوہ اس سلسلے میں چلائی گئی تحریک کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

اِنسانی سماج کے لیے فطرت - درخت، پہاڑ، دریا وغیرہ کا علم ضروری ہے۔ ماحول کے حوالے سے یہ موضوع نہایت اہم ہے۔ عزیز طلبہ، سب سے پہلے ہم ماحول کے معنی سمجھیں۔

ماحول کے معنی

'پَریاورن' پری+ آورن اِن دو لفظوں سے بنا ہے۔ 'پری' کا مطلب اطراف کا اور 'آورن' کا مطلب ہے پردہ۔ یعنی ماحول میں کرّہ ارض کے اطراف کی سطح جس میں ہوا، زمین، جنگلات، پہاڑ، پانی، دریا، تالاب، سمندر، جنگل کے حیوانات، چرند و پرند، انسان وغیرہ شامل ہیں۔ اِن تمام اجزاء کا منظّم نظام ہی ماحول ہے۔ سماجی نظام کی معلومات آپ نے پچھلے سبق میں حاصل کی ہے اُسی طرح فطرت کے تمام اجزاء ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ایک جُزو میں تبدیلی آئے تو پورے کے اجزاء کے ڈھانچہ میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اِن تمام اجزاء کی دیکھ بھال کی اہم ذمّہ داری کائنات کے دانشور انسان کی ہے۔ اِنسان کے اطراف میں واقع فطرت اِنسان کا ماحول ہے۔ ماحول کو دو بڑے حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے :

ماحول

- حیاتیاتی (Biotic)
- غیر حیاتیاتی (Abiotic)

ذی روح عناصر

اِس میں نباتات (درخت)، حیوانات (جانور، پرندے، انسان) اور پھپھوند - جراثیم شامل ہیں۔ G-Generator - خالق : نباتات جو آکسیجن، پتّے، گھاس، پھل، اناج وغیرہ پیدا کرتے ہیں، اُن پر حیوانات زندہ رہتے ہیں۔ O-Operator - عامل : حیوانات کے بول و براز ۔ پیشاب، جسم کے مختلف اعضاء وغیرہ پر پھپھوند اور جراثیم زندہ رہتے ہی۔ D-Decomposer - ہلاک کرنے والا : پھپھوند - حشرات کہ جو زمین میں کھاد - زرخیزی پیدا کرتے ہیں اُن پر نباتات زندہ رہتے ہیں۔ اِس قسم کے باہمی انحصار سے قدرتی توازن برقرار رہتا ہے۔

غیر ذی روح عناصر

اِس میں آگ، پانی، ہوا، زمین (کُرّۂ ارض)، آسمان، کل پانچ عناصر شامل ہیں۔ اِن پانچ اصل عناصر کا توازن حیاتیات کے لیے ناگریز ہے۔

ماحول میں پانچ بنیادی عناصر رؤپی پانچ بے جان عناصر- آگ، پانی، ہوا، زمین (کرّۂ ارض) اور آسمان- ماحول کے ہی باحیات عناصر- نباتات (درخت، حیوانات (چرند پرند) اور انسان) اور پھپھوند- جراثیم کے ساتھ باہمی انحصار رکھتے ہیں۔ اِس لیے اگر پانچ بنیادی عناصر میں سے کسی ایک عنصر میں بدنظمی پیدا ہوجائے تو اُس کا اثر حیاتیاتی پر پڑتا ہے۔ اسی لیے سماج کو برقرار رکھنے کے لیے ماحول میں توازن بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہندو تہذیب میں کہا گیا ہے کہ انسانی جسم بھی پانچ بنیادی عناصر سے بنا ہوا ہے۔

مندرجۂ بالا بحث کی بِنا پر ماحول کی تعریف لکھیں تو،

عام مفہوم: اِنسان کے اطراف میں واقع جغرافیائی حالت کے معنی ہیں ماحول۔

ماحول-حفاظتی قانون کے مطابق

جس میں پانی، ہوا، زمین، انسان اور دیگر باحیات جانور، نباتات اور نہایت خورد عالمِ ذی روح اور ملکیت کے درمیان موجود باہمی ربط کا شمول ماحول ہے۔

ماحولیات کے ماہرین کے مطابق کہا جاسکتا ہے کہ ''ماحول کا مطلب ہے کسی بھی چیز کے اطراف کی شعوری ڈھانچہ کی حالت کہ جو ایک دوسرے سے مربوط ہو اور انسانی زندگی کو متاثر کرے''۔

اِس طرح، ماحول سے مراد ہے فطرت کی قوّتوں کا غلاف۔

ماحول کے اجزاء

ماحول کے کُل چار اجزاء ہیں جو ایک دوسرے سے گہرے مربوط ہیں: (1) کرّۂ فضا (2) کرّۂ ارض (3) کُرّۂ آب (4) کُرّۂ حیاتیات۔

(1) کُرّۂ فضا (Atmosphere) : کُرّۂ فضا زمین کی سطح پر حفاظتی غلاف بناتی ہے جس میں ہوا اور اُس کے اجزاء، سورج کی روشنی، گرمی اور بخارات شامل ہیں۔ سورج کے ذریعہ فضا یکساں طور سے گرم نہیں ہوتی، اس لیے ہوا کا بہاؤ بنتا ہے اور زمین کے مختلف حصّوں میں آب وہوا، گرمی میں اور بارش کی مقدار میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ کُرّۂ فضا ایک پیچیدہ اور حرکت پزیر مختلف اجزا سے بنا ایک نظم ہے۔ اگر وہ ٹوٹتا ہے تو وہ تمام حیوانات پر اثرانداز ہوتا ہے۔

(2) کُرّۂ اَرض (Lithosphere) : کُرّۂ ارض میں زمین کی سطح اور زمین کی شکل وقسم شامل ہیں۔ کُرّۂ ارض پر واقع مختلف چٹانیں ٹوٹنے پر کرّۂ ارض وجود میں آتا ہے۔ کرّۂ ارض میں کاربنی اور غیر کاربنی دو بڑے عنصر ہیں۔ چٹّانیں جب ٹوٹتی ہیں مٹّی بن جاتی ہیں اور انسان جس پر زراعت کرتا ہے۔ قابل، زراعت کُرّۂ ارض (زمین/مٹّی) میں تقریباً 5% کاربنی مادّے اور 95% غیر کاربنی مادے ہوتے ہیں۔ مٹّی میں موجود معدنیاتی مادّے مختلف صنعتوں میں خام مال کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ زمین کے ذرّوں کی ترتیب کے مطابق زمین کی قسمیں بنتی ہیں۔ کرّۂ ارض کے اوپر کی سطح کو تُراب (Humus) کہتے ہیں۔ جغرافیائی حالت کے مطابق کُرّۂ ارض میں ہوا اور پانی ہوتے ہیں۔

(3) کرّۂ آب (Hydrosphere) : کرّۂ آب ارض کی سطح کے تین چوتھائی حصّے پر پھیلا ہوا ہے۔ کرّۂ آب میں بحر، بحریہ، دریا، تالاب، آبشار اور زیرِ زمین موجود آبی ذخیرے شامل ہیں۔ کُرّۂ آب کا تقریباً 97% حصّہ سمندر میں ہے، 2% حصّہ برف کی شکل میں ہے جو انسان کے کام نہیں آتا۔ صرف 1% حصّہ ہی دریا، تالاب اور زیرِ زمین ہے جس پر حیاتیاتی زندگی انحصار کرتی ہے۔ اِس لیے سمندر کے پانی کو خالص بنانے کی کوششیں کی جاتی ہیں جس سے حیاتیاتی زندگی برقرار رہے۔

(4) کُرّۂ حیاتیات (Biosphere): کُرّۂ حیاتیات زمین کے دیگر کُرّوں کے مقابلے پتلی پرت ہے جس میں فطری طور سے زندگی ممکن ہے۔ کیوں کہ اُس میں ہوا، پانی، چٹانیں، مٹّی اور باحیات حیوان ہیں۔ سمندر کی سب سے نچلی سطح سے ماحول کے سب سے بلند نقطہ تک تقریباً 24 ک.م. کا یہ

کُرّۂ حیاتیات ہے۔ وہ ایک حرکت پذیر اور بڑا نظامِ سکونت ہے جس میں کئی دوسرے چھوٹے نظم- جیسا کہ ملک، ریاست، ضلع یا اور کوئی ایک آزاد وادی، پہاڑی سلسلہ، دریا یا تالاب وغیرہ جو آسانی سے نظر آتے اور پہچانے جاسکتے ہوں، شامل ہیں۔ بالفاظِ دیگر حیاتیاتی کُرّہ کوئی ایک زمین کے خطے یا آبی خطّے کو اُس کے درجہ کے مطابق الگ سے خصوصیات بخشتا ہے۔

مندرجۂ بالا چاروں کرّے چکّر کی شکل میں ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

ماحول کی قسمیں

عزیز طلبہ! ہم نے جغرافیائی لحاظ سے ماحول کی معلومات حاصل کی۔ سماجیات کے نظریہ سے اگر اُس کی اقسام پر غور کریں تو اُنہیں ذیل کے مطابق پیش کیا جاسکتا ہے:

جغرافیائی ماحول فطرت کا دیا ہوا، جب کہ سماجی ماحول انسان کا بنایا ہوا یا تخلیق کردہ ہے۔

لین ڈِس- ماحول کی تین قسمیں بیان کرتا ہے:

(1) فطری ماحول - جس میں سورج، چاند، زمین، پانی ہوا وغیرہ فطری چیزیں شامل ہیں، جن پر انسانی قوّت یا عقل اثر انداز نہیں ہوتے۔

(2) سماجی ماحول - جو افراد کے ذریعہ تشکیل ہوتا ہے۔ فرد پیدائش سے لے کر موت تک اُس سے جڑا رہتا ہے۔

(3) تہذیبی ماحول - جو رسومات، روایات سے تشکیل ہوتا ہے۔ وہ سماجی عمل کے دوران اِنسان کو برتاؤ-سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔

اڈگ بَرن اور نمرکوف ماحول کو فطری اور انسانی، دو حصّوں میں تقسیم کرتا ہے۔

میکائیور نامی ماہرِ سماجیات ماحول کو تین حصّوں میں تقسیم کرتا ہے:

مادّی ماحول	معاشی ماحول	سماجی ماحول
(زمین، سورج، چاند، سمندر وغیرہ)	(مکان، راستہ، مشین وغیرہ)	(سماجی رسمیں)

سماجی نقطہ نظر سے ماحول کی سماجی اور تہذیبی قدر ہوتی ہے۔ اُس کا عمل-ردِّعمل سے جڑی ہوئی ہے۔ جیسا کہ، مٹّی یا بارش کی افادیت جتنی ایک کسان کو ہوتی ہے اُتنی ایک صنعت کار کو نہیں ہوتی۔ اِسی طرح دیہی ماحول اور شہری ماحول کا انسانی زندگی پر الگ الگ اثر رہتا ہے۔

ماحول کا اثر انسانی زندگی پر

ماحول کے مختلف اجزاء ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اِس لیے ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، وہ الگ الگ یا اجتماعی شکل میں انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اب ہم انسان کی سماجی، معاشی اور تہذیبی زندگی پر ماحول کا اثر اور ماحول پر انسانی زندگی کا اثر پر غور کریں گے۔

سب سے پہلے انسانی زندگی پر ماحول کے اثرات پر غور کریں۔

انسانی زندگی پر ماحول کا اثر

انسانی زندگی اور ماحول کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں:

(1) مقامی تعلق : کسی بھی سماج کی سماجی، معاشی، سیاسی اور تہذیبی ترقّی میں مقامی تعلقات بہت اہم ہوتے ہیں۔ اِن مقامی تعلقات میں خصوصی طور سے مقام (Location of situation)، قد (Size) اور شکل (Shape) کو دیکھا جاتا ہے۔

کوئی بھی ملک، ریاست یا سماج زمین کے کسی خطّے میں واقع ہے اُس کی بنا پر اُس کی ترقی میں ماحولیاتی حالات مددگار بنتے ہیں۔ مثلاً، زمین پر واقع طول البلد (جس سے وقت طے کیا جاتا ہے) اور عرض البلد (جس سے کسی بھی علاقے کی آب وہوا، قدرتی وسائل، حیوانات کی زندگی، انسانی زندگی، تہذیب وغیرہ طے ہوتے ہیں۔)

(2) زمین اور انسانی زندگی : انسان جس علاقہ میں رہتا ہے اُس زمین کی ساخت اُس کی سماجی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اونچے یا پہاڑی علاقوں میں بسنے والے لوگوں کے لیے شہر کی طرح بڑی صنعتیں۔پیشے دستیاب نہیں ہوتے۔ اس لیے اُس کی آلودگی اور گنجانی سے وہ آزاد رہ سکتے ہیں۔ کسی بھی علاقہ کا قدرتی ماحول اُس کے غذائی معمول پر اثر انداز ہوتا ہے، جس طرح بھارت میں شمال اور جنوب کے علاقوں میں لوگوں کی ظاہری شکل وصورت، غذا اور طرز زندگی اُن کا زمین سے اُن کا رشتہ عیاں کرتے ہیں۔

(3) پانی اور انسانی زندگی : پانی ہی زندگی ہے۔ انسان کو پینے کے لیے صاف پانی کی ضرورت ہے تو روزانہ کے کام، زراعت، صنعت کاری، غلّہ بانی وغیرہ کے لیے بھی پانی کی ضرورت رہتی ہے۔ جس علاقہ میں سمندر، آبشار، دریا، تالاب، کنویں یا آب پاشی کا نظم ہو وہاں خوشحالی کے لیے پانی اہم بن جاتا ہے۔ سمندر کے اطراف مختلف تہذیبیں نظر آتی ہیں۔ پانی کی وجہ سے ماہی گیری، جہازرانی اور بیرونی ممالک سے تجارت ہوسکتی ہیں۔ اِس طرح انسانی زندگی کے ساتھ پانی ایک جزوِ لاینفک کی طرح جڑا ہوا ہے۔ وہ سماجی زندگی اور معاشی نظم پر اثر انداز ہوتا ہے۔

(4) مٹّی، معدنیات اور انسانی زندگی : انسانی زندگی اور انسان کے کام کاج پر مٹّی اور معدنیات کی بہت زیادہ اثر دکھائی دیتی ہے۔ کھیتی کی مختلف فصلیں ہر ایک علاقہ کی مٹّی کی قسم پر انحصار کرتیں ہیں۔ مثلاً کالی زمین، نرم ریتیلی، پیلی زمین وغیرہ پر اقسام کے لحاظ سے کھیتی کی پیداوار ہوتی ہے۔ زرخیز زمین کھیتی کے لیے بڑی کارآمد ہے۔ بھارت میں پٹسن، ناریل، سؤت وغیرہ صنعتیں ہر ایک اپنی مٹّی سے تعلق رکھتی ہیں۔ انسان معدنیات کا استعمال اپنے پیدائشی زمانہ سے کرتا آیا ہے۔ پتھر یگ، تانبا یگ، کانسا یگ، لوہا یگ وغیرہ زمانے معدنی اشیاء سے جڑے رہے ہیں۔ موجودہ زمانے کی صنعتی ترقّی میں معدنیات کارآمد ثابت ہوئی ہیں۔ جیسا کہ، چؤنے کے پتھر، باکسائٹ، مینگنیز وغیرہ، تو دوسری طرف اُس علاقے میں بیش قیمت معدنیات بھی ہیں جیسا کہ سونا، چاندی، ہیرے اور پلیٹینم وغیرہ جو اُس علاقے کی ترقّی میں اہم ہیں۔ اِس طرح، انسانی زندگی کے ساتھ مٹّی اور معدنی پیداوار جڑی ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ، قدرتی طور پر اگنے والے درخت اور پودے انسان کے سانس کے عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جغرافیائی لحاظ سے ٹھنڈے علاقے، گرم علاقے، معتدل علاقے قدرتی وسائل پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اِسی طرح انسانی زندگی کے آغاز سے حیوانات کا اثر دیکھا جاسکتا ہے۔ حیوانات کئی طرح سے کارآمد ہیں۔ جیسا کہ، مال برداری، سواریاں، غذا، چمڑے کی صنعت، ڈیری کی صنعت، دفاع وغیرہ میں۔

ماحول پر انسانی زندگی کے اثرات

اِنسانی تہذیب کی ترقّی میں قدرتی وسائل کی حصّہ داری بڑی اہم رہی ہے۔ اسی طرح ماحول کے زندگی کے دائرے میں انسان بہت اہم مقام رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کے پیدائش، صحت، موت وغیرہ میں ماحول بہت ہی فیصلہ کُن کردار ادا کرتا ہے۔ انسان نے اپنی عقل اور ٹیکنالوجی سے ماحول پر بڑا اثر ڈالا ہے۔ اِس لیے عالمی سطح پر ماحول میں بہت تبدیلی آئی ہے اور اُس کے سماجی اثرات بھی ہوئے ہیں۔

ماحولیاتی تبدیلی کے لیے قدرتی اور انسانی سرگرمیاں دونوں ہی عمل ذمہ دار ہیں۔ جیسا کہ زلزلہ، آتش فشاں، زمین کی حرکت وغیرہ عمل قدرت کے زیر قابو ہیں لیکن موجودہ زمانے میں ماحول میں جو تبدیلی رونما ہوئی ہے وہ انسانی حرکتوں سے زیادہ جڑی ہوئی نظر آتی ہے۔ جیسا کہ، تیز رفتار ٹیکنالوجی کی ترقّی، صنعت کاری، نقل وحرکت، تعمیری عمل، آبادی میں اضافہ، شہرکاری، تفریح اور کھیل تماشے وغیرہ کی وجہ سے ماحول پر دور رس اثرات رونما ہوتے ہیں۔ اِس موضوع پر ماہرینِ ماحولیات بہت غور وخوض کرتے ہیں۔ انسان کی اِن حرکتوں کی وجہ سے قدرتی وسائل کی قلّت پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ آلودگی، اوزون کی سطح میں تخسیر وغیرہ کے فوری اور دور رس اثرات برپا ہوئے ہیں۔

ماحول کے اجزاء کے ذریعہ وسائل حاصل کرکے انسان اپنے سماجی معیار کو بلند کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ پنکھے، ٹی وی، واشنگ مشین، اے.سی. وغیرہ کے ذریعہ اُس نے قدرت کو قابو میں کرلیا مگر دوسری طرف اُن کی وجہ سے کئی مسائل بھی رونما ہوئے ہیں۔ ذیل کے نکات کے ذریعہ اِن باتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں:

(1) زمین پر اثرات : انسانی عمل کی وجہ سے زمین پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ آبادی میں اضافہ ہونے کی وجہ سے انسان نے پہاڑوں کو کاٹ کر راستے بنائے۔ قدرتی وسائل کو برباد کرکے اپنی ضرورتوں کے مطابق رہائش گاہیں بنائیں۔ نتیجتاً زمین پر دباؤ بڑھا، زمین کی خوبی میں کمی واقع ہوئی ہے۔

(2) نظامِ سکونت پر اثرات : جب انسان حیاتیاتی زمرے کے وسائل کو تباہ کرتا ہے اُس وقت اُس کی جگہ دیگر وسائل کی منتقلی آسانی سے نہیں

ہوتی۔ جدید طرز زندگی سے ندیوں میں چھوڑا جانے والا کچرا، آلودہ پانی، آب دوز کشتی اور سمندروں میں چلنے والے مختلف جہازوں کی وجہ سے چھوٹے جاندار ہلاک ہوجاتے ہیں اور اُن کی افزائش رُک جاتی ہے۔

(3) موسمی چکّر پر اثرات: صنعتی ترقّی کی وجہ سے تیز رفتار صنعت کاری اور شہر کاری کے عمل نے ہوا کے اجزاء کو متاثّر کیا ہے۔ کئی قسم کی معاشی سرگرمیوں کی وجہ سے آلودگی کا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔ ہوا میں بڑھ رہے کاربن ڈائی آکسائڈ، کاربن مونو کسائڈ وغیرہ گیس کی وجہ سے پھل پھوؤل کے علاوہ نباتات پر بھی اثر پڑا ہے۔ فطرت کے قانون میں تبدیلی آئی ہے۔ موسمی چکّر میں تبدیلی کی وجہ سے گرمیوں میں بارش یا عین سردیوں میں گرمی کا احساس ہوتا ہے۔

(4) کرۂ فضاء پر اثرات : انسانی عمل کی وجہ سے کرۂ فضاء پر کئی طرح کا اثر ہوا ہے۔ جس میں ہوا کی آلودگی، اَوزون کی سطح میں خلا، گرین ہاؤس اِفیکٹ دیکھا گیا ہے۔ عالمی سطح پر برفیلے دریا پگھلنے لگے ہیں۔ بے شمار جزیرے پانی میں غرق ہونے لگے ہیں۔ صنعتی علاقوں میں کالے بادل مہلک ثابت ہوئے ہیں۔ کئی مرتبہ تیزابی بارش ہوتی ہے جو انسان کی زندگی پر مُہلک اثر پیدا کرتی ہے۔

(5) آبی ذخیروں پر اثر : جدید انسان نے آبی ذخیروں کا مختلف طریقوں سے استعمال کرکے اُن کے قدرتی بہاؤ کو بدل دیا ہے۔ خود کی ضروریات کے لیے مصنوعی آبی ذخیرے بھی تعمیر کیے ہیں۔ آبی ذخیروں کا قدرتی بہاؤ بدلنے سے اُس کی کٹائی اور رِسائی کی وجہ سے ولساڈ کے نیتھل مقام جیسے کئی ندی کنارے کے گاؤں پانی میں غرق ہوجانے کے بعد اُن تمام گاؤں کا معاشی نظام اور بازآبادکاری کا سوال تشویشناک بن گیا ہے۔ وقت گزرتے غریبی اور بے روزگاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ معاشی عدم مساوات کئی گناہوں کو دعوت دیتا ہے اِس لیے کوئی چارہ نہ رہنے پر ہجرت کرنی پڑتی ہے۔

(6) صحت پر اثرات : صحت کا خیال زیادہ تر حیاتیاتی اور جسمانی موضوعات سے جُڑا ہوا ہے۔ ماحول کے حوالے سے صحت کو خصوصی طور سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک طرف انسان نے سائنسی ایجادات کے ذریعہ طبّی میدان میں بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں تو دوسری طرف انسان ماحول کو نقصان پہنچا کر اپنی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ سائنس کے اعضاء، جلد اور امراض کا مسئلے کا شکار ہوتا ہے۔ شہری آبادی آلودگی اور ماحول کی عدم اعتدالی کی وجہ سے جسمانی اور ذہنی امراض کا شکار بنتی ہے جس کی وجہ سے انسان کی استعداد اور یکسوئی میں کمی واقع ہوتی ہے۔

صحت پر ماحولیات کے اثرات

(7) سماجی تعلّقات پر اثرات : ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے قدرتی آفات رونما ہوتی ہیں جیسا کہ سُونامی، بونڈر، ہوا کا طوفان، کثیر بارانی، قحط، خشک سالی، زلزلہ وغیرہ۔ اِن قدرتی آفات میں جانی نقصان کے علاوہ اِنسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر دور رس اثرات مرتّب ہوتے ہیں۔ انسان کی فطرت اور تعلقات میں تبدیلی برپا ہوتی ہے۔ شہروں میں جرائم کی شرح بڑھ جاتی ہے۔

(8) نباتات پر اثر : اِنسان اپنی ضرورتوں کے لیے نباتات کو برباد کرنے لگا ہے۔ پھل-پھلواری اور نباتات پر منحصر چرند وپرند پر اُس کے مہلک اثرات پڑے ہیں۔ بڑھتی ہوئی ضرورتیں، صنعت کاری، شہر کاری وغیرہ کی وجہ سے زمین پر درختوں کی کٹائی کی وجہ سے ماحولیاتی مسائل رونما ہوئے ہیں۔

(9) حیواناتی زندگی پر اثرات : ابتداء سے ہی انسانوں اور حیوانات کے درمیان گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ حیوانات کے استعمال کے بارے میں ہم پہلے پڑھ چکے ہیں۔ جدید انسان نے ماحول کو نقصان پہنچائے ہیں، لہٰذا بہت سے حیوان-پرندے ختم ہونے لگے ہیں۔

علاوہٗ ازیں ماحول میں ہونے والے حادثات کی وجہ سے بعض دوسرے نتائج بھی رونما ہوتے ہیں جو خوبی اور تعداد کے لحاظ سے اہم ثابت ہوئے ہیں۔ جیسا کہ 2001 میں زلزلہ آنے کے بعد گجرات کو جدید کچھ ملا، کانڈلا میں طوفانی ہواؤں کے بعد ملک اور بیرونِ ملک سے تعلق بڑھا، نیپال کے زلزلہ میں ہم سایہ ملک کے لحاظ سے بھارت مددگار ثابت ہوا۔ حادثات قدرتی آفات سے بچاؤ کے لیے انسان نے علمی تحقیقات کیں، پرنٹ اور الیکٹرانک

ذرائع سے بیداری میں اضافہ ہوا۔ اس طرح انسانی زندگی اور ماحول ایک سکّہ کے دو پہلو ہیں۔

سماجیات میں 1972 سے قبل ماحول کا سماجی علم نہیں تھا۔ 1972 میں بیلجیم میں پہلی 'ارتھ کانفرنس' کی گئی۔ اِس کانفرنس کے نتیجے میں ایک کمیشن تشکیل دیا گیا۔ اِس کمیشن کی تشکیل کا مقصد قدرتی وسائل کی گھٹتی ہوئی مقدار اور اِنسانی زندگی پر تحقیق تھا۔ اُس کی رپورٹ 1988 میں شائع ہوئی جس کا نام تھا اَوَرْ کامَنْ فیچر (Our Common Fturure) ۔ اُس کے بعد 1992 میں برازیل میں ہوا جس کا نام تھا 'رِیُو- ڈی جَونیرو میں دوسری 'ارتھ کانفرنس' منعقد ہوئی جس کا نام 'ماحول اور ترقّی کانفرنس' رکھا گیا۔ ماحول کے اعتدال اور انسانی خوشحالی پر زور دیا گیا۔ سماج میں بیداری آہستہ آہستہ بڑھنے کے بعد ماحول کے تحفظ کے لیے کئی تحریکیں قائم ہوئیں جن کو ہم ماحولیاتی تحریک کہتے ہیں۔

بھارت میں ہونے والی ماحولیاتی تحریکات کا آغاز

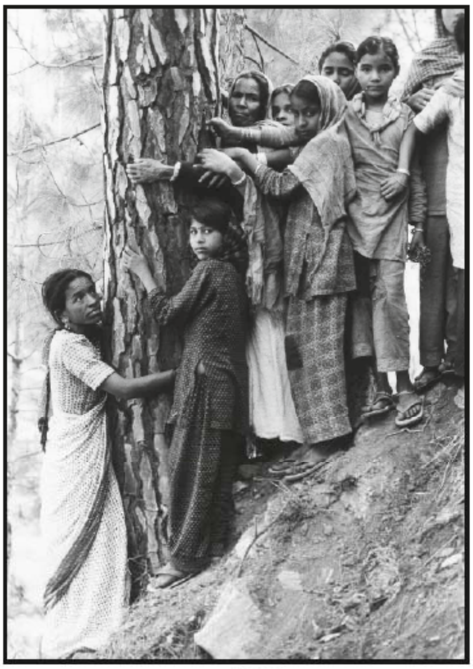

چپکو تحریک

(1) **چپکو تحریک** : یہ تحریک بھارت کے شمال-مشرق کے پہاڑی علاقے کی ہے۔ چپکو ایک پہاڑی لفظ ہے۔ اِس کا مطلب ہے چپک جانا۔ یہ تحریک ایک آدی باسی علاقہ میں حکومت کی پالیسی کی وجہ سے مستقبل میں ہونے والے نقصان کے خلاف خواتین کی مجتمع ہوکر اُٹھائی ہوئی تحریک ہے۔ حکومت اِس علاقہ کے مقامی لوگوں کو ان کی روزی روٹی کے لیے جنگل کی پیداوار درخت کاٹنے نہیں دے رہی تھی اور اچانک ایک کمپنی کو درخت کاٹنے کا ٹھیکہ دیا۔ اِس واقعہ سے لوگوں کے ذاتی تعاون اور مقامی افراد - رہنماؤں کو سوُجھ بوُجھ اور رہنمائی سے اِس تحریک کا آغاز ہوا۔ مقامی لوگوں نے متحد ہوکر کمپنی کو درخت نہ کاٹنے دینے کا فیصلہ کیا۔ سب نے ایک-ایک درخت سے چپک کر کھڑے رہنے کا فیصلہ لیا۔ اِس فیصلے کے مطابق ایک شخص ایک درخت کو دو ہاتھوں سے گھر کر کھڑا رہتا۔ اگر اُس درخت کو کاٹنا ہوتو ہمیں بھی کاٹنا پڑے گا، ایک مضبوط ستیہ گرہ کیا۔ اِس مقامی پروگرام میں دوسرے لوگ بھی جڑے اور احتجاج کیا۔ اس کے لیے خواتین بھی جمع ہوئیں، سرودَیَ تحریک کے تعاون سے گرام سوَراج کی تشکیل دی گئی، امدادِ باہمی ادارہ بنایا گیا اور سب نے مل کر طے کیا کہ جنگل کی پیداوار کا نظم خود ہی کریں۔

اس طرح، جنگل کی پیداوار کو تباہ ہونے سے بچایا اور گرام سوَراج کے پروگراموں کے تعاون سے ابتدا کی گئی تھی اُس چپکو تحریک میں خواتین کی حصہ داری بڑھتی گئی۔ محکمۂ جنگلات کے افسران اور ٹھیکے داروں کی مخالفت کرنے کے لیے کمر بستہ ہوئے۔ جس میں گوُری دیوی نامی ایک خاتون کی رہنمائی مؤثر ثابت ہوئی۔ سب نے جمع ہوکر اِس کام میں مستعدی دکھائی اور حکومت نے فیصلہ کیا کہ 1050 مربع ک.م. رقبع میں علاقہ میں دس سال تک ایک بھی درخت نہ کاٹا جائے۔

(2) **نربدا بچاؤ تحریک** : نربدا باندھ کے خلاف یہ تحریک شروع کی گئی جو 'نربدا بچاؤ آندولن' کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔

قدرت کی آواز (Sound of Nature)

جب مُرارجی دیسائی وزیرِ اعظم تھے اُس وقت کیرلا حکومت اور ماحول پرست لوگوں نے The Silent Valley Project، 1978 میں وہاں کے ہائڈرو الیکٹرِک پروجیکٹ کے حوالے سے یہ تحریک چلی تھی۔

اِن کے علاوہ بشنوئی تحریک، کنڈ کی چپکو تحریک، گجرات میں سیمینٹ کی صنعت کے سلسلے میں مہوا کے کسانوں کی تحریک وغیرہ مشہور ہیں۔

آلودگی کا مفہوم اور اُس کے سماجی اثرات

آلودگی کے معنی : صفائی کو ختم کرے وہ آلودگی ہے۔ موجودہ زمانے میں ماحول کی آلودگی ایک تشویشناک مسئلہ بن گئی ہے۔ انسان کے ساتھ ساتھ قدرت بھی کچھ مقدار میں آلودگی پھیلاتی ہے۔ مثلاً، آتش فشاں، جنگل کی آگ، کثیر باراں، سوکھا، بخارات والی ہوا، پارہ جیسی بھاری معدنیات سے آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ دوسری طرف انسانی سرگرمیوں اور صنعتی ترقی نے بھی آلودگی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ذی روح کائنات کے وجود اور پھیلاؤ کے لیے جب ماحول نامناسب بنتا ہے تب آلودگی کا موضوع تشویش ناک بن جاتا ہے۔

بڑے بڑے شہر، کارخانے، مہلک اسلحہ اور آسمان کے دیگر سیّاروں کی کھوج جیسی انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے ہوا، پانی، زمین جیسے ماحول کے اجزاء اپنا توازن کھو دیتے ہیں جس سے ذی روح کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

قدرت کی یا انسانی ماحول مخالف سرگرمی کے نتیجے میں ذی روح کی زندگی کے لیے ضروری اجزاء کے آلودہ ہوجانے کے عمل کو آلودگی کہتے ہیں۔

بالفاظِ دیگر فِطرت یا انسان کے ذریعے ماحول میں نامناسب چیز کا داخلہ سے یا بگاڑ پیدا کرنے کو آلودگی کہیں گے۔ ماحول کی آلودگی کی مختلف وجوہات کو دو بڑے حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے : (1) فطری وجوہات (2) انسان کی تخلیق کردہ وجوہات۔

آلودگی کے سماجی اثرات

آلودگی کا اثر سماج پر ہوتا ہے۔ ہوا، پانی، زمین، شور کی آلودگی کے سماج پر ہونے والے اثرات پر نظر ڈالیں۔

(1) ہوا کی آلودگی (Air Pollution) : سماجی زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے ہوا میں پائے جانے والے عناصر کے مابین اعتدال کا باقی رہنا ضروری ہے۔ پیڑوں کی کٹائی کی وجہ سے کاربن ڈائی آکسائڈ کی مقدار میں اضافہ ہونے سے کرّۂ ارض پر درجۂ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ ناقابلِ برداشت درجۂ حرارت کبھی کبھی موت کے منہ میں ڈھکیل دیتا ہے۔ سواریاں، صنعتیں، ہوائی جہازوں کی گیس وغیرہ سے خارج ہونے والا دھواں، زہریلی گیس اور مادّے وغیرہ ہَوا میں داخل ہوجانے سے سانس لینے اور خارج کرنے میں تکلیف پیدا ہوتی ہے جس سے صحت کو نقصان ہوتا ہے۔

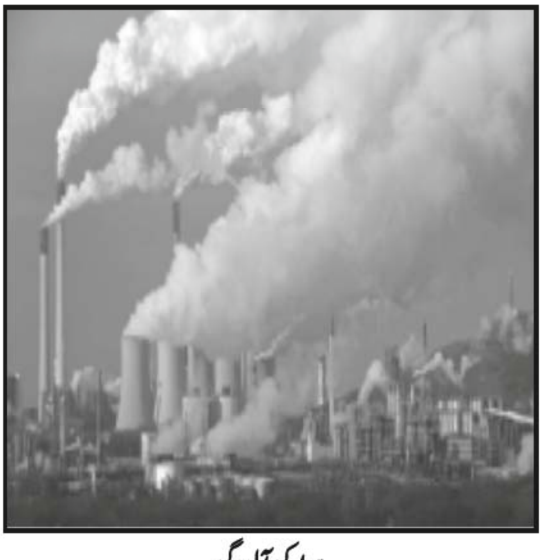

ہوا کی آلودگی

طویل عرصہ کی تمباکو نوشی کی عادت اور ہوا میں آلودگی پھیلانے والے مادّوں کے ساتھ طویل عرصہ تک ربط فطری بچاؤ کے نظام پر دباؤ پیدا کرتا ہے۔ بچّے، حاملہ عورتیں، بوڑھے لوگوں کے تنفّس کے اعضاء کے ہی نہیں بلکہ دَمہ، دِل کے امراض کے شکار ہوجاتے ہیں۔ سگریٹ نوشی کی عادت والے افراد اور اُن کے قریب رہنے والے لوگوں کے خون میں ہیموگلوبن کے ساتھ کاربن مونوکسائڈ کی مقدار بڑھ جاتی ہے اُس وقت آکسیجن رگوں میں رواں نہیں رہ سکتا جس کی وجہ سے سانس کے عمل سے جڑے اعضاء کے پیچیدہ امراض اور دیگر کئی جسمانی امراض ہوجاتے ہیں جس کا منفی اثر فرد کی انفرادی اور خاندانی زندگی پر پڑتا ہے۔

ہوا کی آلودگی سے سماج میں تاریخی عمارتیں، یادگاریں اور قدرتی خوبصورتی کے اصل روپ پر اثر ہوتا ہے۔

کرّۂ ارض کے اوزون غلاف کو نقصان پہنچنے سے جلد میں جلن، موتیابند، جلد کا کینسر جیسی تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں۔ امراض سے مقابلہ کی قوّت میں کمی کی وجہ سے جسم میں کئی امراض پھیلتے ہیں۔ ہوا میں اُڑتے ہوئے ذرّات، سلفر ڈائی آکسائڈ، کاربن مونوکسائڈ اور نائٹروجن آکسائڈ جیسے آلودہ مادّوں کی مقدار بڑھ جانے پر بارش کے پانی میں ایسڈ کی مقدار بڑھتی ہے۔ یہ تیزابی بارش (ایسِڈ کی بارش) تمام حیوانات پر مہلک اثر ڈالتی ہے۔

(2) پانی کی آلودگی (Water Pollution) : پانی حیوانات کی زندگی کا سہارا ہے۔ صاف پانی حیوانات کے لیے ناگزیر ہے۔ زہریلا کیمیکل اور آلودہ پانی جب ندیوں، تالابوں، کنوؤں اور سمندر میں خارج کیا جاتا ہے اُس وقت صاف پانی آلودہ ہوجاتا ہے جو روزمرّہ کے استعمال کے کام نہیں آسکتا۔ تو پھر پینے کے صاف پانی کی تو بات ہی کہاں سے بنے؟ مزید یہ کہ، وہ آبی ذی روح کو بھی ہلاک کرتا ہے۔ آلودہ پانی سے تیار کی ہوئی سبزیاں اور اَناج بیماری کو دعوت دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاز، پُل اور باندھ پانی میں رہنے والے جانداروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

(3) زمین کی آلودگی (Soil Pollution) : زمین کی سطح کی تشکیل میں یا زمین سے حاصل ہونے والے غذائی مادّوں میں تبدیلی آنے سے زمین کی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔

زمین کی آلودگی کے لیے کثیر بارانی، خشک سالی، سیلاب، زلزلہ جیسے قدرتی حادثات ذمّہ دار ہیں۔ یہ حادثے تمام ذی روح کائنات کی زمینی زندگی کے لیے مضر ثابت ہوتے ہیں۔ زمین کی کٹائی اُس کی زرخیزی کو کم کردیتی ہے۔ قابلِ ذراعت یا چراگاہوں کی مقدار میں کمی آنے سے غذا کا مسئلہ رونما ہوتا ہے۔ اور پھر زمین پر منحصر کمائی نہ ہونے پر انسان کی زندگی کشیدگی کا شکار ہوجاتی ہے، اتنا ہی نہیں بلکہ صحت بھی بگڑ جاتی ہے۔

درختوں کی کٹائی کی وجہ سے درختوں کی جڑوں کے ذریعہ محفوظ زمین کی زرخیزی کو بھاری نقصان پہنچتا ہے۔ صنعتی کارخانوں سے خارج کیے جانے والے زہریلے کیمیکل یا آلودہ پانی کی وجہ سے زرخیز زمین میں کمی ہوتی ہے۔ غیر ضروری کیمیائی کھادیں اور جراثیم کش دوائیوں کا استعمال بنجر زمین میں اضافہ کرکے سماج کی ترقّی کی راہ میں روڑے ڈالتی ہیں۔

(4) شور-آواز آلودگی (Noise Pollution) : آواز کی پیائش کی اکائی کو ڈیسیبل (Decible) کہتے ہیں۔ ماحول کی تحقیقات کے مطابق آواز کی قابلِ برداشت سطح 125 ڈیسیبل ہے۔ سبھی آوازیں شور نہیں ہوتیں۔ شور کا مطلب ہے ناگوار آواز۔ شور ماحول کا جُز نہیں ہے بلکہ آلودگی کا مسئلہ ہے جو ذی روح کی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ کارخانوں کی مشینیں، موٹر گاڑیوں کی غیر ضروری آوازیں، تہواروں کے مواقع پر بجائے جانے والے لاؤڈ اسپیکر، اونچی آواز میں ریڈیو کا بجانا، ٹی وی جیسے الیکٹرونک آلات سے جو شور پیدا ہوتا ہے اُس سے قوتِ سماعت کمزور ہوتی ہے، کان کے پردے کو نقصان پہنچتا ہے، بہرے پن کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ناقابلِ برداشت آواز خون کا دباؤ بڑھا کر اور رگوں میں خون کے دوران کی رفتار بدل کر اُس میں خلل ڈالتی ہے جس کی وجہ سے صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ شور وغُل والے ماحول سے ذہنی تناؤ کی حالت میں اضافہ ہونے سے ذہنی مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے جس سے آبادی کے صلاحیتی پہلو میں کمی لاحق ہوتی ہے۔

(5) ریڈیو ایکٹیو آلودگی (Radioactive Pollution) : موجودہ زمانے میں جوہری قوّت کے مختلف استعمالات سے انسان کے پیدا کردہ ریڈیو ایکٹیو شعاعوں کی مقدار ماحول میں بڑھی ہے چنانچہ سماجی زندگی میں اُس کے ضمنی اثرات نظر آتے ہیں۔

ماحول کا ایک جزو اوزون ہوا کا غلاف ہے جو سورج کی بے حد تیز شعاؤں کو روک کر بحدّ ضرورت ہی زمین پر آنے دیتا ہے جس سے ذی روح کا سلسلہ برقرار رہتا ہے۔ انسانی سرگرمیوں نے اس غلاف کو نقصان پہنچایا ہے اس لیے زمین پر روز بروز درجۂ حرارت بڑھتا جارہا ہے۔ جس کے نتیجے میں باحیات کائنات کی زندگی دوبھر ہورہی ہے۔ زیادہ مقدار کی تابکاری سے اعصاب کو نقصان ہوتا ہے، کپکپی پیدا ہوتی ہے، آدھے گھنٹے میں انسان بے ہوش ہوجاتا ہے۔ عملِ تنفّس اور اعصاب کو نقصان پہنچنے سے آدمی موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ ریڈیو ایکٹیو اشعاع کی زیادہ مقدار انسان کی صحت کو خطرے میں ڈالتی ہے۔ اس کے ساتھ جلد کے رنگ پگمینٹ میں نقص پیدا ہوجانے سے نسل در نسل اُس کے دور رس اثرات دِکھائی دیتے ہیں جو معیاری سماج کے تواتر میں رخنہ ڈالتے ہیں۔

اِس طرح ہوا، پانی، زمین، آواز اور ریڈیو ایکٹیو کی آلودگی سے پیدا ہونے والی غیر صحت مندانہ حالت، امراض یا بیماریاں عالمِ ذی روح پر منفی اثرات مرتّب کرتے ہیں، انسان قوتِ عمل کھو دیتا ہے، اُس کی شرح پیداوار کم ہونے لگتی ہے۔ نتیجتاً سماج کے اہم کام نہیں ہوسکتے۔ سماج کی انفرادی اور عوامی سطح صحت نیچے گر جاتی ہے جس کی وجہ سے فرد، خاندان اور ملک کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے آلودگی کے ضمنی اثرات کے انسداد کے لیے موثّر اقدامات کی ضرورت ہے۔

(6) دیگر اثرات : سماج میں صنعت کاری، شہرکاری اور مادّہ پرستانہ نظریہ جوں جوں پھیلتے جارہے ہیں، آلودگی کے سماج پر اثرات بڑھتے جارہے

ہیں۔ ماحول کے لیے عدم توازن اور بڑھتی ہوئی آلودگی نے کئی سماجی مسئلے کھڑے کیے ہیں جیسا کہ سمندر میں آلودگی کے بڑھنے سے سمندری ذی روح ہلاک ہونے لگیں ہیں۔ ہمیں دستیاب ہونے والی سمندری دوائیاں اور سمندری غذائیں برباد ہوجانے سے ماہی گیروں کی زندگی پر مہلک اثر ہوا ہے۔ ماہی گیر دور تک ماہی گیری کے لیے جاتے ہیں لیکن ضرورت کے مطابق مقدار حاصل نہ ہونے پر اُنھیں پوشیدہ بے روزگاری کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ وقت گزرتے غریبی اور بے روزگاری کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

ناگہانی آفات اور گلوبل وارمنگ کی وجہ سے سماجی زندگی کے کئی پہلوؤں پر گہرا اثر ہوا ہے۔ لوگ ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں منتقل ہونے لگے ہیں جس کے نتیجے میں بڑے شہروں کی تعداد بڑھی ہے۔ آلودگی بڑھنے سے معاشی عدم مساوات میں اضافہ ہوا ہے جس سے چوری اور جرائم کا مسئلہ شدید ہوا ہے۔ جنہیں سماج کی تقسیم کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ اور پھر شہروں میں ہوا اور آواز کی آلودگی بڑھنے سے عوامی صحت بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ دوائیوں پر لوگوں کے اخراجات میں اضافے سے معیشت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

موجودہ دور میں مادّی خوشحالی کے لیے اور تیز رفتار پیداوار کے لیے انسان نے کئی وسائل ایجاد کیے ہیں جس کی وجہ سے آواز/ شور کی آلودگی بڑھ جانے سے دماغ اور صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔ خون کا دباؤ کا بڑھنا، سر درد اور ذہنی تناؤ کی وجہ سے فرد مایوسی محسوس کرتا ہے جس کی وجہ سے فرد کی ازدواجی زندگی اور خاندانی زندگی متاثر ہوتی ہے۔ شہروں میں بڑھتے ہوئے خودکشی کے واقعات کا مسئلے کو اسی کا نتیجہ تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

آلودگی کے قانون کے باوجود اُس میں موجود رخنوں کی وجہ سے رِشوت خوری کا مسئلہ شدید بن گیا ہے کیوں کہ صنعت کاری کے لیے زمین حاصل کرنا، ٹیکس کی چوری کرنا، غذائی چیزوں میں ملاوٹ وغیرہ کے واقعات بڑھتے جارہے ہیں۔

گلوبل وارمنگ کے معنی اور اثرات

گلوبل وارمنگ (Global warming) کے معنی : گلوبل وارمنگ کا مطلب ہے عالمی حرارت۔ Global کا مطلب ہے عالمی اور Warming کا مطلب ہے حرارت۔ حرارت کی جگہ گرمی/ تپش لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

دنیا کے تمام ممالک عالمی حرارت کے لیے فکر مند ہیں۔ زمین کی حرارت میں ہونے والے مسلسل اضافے کو گلوبل وارمنگ کہا جاتا ہے۔ صنعت کاری کی وجہ سے بڑے پیمانے کی صنعتیں، پیٹرول، ڈیزل سے چلنے والی گاڑیوں کی تعداد بڑھنے سے ہوا کی آلودگی بڑھی ہے۔ سورج کی گرمی کو کم رکھنے والی اوزون کے پردے میں رخنے پڑنے کی وجہ سے سورج کی شعائیں براہ راست زمین پر پڑنے لگی ہیں جس کی وجہ سے زمین کی حرارت میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ جس سے عالمی حرارت بڑھ گئی ہے۔ گلوبل وارمنگ کی وجہ سے آب وہوا اور حرارت میں بے حد تبدیلی ہونے لگی ہے۔

گلوبل وارمنگ (Global warming) کے اثرات : عالمی حرارت کے ضمنی اثرات پر نظر ڈالیں۔

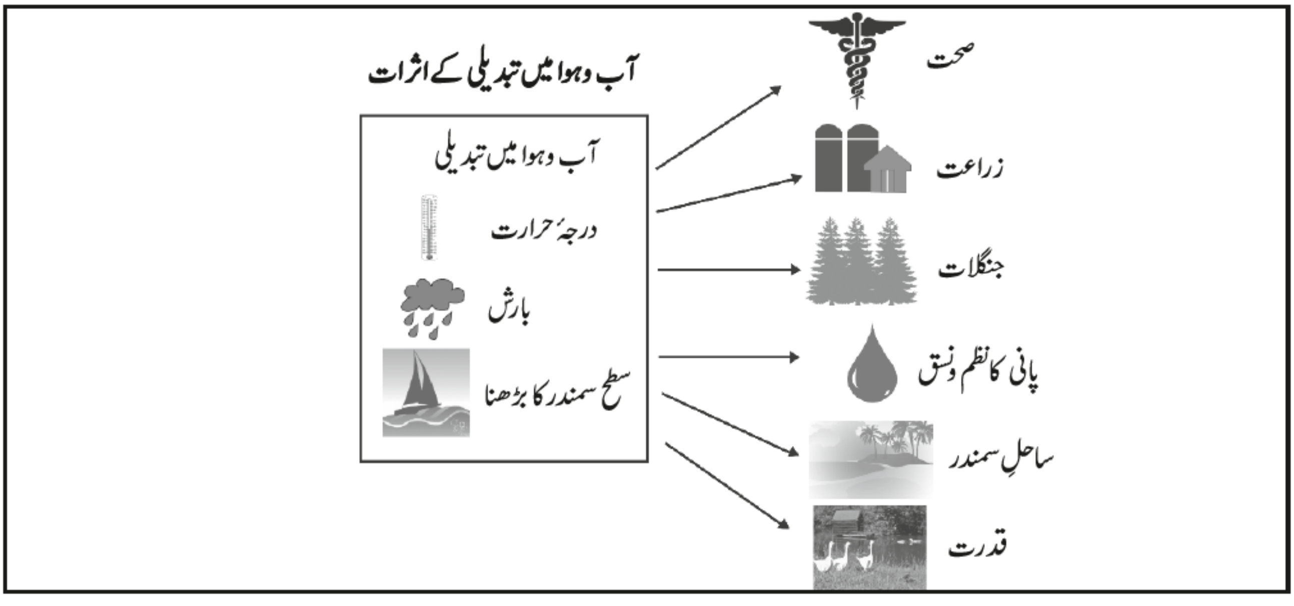

گرین ہاؤس اِفیکٹ

(1) برف پگھلنا اور سمندر کی سطح کا بڑھنا : تیزی سے بڑھتی ہوئی ہوا کی آلوگی کی وجہ سے کرۂ ہوا کی نچلی سطح میں گرین ہاؤس گیسوں کی مقدار میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، لہٰذا زمین کا ہوائی دائرہ گرین ہاؤس (Green house) کی شکل اختیار کرتا جارہا ہے۔ عالمی گرمی کی وجہ سے برف باری ہونے لگی ہے۔ اگر اِس کی شدّت بڑھے گی تو سطح سمندر کے زمینی حصّے، سمندر کا کٹاؤ اور بے شمار جزیروں کی غرقابی ہوجائے گی۔ سائنسی تحقیقات کے مطابق 21 ویں صدی کے اواخر تک عالمی حرارت میں 1°C سے 3°C تک اضافہ ہوسکتا ہے۔ جس سے قُطبی علاقوں کی برف پگھلنے سے سمندر کی سطح میں ایک میٹر کے قریب تبدیلی واقع ہوسکتی ہے۔ عالمی ادارہ WWF (World Wide Fund) کی رپورٹ کے مطابق دس-دس سال میں 9.6 فی صد کے لحاظ سے برف کی چادر پگھل رہی ہے اور اگر اس کی رفتار یہی رہی تو اِس صدی کے آخر تک قطبی علاقوں کی برف پگھل جائے گی اور اُس کے نتیجے میں سمندر کی سطح پر واقع مقامات غرق ہوجائیں گے۔

(2) آب و ہوا کی تبدیلی : عالمی گرمی کی وجہ سے پورے عالم میں موسم اور آب وہوا میں تبدیلی آنے کا امکان ہے۔ عالمی گرمی سے ایک علاقے میں سخت گرم ہوا تو کسی دوسرے علاقے میں خوفناک طوفان آئے گا۔ اسی طرح کہیں خشک سالی/ بارش کی کمی کی حالت پیدا ہوگی تو کہیں کثیر بارانی کی وجہ سے سیلاب آئے اور آبی قیامت کی حالت پیدا ہوسکتی ہے۔ آب وہوا میں تبدیلی کے نتیجے میں کئی زرخیز زمینیں ریگستان میں تبدیل ہوسکتی ہیں۔ اس سے حیاتیاتی زندگی کی تقسیم میں بڑی تبدیلی اور اُتھل پُتھل پیدا ہوسکتی ہے۔

(3) زرعی پیداوار میں قلت : آب و ہوا میں تبدیلی کی وجہ سے فصلوں کی پیداواری پر بُرا اثر ہوگا۔ درجۂ حرارت بڑھنے سے مٹّی میں سے عملِ تبخیر بڑھے گا، جس سے زمینی پانی کے ذخیروں کی سطح اور نیچے چلی جائے گی اور مٹی کی زرخیزی کم ہوجائے گی اور آب پاشی کے لیے زیرِ زمین موجود پانی کا حصول کم ہوجائے گا جس سے فصلوں کی پیداوار پر بُرا اثر پڑے گا۔ اس وجہ سے خشک کھیتی کی مقدار زیادہ بااثر بنے گی اور تِلہنوں اور دِلہنوں کی پیداوار میں بڑے پیمانے پر کمی آسکتی ہے۔

(4) حیاتیاتی زندگی میں مشکلات : آکسفورڈ یونیورسٹی کے سائنس داں اور WWF کی رپورٹ کے مصنف مارک نیؤ (Mark New) کے مطابق اگر موجودہ شرح سے درجۂ حرارت بڑھتا رہا تو 2026 سے 2060 کے درمیان زمین کے درجۂ حرارت میں 2° C کا اضافہ ہوجائے گا۔ اس سے قطبی علاقوں کی برف بڑی تیزی سے پگھلے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ برف اور برف کی چٹانیں (چوٹی) بڑی مقدار میں شمسی شعاؤں کو لوٹا کر خلاء میں واپس کردیتی ہیں۔ اگر قطبی علاقوں کا درجۂ حرارت دیگر علاقوں کے مقابلے تین گنا بڑھ جائے گا تو اُس کے ٹنڈرا علاقوں میں آب و ہوا کے ساتھ ساتھ نباتات بھی متاثر ہوں گے اور اُس کی وجہ سے یہاں کے قطبی ریچھ کے علاوہ دیگر حیوانات پر بھی مصیبت آسکتی ہے، اُن کا وجود ختم ہوجائے گا اور آنے والی نسل اُن کے بارے میں تاریخی کتابوں کے ذریعہ ہی معلومات حاصل کرسکے گی۔

اِس طرح، عالمی گرمی کی وجہ سے عالمِ ذی روح کو بے حد نقصان ہوسکتا ہے۔

عزیز طلبہ! اِس سبق سے اتنی بات تو ضرور سمجھ میں آئی ہوگی کہ ماحول اور سماج کے درمیان بڑا گہرا تعلق ہے۔ ماحول میں تبدیلی آئے تو انسانی زندگی میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ سماج کی بقا کے لیے ہم سب کو ماحول کا دھیان رکھنا بے حد ضروری ہے۔ اِسی لیے ہم اور تمام دُنیا ماحول سے متعلق الگ الگ دِن مثلاً، 5 جون-عالمی ماحول دِن، 21 مارچ-عالمی جنگلات دِن، 22 مارچ-عالمی آب ہوا دِن، 22 اپریل-عالمی زمین دِن کے طور پر مناتے ہیں۔ صحیح ہے نا؟ ماحول کی حفاظت ہم سب کی ذمّہ داری ہے اِس بات کو ہم کبھی نہیں بھولیں گے، ٹھیک ہے نا!

عزیز طلبہ! پڑھائی کے آئندہ سالوں میں آپ سماجیات کی کئی شاخوں کے مطالعہ کے ذریعہ سماج کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔

مشق

.1 ذیل کے سوالوں کے جواب تفصیل سے دیجیے :

(1) ماحول کا مطلب سمجھا کر اُس کے اہم اجزاء بیان کیجیے۔

(2) ماحول کے عناصر کی تفصیل سے معلومات فراہم کرائیے۔

(3) ماحول کا انسانی زندگی پر اثر کے بارے میں لکھیے۔

(4) انسانی زندگی کے ماحول پر اثرات بیان کیجیے۔

.2 ذیل کے سوالوں کے جواب نقطہ وار لکھیے :

(1) غیر ذی روح ماڈوں کے بارے میں معلومات دیجیے۔

(2) ماحول کی قسمیں بتائیے۔

(3) ماحول کی کوئی دو قسمیں سمجھائیے۔

(4) گلوبل وارمنگ پر بحث کیجیے۔

.3 ذیل کے سوالوں کے جواب مختصر میں لکھیے :

(1) ماحول سے کیا مراد ہے؟

(2) ذی روح ماڈہ کسے کہتے ہیں؟

(3) میکاوَر نے ماحول کی کتنے اور کون سے حصوں میں تقسیم کی ہے؟

(4) مقامی تعلق میں کن تین اہم باتوں کو شامل کیا جاتا ہے؟

(5) آلودگی کی قسموں کے نام لکھیے۔

(6) گلوبل وارمنگ سے کیا مراد ہے؟

(7) گرین ہاؤس کسے کہتے ہیں؟

.4 ذیل کے سوالوں کے جواب ایک جملہ میں دیجیے؟

(1) ماحول کے اہم عناصر بتائیے۔

(2) سماجی ماحول سے کیا مراد ہے؟

(3) تہذیبی ماحول کسے کہتے ہیں؟

(4) قدرتی ماحول کسے کہتے ہیں؟

(5) عرض البلد سے کیا طے کیا جاتا ہے؟

(6) ماحول کی تبدیلی کے لیے کون سے دو عمل ذمہ دار ہیں؟

(7) آسمان میں کس گیس کا غلاف ہوتا ہے؟

(8) WWF کا پورا نام لکھیے۔

5. دیے گئے متبادلات میں سے صحیح بدل تلاش کیجیے:

(1) ذیل میں سے کون سا مادّہ ماحول کا بے جان مادّہ نہیں ؟

(A) آگ (B) سیٹیلائٹ (C) گیس (D) زمین

(2) سماجی رسومات کو کس قسم کے ماحول میں شامل کیا جاتا ہے؟

(A) قدرتی ماحول (B) جغرافیائی ماحول (C) معاشی ماحول (D) تہذیبی ماحول

(3) ذیل میں سے کون سی صنعت مٹّی سے جڑی ہوئی نہیں ؟

(A) پٹسن (B) ناریل (C) سؤت (D) ڈیری

(4) عالمی ماحول دِن کس روز منایا جاتا ہے؟

(A) 22 اپریل (B) 21 مارچ (C) 22 مارچ (D) 5 جون

(5) عالمی جنگلات دِن کس روز منایا جاتا ہے؟

(A) 23 مارچ (B) 22 مارچ (C) 21 مارچ (D) 22 اپریل

(6) 22 اپریل کو ہم کون سا دِن مناتے ہیں ؟

(A) عالمی آب وہوا دِن (B) عالمی آب دِن (C) عالمی جنگلات دِن (D) عالمی زمین دِن

سرگرمی

- اِنسان اور اُس کے اطراف کے مادّوں کا چارٹ تیار کیجیے۔
- ماحول کا سماجی زندگی سے تعلق کے بارے میں مضمون نویسی کے مقابلہ کا اہتمام کیجیے۔
- عالمی ماحول دِن کی تقریبات کی رپورٹ لکھیے۔
- شجرکاری کیجیے اور اُن کی حفاظت کیجیے۔
- آلودگی کو روکنے کے لیے عوامی بیداری کے پروگرام کیجیے۔
- ماحول سے متعلق کسی مقام کی ملاقات کیجیے۔
- گلوبل وارمنگ کے بارے میں گروہی بحث منعقد کیجیے۔
- ماحول کی حفاظت کے لیے اسکول میں اِیکو کلب (Eco Club) بنایئے۔

●

ضمیمہ-1

شجرۂ نسب

ضمیمہ-2
ہایر سیکنڈری اسکول کے طلباء کی تعلیمی خواہشات کا سماجیاتی مطالعہ
(سوال نامہ)

.1 نام : ....

.2 درجہ : (1) جماعت 11 ☐ (2) جماعت 12 ☐

.3 تعلیم کا ذریعہ : (1) جنرل : آرٹس ☐ ، کامرس ☐
(2) سائنس ☐
(3) کامرشیل ☐

.4 مذہب : (1) ہندو ☐
(2) اسلام ☐
(3) دیگر ....

.5 ذات : (1) جنرل ☐ (2) ایس۔سی۔ ☐
(3) ایس۔ٹی۔ ☐ (4) ایس۔ای۔پی۔سی۔ ☐
(5) دیگر ....

.6 12 ویں کلاس ختم کرنے کے بعد آپ کیا کرنا چاہتے ہو؟ (ترجیحات بتائیں)
(1) آگے تعلیم ☐ (2) نوکری ☐
(3) آزاد پیشہ ☐ (4) دیگر ....

.7 آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کیا بننا چاہتے ہیں؟
(1) ڈاکٹر ☐ (2) انجینئر ☐
(3) چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ☐ (4) ٹیچر ☐
(5) وکیل ☐ (6) کچھ طے نہیں ☐

.8 آپ کی تعلیمی خواہشات بتایئے۔ ....
....
....

.9 آپ تعلیمی خواہشات کی تکمیل کے لیے دوسروں کا تعاون حاصل کریں گے؟ (1) ہاں ☐ (2) نہیں ☐
اگر ہاں ہو تو کس کا؟
....

.10 آپ کے خاص سجھاؤ بتایئے۔
....
....
....

● ● ●